الجداول المحررة فى أصول القراء العشرة

مِن طَريقِ طيِّبَةِ النَّشرِ

ترتیب

قاری عویمر ابراہیم میر محمدی

تقدیم

استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی

نظر ثانی

الشيخ عمرو بن عبدالله
الحلوانی المصري

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔

الجداول المحررة في أصول القراء العشرة

من طريق طيبة النشر

ترتيب قاری عویمر ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ

تقدیم

الشيخ محمد إبراهيم مير محمدي حفظه الله

نظر ثانی

الشيخ عمرو بن عبدالله الحلوانی المصري حفظه الله

جملہ حقوق محفوظ ہیں

الجداول المحررة في أصول القراء العشرة

من طريق طيبة النشر

ترتیب ______ قاری عویمر ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ

تقدیم ______ الشیخ محمد إبراهيم مير محمدي حفظه الله

نظر ثانی ______ الشيخ عمرو بن عبد الله الحلوانی المصري حفظه الله

اشاعت ______ 2023ء

ڈیزائننگ اینڈ پرنٹنگ ______ عبدالواسع، سعد حمید
0322-6495123

ملنے کے پتے

- المعهد العالی لعلوم التجوید و القراءات و التربیة الاسلامیة
ابوالخیر روڈ، سگیاں بائی پاس، نزد کوٹ عبدالمالک، لاہور قاری ریاض عزیزی صاحب 03127048176
- جامع مسجد طیبہ (معهد القرآن الکریم) چیمبرلین روڈ، موچی دروازہ، لاہور قاری محمد عبداللہ ابو حازم 03004115280

فہرست

الجداول المحررة فی أصول القراء العشرة من طریق طیبة النشر

❁ عرض مؤلف ____ 09

❁ تقدیم (قاری محمد ابراہیم میر محمدی) ____ 20

❁ تقریظ (قاری صہیب احمد میر محمدی) ____ 28

❁ تقریظ (الشیخ عمرو بن عبداللہ حلوانی مصری) ____ 29

❁ الأئمة العشرة ورُواتهم وطُرقهم ____ 32

❁ قراءات قرآنیہ کے متعلق ضروری ہدایات ____ 37

❁ باب الاستعاذة ____ 39

❁ باب البسملة ____ 39

❁ لفظ {ملک} ____ 40

❁ لفظ {الصراط، صراط} 40
❁ باب ميم الجمع 41
❁ باب الإدغام الكبير 42
❁ باب الإدغام الصغير 47
❁ باب هاء الكناية 52
❁ باب المد والقصر 55
❁ باب الهمزتين من كلمة 57
❁ باب الهمزتين من كلمتين 61
❁ باب الهمز المفرد 62
❁ باب نقل الحركة 66
❁ باب السكت 67
❁ باب وقف حمزة وهشام 69

❁ باب أحكام النون الساكنة والتنوين 75
❁ باب الفتح والإمالة 76
❁ باب هاء التانيث 85
❁ باب الراءات للأزرق 86
❁ باب اللامات للأزرق 88
❁ باب الوقف على مرسوم الخط 89
❁ مخصوص كلمات 91

نبذة يسيرة حول التكبير عند القراء

❁ المقدمة (مؤلف) 94
❁ المقدمة (الشيخ عمرو بن عبد الله الحلواني المصري) 96
❁ التكبير لأوائل سور القرآن كله من طريق طيبة النشر 98
❁ تفصيل وجوه التكبير بين السورتين لجميع القراء 98

التكبير لسور الختم 98

فوائد من الروض 99

تحرير الابتداء من أول القرآن الكريم إلى أول آية بالفاتحة وهي البسملة 99

تحرير الابتداء من أول القرآن الكريم إلى {العلمين} بالفاتحة 100

الوجوه بين الفاتحة والبقرة من طريق طيبة النشر 101

تحرير الوجوه للبزي 104

(مختصر) تحرير الوجوه في أول سورة الناس من طريق الطيبة 107

(مفصل) تحرير الوجوه في أول سورة الناس من طريق الطيبة 107

تحرير الوجوه في الوقف على آخر الناس من طريق الطيبة 109

(مختصر) تحرير الوجوه بين {من الجنة والناس} وأول آية بالفاتحة وهي البسملة من طريق الطيبة 110

(مفصل) تحرير الوجوه بين {من الجنة والناس} وأول آية بالفاتحة وهي البسملة من طريق الطيبة 111

تحرير الوجوه بين الناس والفاتحة من طريق الطيبة 112

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَلَّذِیْ أَكْرَمَنَا بِالْإِسْلَامِ ، وَأَنْعَمَ عَلَيْنَا بِنِعْمَةِ الْإِيْمَانِ ، وَشَرَّفَنَا بِحَمْلِ الْقُرْآنِ - أَمَّا بَعْدُ !

قرآنِ کریم وہ معجز کلام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اپنے آخری پیغمبر خاتم النّبیین محمد ﷺ پر نازل فرمایا ہے۔ یہ زندگی کا وہی دستورِ کُہن ہے جو آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے انسانیت کو ملا، یہ خدائی عطیہ ہے، یہ ہمارا مشترکہ روحانی ترکہ ہے جو منتقل ہوتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ اسے دوسری آسمانی کتابوں کا آخری اور دائمی ایڈیشن بھی کہا جاسکتا ہے۔ زمانہ نزول سے آج تک بلا کسی ادنیٰ تغیر و تبدل کے باقی ہے۔ اس میں سرِمو کوئی فرق نہیں آیا۔ ایک لمحے کے لیے نہ تو قرآن مسلمانوں سے جدا ہوا اور نہ مسلمان قرآن سے جدا ہوئے۔ اس میں باطل کے در آنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِه....

یہ ایسی کتابِ حکیم ہے جو اپنے اندر بہت سے اعجازات اور عجائب کو سموئے ہوئے ہے۔ اس کا ایک اعجاز قرآن مجید کا سبعہ احرف میں نازل ہونا ہے۔ یہ ایسا اعجاز ہے جو سابقہ آسمانی کتب کے حصے میں نہیں آیا۔ تورات، زبور، انجیل اور تمام صحائف سماویہ کا ایک ہی متن، انداز اور لہجہ تھا جبکہ اللہ رب العزت نے قرآن حکیم کو تعددِ قراءات میں نازل فرمایا، تاکہ ہر قبیلہ اسے آسانی اور سہولت کے ساتھ پڑھ سکے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا:

«أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ وَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» (صحيح البخاری: 4991)

”جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایک طریقے پر قرآن مجید کو پڑھنے کا حکم دیا، میں نے ان سے زیادہ کا مطالبہ کیا اور مسلسل اضافے کا سوال کرتا رہا، حتیٰ کہ معاملہ سات طریقوں تک جا پہنچا۔“

اور سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

«أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا.»

(صحيح مسلم: 821)

”رسول اللہ ﷺ بنو غفار کے بارانی تالاب کے پاس تشریف فرما تھے۔ آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ کی اُمت ایک حرف (ایک طریقے) پر قرآن پڑھے۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور مغفرت چاہتا ہوں میری

امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ پھر وہ جبرئیل علیہ السلام دوبارہ آپ کے پاس آئے، اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ آپ کی امت دو حرفوں پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور بخشش مانگتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ پھر وہ جبرائیل علیہ السلام تیسری بار آپ کے پاس آئے، اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ آپ کی امت تین حرفوں پر قرآن پڑھے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور بخشش مانگتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھ سکتی۔ پھر وہ جبرائیل علیہ السلام چوتھی مرتبہ آپ کے پاس آئے۔ اور کہا کہ اللہ تعالیٰ حکم کا ہے کہ آپ کی امت سات حرفوں پر قرآن پڑھے۔ وہ جس حرف پر بھی پڑھیں گے ٹھیک پڑھیں گے۔"

معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید کی تعدد قراءات نبی اکرم ﷺ نے اللہ رب العزت سے مانگ کر لی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کو جب سات حروف پر قرآن مجید پڑھنے کی اجازت مل گئی تو آپ ﷺ نے وحی الٰہی کے مطابق نازل کردہ ساتوں حروف میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پڑھانا شروع کر دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے ایک حرف سیکھا، کسی نے دو سیکھے اور کسی نے دو سے زائد حاصل کیے۔ اور اگر کسی جگہ صحابہ کے مابین قراءات کی وجہ سے اختلاف نظر آیا تو نبی ﷺ نے اس اختلاف کو خود ہی حل فرما دیا۔ جیسا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

«سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَبْتُهُ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُودُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ يَا هِشَامُ اقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُهَا الَّتِي أَقْرَأَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.»

(صحيح البخاری:5041، 2419)

"میں نے سیدنا ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں سورہ فرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ میں نے ان کی قرات وتلاوت غور سے سنی تو (معلوم ہوا کہ) وہ اسے بہت سے ایسے طریقوں سے پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں انہیں پکڑ لیتا، تاہم میں نے انتظار کیا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کہا: تجھے یہ سورت کس نے پڑھائی جو میں نے تجھے پڑھتے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ تم درست نہیں کہہ رہے۔ اللہ کی قسم! خود رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھی یہ سورت پڑھائی ہے جو میں نے تجھ سے سنی ہے تاہم میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے خود سنا ہے کہ یہ سورۃ الفرقان کو ایسی قراءت میں پڑھ رہے تھے جس کی تعلیم آپ نے مجھے نہیں دی، حالانکہ خود آپ نے مجھے سورۃ الفرقان پڑھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ہشام! تم یہ سورت پڑھ کر سناؤ۔" انہوں نے یہ (سورت) اس طرح سے پڑھی جس طرح میں سنی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے" پھر آپ نے مجھے فرمایا: "اے عمر! اب تم پڑھ کر سناؤ۔" چنانچہ میں نے اسے اس طرح سے پڑھا

جس طرح آپ ﷺ نے مجھے پڑھایا تھا آپ نے فرمایا: "یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔" پھر آپ نے فرمایا: "بلاشبہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے اس لیے تمہیں جو آسان ہو اس کے مطابق پڑھ لو۔"

اسی طرح سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَآ فَحَسَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنْ اقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ.» (صحيح مسلم:820)

"میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے ایسی قراءت کی جس پر میں نے تعجب کیا۔ پھر ایک اور آدمی آیا، اس نے اس سے بھی مختلف قراءت کی۔ جب ہم نے نماز ادا کرلی تو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا کہ اس نے ایسی قراءت کی جو میں نہیں جانتا اور دوسرے نے اس سے بھی مختلف قراءت کی۔ آپ نے دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ ان دونوں نے پڑھا تو آپ نے ان دونوں میں سے ہر ایک کی قراءت کی تحسین فرمائی۔ اس سے میرے دل میں ایسا وسوسہ پیدا ہوا، جو کبھی دورِ جاہلیت میں بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ جب آپ نے میری اس کیفیت کو دیکھا تو میرے سینے پر ہاتھ مارا۔ خوف کی وجہ سے میں پسینے سے شرابور ہوگیا اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُبی! اللہ تعالیٰ نے میرے پاس فرشتے کو بھیجا، تاکہ میں ایک طریقے پر قرآن پڑھوں، میں نے مطالبہ کیا کہ میری اُمت پر آسانی کیجیے۔ فرشتہ پھر دوسری مرتبہ آیا اور کہا: دو طریقوں پر اُمت کو پڑھائیے۔ میں نے پھر وہی مطالبہ کیا۔ جب تیسری مرتبہ فرشتہ آیا تو اس نے کہا کہ آپ اپنی اُمت کو سات طریقوں میں قرآن مجید پڑھائیے۔"

سبعہ احرف پر مشتمل تمام احادیث نبویہ کا احاطہ کیا جائے تو ہمیں قراءاتِ قرآنیہ کے متعلق درج ذیل فرمانِ نبوی ملتے ہیں:

«أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَىٰ سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ» (سنن النسائی:941)

"قرآن مجید سات لہجات پر نازل کیا گیا ہے، یہ سب شافی وکافی ہیں۔"

«فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوْا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوْا» أَيْ أَصَابُوْا مُرَادَ اللهِ تَعَالَىٰ.

(صحيح مسلم:821)

"جس حرف پر وہ قرآن پڑھیں گے، (اللہ تعالیٰ کی مراد کو) پہنچ جائیں گے۔"

«فَأَيَّ ذٰلِكَ قَرَأْتُمْ أَصَبْتُمْ» (مسند أحمد:4/204)

"ان (لہجات) میں سے جس کے مطابق پڑھو گے، تم درستی کو پالو گے۔"

«فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ» (صحيح البخاري:5041)

"ان (لہجات) میں سے جو آسان لگے، اس کے مطابق پڑھ لیا کرو۔"

«هٰكَذَا أُنْزِلَتْ» (مسند أحمد:1/277)

"(قرآن مجید) اسی طرح نازل ہوا ہے۔"

احادیث نبویہ میں وارد الفاظ "سبعہ احرف" سے کیا مراد ہے؟

اس بارے میں مختلف اقوال ہیں لیکن صحیح موقف یہ ہے کہ اس مراد اختلاف قراءات ہیں۔

اور اس کی دلیل سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ:

«فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ»

کہ یہاں انہوں نے "حروف" بولا۔ اور آگے انہوں نے اس کی جگہ «فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَائَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُه» "قراءات" بولا۔ تو گویا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے "بہت سارے حروف" سے "قراءات کا اختلاف" مراد لیا۔

اور یہ اختلافِ قراءات سات نوعیتوں پر مشتمل ہے۔ امام ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

«وَلَا زِلْتُ أَسْتَشْكِلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَأُفَكِّرُ فِيْهِ وَأُمْعِنُ النَّظَرَ مِنْ نَيِّفٍ وَثَلَاثِيْنَ سَنَةً حَتّٰى فَتَحَ اللهُ عَلَيَّ بِمَا يُمْكِنُ أَنْ يَكُوْنَ صَوَابًا إِنْ شَاءَ اللهُ، وَذٰلِكَ أَنِّيْ تَتَبَّعْتُ الْقِرَاءَاتِ صَحِيْحًا، وَشَاذَهَا، وَضَعِيْفَهَا، وَمُنْكَرَهَا، فَإِذَا هُوَ يَرْجِعُ اخْتِلَافُهَا إِلَى السَّبْعَةِ أَوْجُهٍ مِنَ الِاخْتِلَافِ لَا يَخْرُجُهَا.»

(النشر فی القراء ات العشر: 26/1)

"میں اس حدیث کے متعلق اشکالات کا شکار رہا اور مسلسل اس میں غور و فکر کرتا رہا۔ تیس سال سے زیادہ عرصہ سوچ و بچار کے بعد بالآخر اللہ تعالیٰ نے اس کا مفہوم مجھ پر کھول دیا اور میں سمجھتا ہوں کہ ان شاء اللہ درست مفہوم ہو گا۔ وہ یہ ہے کہ میں نے تمام قراءتوں پر غور کیا تو ان کے تغیر کو سات قسموں سے باہر نہ پایا، جو کہ درج ذیل ہیں:"

① اسماء کا اختلاف، جیسے: وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّرُ سے وَسَيَعْلَمُ الْكٰفِرُ

② افعال کا اختلاف، جیسے: وَمَنْ تَطَوَّعَ سے وَمن يَّطَّوَّعْ

③ وجوہِ اعراب کا اختلاف، جیسے: وَلِبَاسَ التَّقْوٰى سے وَلِبَاسُ التَّقْوٰى

④ کمی وزیادتی کا اختلاف، جیسے: وَ سَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ سے سَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ

⑤ تقدیم و تاخیر کا اختلاف، جیسے: وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا سے وَقُتِلُوْا وَقَاتَلُوْا

⑥ ایک حرف یا کلمہ کی جگہ دوسرے حرف یا کلمے کے بدلنے کا اختلاف، جیسے: وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا سے فَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا

⑦ لہجات کا اختلاف، جیسے فتح و امالہ، صلہ و عدم صلہ وغیرہ

یہی موقف امام مالک، علامہ ابن قتیبہ، ابو الفضل رازی اور امام باقلانی رحمۃ اللہ علیہم کا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے چلے جانے کے بعد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت سنبھالا تو ان کے ابتدائی ایام ہی میں بعض عرب قبائل نے اسلام کو چھوڑ دیا اور ارتداد کی راہ اختیار کر لی، انہوں نے زکاۃ جیسے بعض اسلامی حقوق کا انکار کر دیا اور بعض قبائل مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے ساتھ جا ملے۔ چنانچہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان مرتدین اور مانعین زکاۃ کے خلاف جہاد کیا۔ اور اس جہاد میں قرآن مجید کے حفاظ کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی اور مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں متعدد حفاظ کرام شہید ہوئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب کثیر تعداد میں حفاظ کرام کی شہادتوں کو دیکھا تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کتابی شکل میں جمع قرآن کا مشورہ دیا، تاکہ ان حفاظ کرام کی شہادتوں سے قرآن مجید ضائع نہ ہو جائے۔

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس جمع قرآن کی ذمہ داری سونپی۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کو کھجور کی شاخوں، ہڈیوں، چمڑے کی تختیوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے ایک جگہ جمع کر دیا۔ جب مکمل قرآن مجید ایک جگہ جمع ہو گیا تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے

پاس محفوظ کر لیا، جو آپ کی وفات تک آپ کے پاس رہا۔ آپ کی رحلت کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس منتقل ہو گیا اور ان کی زندگی میں ان کے پاس موجود رہا، پھر ان کی شہادت کے بعد آپ کی بیٹی ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ ہو گیا۔ (صحيح البخاري: 4986)

اس کے بعد جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت شروع ہوا تو قراءاتِ قرآنیہ کے متعلق ایک بار پھر اختلاف رونما ہوا۔ جس کی وجہ یہ بنی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مختلف ملکوں اور شہروں میں پھیل گئے تھے تو تابعین نے ان سے وہی حروف اخذ کیے جو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذ کیے تھے۔ چنانچہ تابعین کا قراءات میں اختلاف ہو گیا کیونکہ کسی نے ایک قراءت کسی صحابی سے پڑھی تو دیگر نے دوسری قراءت کسی اور صحابی سے پڑھی تھی۔ اور جس طرح دور نبوی میں صحابہ کے مابین اختلاف ہوا اسی طرح اب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شاگرد (تابعین) میں ہونے لگا، کہ جب وہ ایک جگہ جمع ہوتے تو ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگتے، اس لیے کہ وہ ایک دوسرے کی قراءت کو جانتے ہی نہ تھے۔ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس اختلاف کے سدباب کے لیے سرکاری طور پر مصحف ابی بکر کی چھ نقلیں تیار کروا کر خلافت اسلامیہ کے بڑے شہر مکہ، مدینہ، شام، کوفہ، بصرہ کی طرف بھیجے دیے اور ساتھ ایک ایک صحابی کو بھی معلم بنا کر بھیجا تاکہ وہ اس مصحف کے موافق اس شہر والوں کو تعلیم دے۔ اور چھٹا مصحف اپنے پاس رکھا جسے وہ خود تلاوت کیا کرتے تھے، جسے مصحف امام کہا جاتا ہے۔

جب یہ مصاحف مختلف شہروں اور ممالک میں پہنچے تو ایک بڑی جماعت اس کے پڑھنے پڑھانے کی طرف متوجہ ہوئی اور جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا تھا، اس کے موافق ان کی تلاوت و قراءت کا اہتمام کرنے لگی۔ نتیجتاً ہر شہر میں بے شمار قرائے کرام معروف ہو گئے۔

امام ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ایک قوم اپنی دیگر تمام مصروفیاتِ زندگی ترک کر کے قراءاتِ قرآنیہ کی تعلیم اور ان کے فروغ میں مگن ہو گئی۔ انہوں نے ضبط قراءات کے میدان میں اتنی زیادہ محنت کی کہ وہ اس فن کے امام بن گئے، اور علم کے پیاسے دور دراز سے سفر کر کے ان کے پاس آنے لگے اور اپنی علمی پیاس بجھانے لگے۔ شہر والوں کی جانب سے ان کی قراءات کو تلقی بالقبول حاصل ہوا اور کہیں بھی دو آدمیوں نے ان سے اختلاف نہ کیا اور ان کے اس خصوصی اہتمام کی وجہ سے قراءات کو ان کی طرف منسوب کیا جانے لگا۔“

مزید فرماتے ہیں:

«وَهٰذِهِ الْإِضَافَةُ إِضَافَةُ اخْتِيَارٍ وَدَوَامٍ وَلُزُوْمٍ لَا إِضَافَةُ اخْتِرَاعٍ وَرَأْيٍ وَاجْتِهَادٍ.» (النشر في القراء ات العشر:52/1)

”یہ نسبت صرف ان کے اس قراءت کو اختیار کرنے اور اس کے ساتھ دوام اور لزوم کی بنا پر تھی، نہ کہ یہ نسبت وضع اور اجتہادی تھی۔“

معلوم ہوا کہ قرائے عشرہ کی طرف قراءات کی نسبت ان کے اس علم کے ساتھ لزوم اور دوام کی وجہ سے ہے، وضع اور اجتہاد کی وجہ سے نہیں ہے۔

قرائے عشرہ اور ان جیسے دیگر قراء کرام کی مساعی جمیلہ نے، علم قراءات کی جمع و تدوین اور اس کی تصنیفات لکھنے کے لیے بنیادی مواد فراہم کیا۔ اور یوں علم قراءات میں تالیف و تدوین کا آغاز ہوا۔

علم قراءات میں سب سے پہلی کتاب کے مولف کے بارے میں مورخین کا اختلاف ہے۔ راجح قول کے مطابق علم قراءات میں سب سے پہلے کتاب لکھنے والے امام یحیٰی بن یعمر عدوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 90ھ) ہیں، اس کے بعد اس موضوع پر مسلسل کتابیں لکھی جانے لگیں۔

جن میں سے مشہور ترین کتاب امام ابو بکر احمد بن موسیٰ بن عباس بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 324ھ) کی "کتاب السبعة" ہے ۔جس سے قراء سبعۃ کی اصطلاح مشہور ہوئی۔

اس کے بعد قراءات سبعہ پر مسلسل کتابیں لکھی جانے لگیں، جن میں سب سے مشہور اور اہم کتاب امام ابو عمرو عثمان بن سعید دانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:444ھ) کی کتاب" التیسیر فی القراءات السبع "ہے۔

اس کتاب کی شہرت کا سبب امام ابو القاسم بن فیرہ اندلسی شاطبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:590ھ) کی کتاب "حرز الأمانی ووجه التهانی" ہے، جو کہ" الشاطبیه" کے نام سے معروف ہے۔ اس میں امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام دانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "التیسیر" اور دیگر اضافات کو نظم کر دیا ۔اس کے 1173 اشعار ہیں۔

چوتھی صدی ہجری میں امام ابن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی جمع کردہ "قراءات سبعه" سے لوگوں کے قلوب واذہان میں یہ وہم پیدا ہو گیا کہ حدیث مبارکہ «أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» میں وارد "احرف سبعه" سے مراد یہی قراءات سبعہ ہیں، اور اس کے علاوہ کوئی قراءات صحیح اور متواتر نہیں ہے۔ جس طرح کہ امام ابراہیم بن عمر جعبری خلیلی (متوفی:732ھ) فرماتے ہیں:

«فَزَلَّ بِهِ الْجَمُّ الْغَفِيْرُ فَجَهَّلا» (قصيدة نهج الدمائة)

"تو اس کی وجہ سے ایک جم غفیر مغالطے کا شکار ہو گئی۔"

تو اہل علم نے اس شبہ کو زائل کرنے کے لیے سات کے عدد کو چھوڑ کر مختلف اعداد کے ساتھ قراءات پر کتب لکھیں۔ جن میں شہرہ آفاق کتابوں میں سے " تحبير التيسير "اور "النشر في القراءات العشر" ہے۔ جس کے مصنف امام محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف المعروف ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:833ھ) ہیں۔

" تحبير التيسر" اس کتاب میں آپ نے امام دانی کی کتاب "التیسر" کے ساتھ مزید تین قراءات کا اضافہ کر دیا۔ جس سے قراءات عشرہ صغری مکمل ہو گئیں۔ پھر آپ نے ان تین قراءات کے اضافے کو نظم کی صورت میں "الدُّرَّةُ الْمُضِيَّةُ فِي الْقِرَاءَاتِ الثَّلَاثِ الْمَرْضِيَّةِ الْمُتَمِّمَةُ لِلْعَشَرَةِ "میں بیان کر دیا۔

"النشر في القراءات العشر" اس کی نظم کا نام "طيبة النشر" رکھا، جس میں 1050 اشعار ہیں اور اس کے بارے میں خود فرماتے ہیں:

«وَمَن زَعَمَ أَنَّ هٰذَا الْعِلْمَ قَدْ مَاتَ قِيلَ لَه حَيَّ بِالنَّشْرِ»

"جس کا یہ گمان ہے کہ علم قراءات فوت ہو گیا ہے، تو اسے کہا جائے کہ "النشر في القراءات العشر "سے وہ زندہ ہو گیا ہے۔"

قراء کے اصطلاح میں ''شاطبیہ'' کی سات اور ''دُرّہ'' کی تین قراءات کو ملا کر "العشر الصغری "کا نام دیا جاتا ہے جبکہ "طيبة النشر" کی 10 قراءات کو "العشر الكبرى "کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ شاطبیہ، دُرّہ میں 10 قراء کے دو دو راوی اور ان کے آگے ایک ایک طریق لیا گیا ہے، علاوہ ادریس عن خلف کے کہ دُرّہ ہی سے ان کے دو طریق ہیں۔ مجموعی طرق 21 ہوئے۔

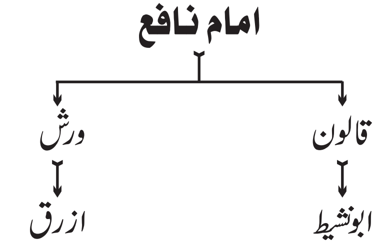

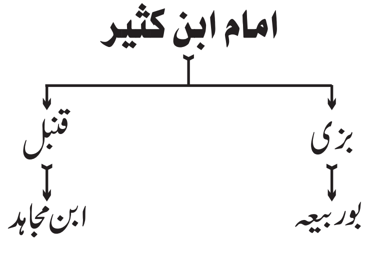

جبکہ "طیبة النشر" میں انہیں 10 قراء کے دو دو راوی اور ان کے آگے چار چار طریق جمع کیے گئے ہیں، جو 80 طرق بن جاتے ہیں، اور ان کے آگے فروعی طرق 980 تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور اہل فن کے ہاں یہ طرق 37 کتب سے اخذ کیے گئے ہیں۔

الإمام نافع المدني

- قالون
  - أبو نَشيط
    - أبو بكر ابن الأشعث
      - ابن بُويان
      - القَزَّاز
  - الحُلواني
    - ابن أبي مِهْرَان
    - جعفر بن محمد
- ورش
  - الأزرق
    - النَّحَّاس
    - ابن سَيف
  - الأصبهاني
    - هِبّة الله بن جعفر
    - المُطَّوِّعي

الإمام ابن كثير المكى

- البزي
  - أبو رَبيعة
    - النقاش
    - ابن بُنان
  - ابن الحُباب
    - ابن صالح
    - عبد الواحد
- قنبل
  - ابن مجاهد
    - السَّامِري
    - صالح
  - ابن شَنَبُوذ
    - أبو الفرج
    - الشَّطَوي

الإمام أبي عمرو البصري

- دوري البصري
  - أبو الزَّعراء
    - ابن مجاهد
    - المُعَدَّل
  - ابن فَرَح
    - زيد بن علي
    - المُطَّوِّعي
- السوسي
  - ابن جرير
    - السَّامِري
    - ابن حَبَش
  - ابن جُمْهُور
    - ابن شَنَبُوْذ
      - الشَّذَائي
      - الشَّنَبُوْذِي

الإمام ابن عامر الشامي

- هشام
  - الحُلواني
    - ابن عَبْدان
    - الجَمَّال
  - أبوبكر البَيْسَانى، أبوالحسن ابن مَامَوَيْه، إسماعيل ابن الحُوَيْرِس
    - الداجوني
      - زيد بن علي
      - الشَّذَائي
- ابن ذكوان
  - الأخفش
    - النَّقَّاش
    - ابن الأخرم
  - الصوري
    - الرَّمْلي
    - المُطَّوِّعي

الإمام عاصم الكوفي

- شعبة
  - يحيىٰ بن آدم
    - شعيب
    - ابوحَمْدُون
  - يحيىٰ بن محمد العُليمي
    - أبوبكر الواسطي
      - ابن خُلَيْع
      - الرَّزَّاز
- حفص
  - عبيد بن الصَّبَّاح
    - أبو العباس الأُشْنَاني
      - الهاشمي
      - أبوطاهر
  - عمرو بن الصَّبَّاح
    - الفِيل
    - زَرْعان

الإمام حمزة الكوفي

- خلف بن هشام
  - إدريس
    - ابن عثمان
    - ابن مِقْسَم
    - ابن صالح
    - المُطَّوِّعي
- خلاد بن خالد
  - محمد بن شاذان
  - ابن الهيثم
  - الوزَّان
  - الطَّلْحي

الإمام على بن حمزة الكسائى الكوفي

- أبو الحارث
  - محمد بن يحيىٰ
    - البَطِّي
    - القَنْطَرِي
  - سلمة بن عاصم
    - ثَعْلَب
    - ابن الفَرَج
- دورى الكسائي
  - جعفر النَّصِيْبِي
    - ابن الجُلَنْدَا
    - ابن دِيْزَوَيْه
  - أبو عثمان الضرير
    - ابن أبي هاشم
    - الشَّذائي

الإمام أبوجعفر المدني

- ابن وردان
  - قالون
    - الحُلْواني
      - الفضل بن شاذان
        - ابن شَبِيب
        - ابن هارون
      - جعفر بن محمد
        - هِبَّة الله بن جعفر
          - الحنبلي
          - الحَمَّامي
- ابن جماز
  - إسماعيل بن جعفر
    - الهاشمي
      - ابن رَزِين
      - الجَمَّال
    - الدوري
      - ابن النَّفَّاح
      - ابن نَهْشَل

الإمام يعقوب الحضرمي

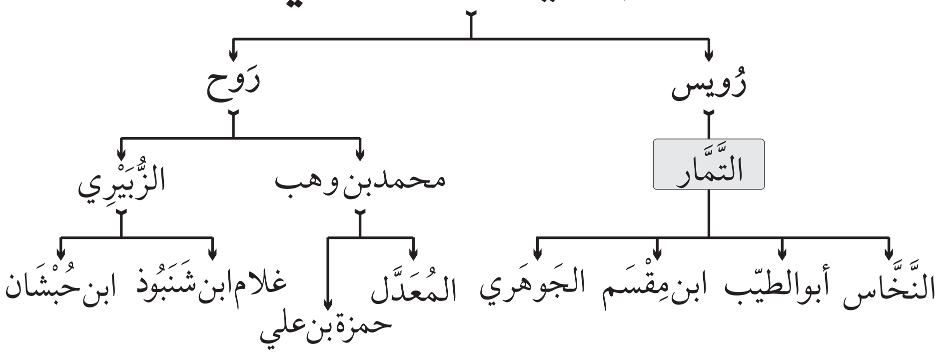

الإمام خلف العاشر الكوفي

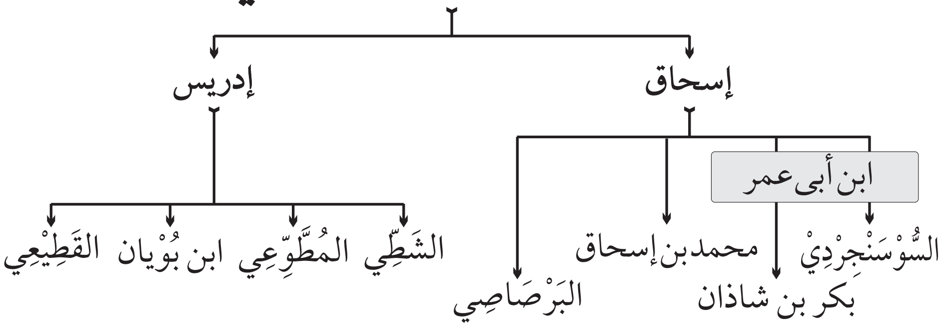

(السلاسل الذهبيّة بالأسانيد النشرية : 476-217) سے ماخوذ

"طیبة النشر" میں شاطبیہ اور دُرّہ سے جن وجوہ کا اضافہ ہے، ان کی دو قسمیں ہیں:

- وہ وجہ جو شاطبیہ اور درّہ میں کسی ایک قاری کے لیے موجود ہے، لیکن طیبہ میں وہ وجہ کسی اور قاری کے لیے بھی ہے، تو یہ وجہ زیاداتِ طیبہ میں شمار ہوگی۔ جیسے دوری بصری کے لیے بطریق طیبہ: "ادغام کبیر" بھی ہے، جبکہ بطریق شاطبیہ یہ سوسی سے ہے، تو دوری بصری کے لیے "ادغام کبیر" زیاداتِ طیبہ کہلائے گا۔

- وہ وجہ جو شاطبیہ اور درّہ میں کسی قاری یا راوی سے مروی نہیں ہے، بلکہ وہ وجہ صرف طیبة النشر میں بیان ہوئی ہے۔ جیسے امام حمزہ کے لیے مدِ منفصل اور مدِ متصل میں سکتہ ہے۔ اس دوسری قسم سے زیاداتِ طیبہ فرشی کلمات 14 ہیں:

1. ﴿لِلْمَلَٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا﴾ (ہر جگہ) اشمام کے ساتھ: ابن وردان
2. ﴿وَزَادَهُۥ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ﴾ [البقرة: 247] صاد کے ساتھ: ابن شنبوذ عن قنبل
3. ﴿مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُۥ﴾ [المائدة: 16] راء کے ضمہ کے ساتھ: شعبہ
4. ﴿إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ﴾ [الأنعام: 119] طاء کے کسرہ کے ساتھ: ابن وردان
5. ﴿إِنَّ وَلِـِّۧىَ اللَّهُ﴾ [الأعراف: 196] ﴿وَلِيَّ / وَلِيِّ﴾: سوسی
6. ﴿وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ﴾ [يونس: 78] یاء کے ساتھ: شعبہ
7. ﴿ادْخُلُوهَا بِسَلَٰمٍ ءَامِنِينَ﴾ [الحجر: 46] خ کے کسرہ کے ساتھ: رویس
8. ﴿مِن لَّدُنِّى عُذْرًا﴾ [الكهف: 76] ﴿لَّدُنِى﴾ دال کے اختلاس کے ساتھ: شعبہ
9. ﴿عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾ [الأنبياء:112] یاء کے ساتھ: ابن ذکوان
10. ﴿أَوْ تَهْوِى بِهِ الرِّيحُ﴾ [الحج: 31] جمع کے ساتھ: ابو جعفر
11. ﴿فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ﴾ [الفرقان: 19] یاء کے ساتھ: قنبل
12. ﴿وَمَآ أَلَتْنَٰهُم مِّنْ عَمَلِهِم﴾ [الطور: 21] ﴿وَمَا لِتْنَٰهُم﴾ بغیر ہمزہ کے: ابن شنبوذ عن قنبل
13. ﴿رَأْفَةً وَرَحْمَةً﴾ [الحديد: 27] ﴿رَآفَةً﴾: ابن شنبوذ عن قنبل
14. ﴿وَمِن شَرِّ النَّفَّٰثَٰتِ﴾ [الفلق: 4] ﴿النَّٰفِثَٰتِ﴾: رویس

قراءات قرآنیہ کے متعلق علمائے امت کا موقف:

❶ امام تاج الدین عبد الوہاب بن علی سبکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 771ھ) فرماتے ہیں:

اَلْقِرَاءَاتُ السَّبْعُ الَّتِي اقْتَصَرَ عَلَيْهَا الشَّاطِبِيُّ، وَالثَّلَاثَةُ الَّتِيْ هِيَ قِرَاءَةُ اَبِيْ جَعْفَرٍ وَقِرَاءَةُ يَعْقُوبَ وَقِرَاءَةُ خَلَفٍ ،مُتَوَاتِرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ مِنَ الدِّيْنِ بِالضَّرُورَةِ، اَنَّه مُنَزَّلٌ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ ،لاَ يُكَابِرُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ اِلاَّ جَاہِلٌ ،وَلَيْسَ تَوَاتُرُ شَيْءٍ مِنْهَا مَقْصُوْرًا عَلٰى مَنْ قَرَأَ بِالرِّوَايَاتِ بَلْ هِيَ مُتَوَاتِرَةٌ عِنْدَ كُلِّ مُسْلِمٍ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَلَوْ كَانَ مَعَ ذٰلِكَ عَامِيًّا لَا يَحْفَظُ مِنَ الْقُرْآنِ حَرْفًا. (النشر في القراء ات العشر:46/1)

قراء ات سبعہ جنہیں امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا اوران کے علاوہ قراء ات ثلاثہ جو ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ ، یعقوب رحمۃ اللہ علیہ اور خلف العاشر رحمۃ اللہ علیہ کی قراء ات پر مشتمل ہیں، یہ (تمام قراء ات) متواتر ہیں اور ان کا دینی ضرورت ہونا ثابت ہے۔ قراء ات ثابتہ میں سے کسی ایک کا بھی انکار صرف جاہل آدمی ہی کر سکتا ہے۔ان قراء ات کا متواتر ہونا صرف ان کے نقل کرنے والوں کی حد تک نہیں بلکہ ہر اس شخص کے ہاں مسلم ہے جوأشهد أن لا اله إلا الله وأشهد أن محمداً رسول الله کا اقرار کرتا ہے۔ اگرچہ وہ کتنا ہی سادہ لوح کیوں نہ ہو اور اس نے قرآن کا ایک حرف بھی یاد نہ کیا ہو۔

❷ امام یحییٰ بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:676ھ)، جو کہ شارح صحیح مسلم ہیں، فرماتے ہیں:

تَجُوزُ الْقِرَاءَةُ فِى الصَّلَاةِ وَغَيرِهَا بِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ، وَلَا تَجُوزُ الْقِرَاءَةُ فِى الصَّلَاةِ وَلَا غيرِهَا بِالْقِرَاءَةِ الشَّاذَةِ، لِأَنَّهَا لَيْسَتْ قُرْآناً، فَإِنَّ الْقُرْآنَ لَا يَثْبُتُ اِلَّا بِالتَّوَاتُرِ، وَكُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ السَّبْعِ مُتَوَاتِرَةٌ، هٰذَا هُوَ الصَّوَابُ، وَمَنْ قَالَ غَيْرَه فَغَالِطٌ اَوْ جَاہِلٌ. (المجموع:392/3)

”نماز میں اور نماز کے علاوہ (عام حالت) میں قراء اتِ سبعہ میں سے ہر قراء ات کا پڑھنا جائز ہے البتہ نماز میں اور نماز کے علاوہ (عام حالت) میں قراء اتِ شاذہ کا پڑھنا جائز نہیں ہے، اس لیے کہ وہ قرآن نہیں ہیں- قرآن تو صرف تواتر کے ساتھ ہی ثابت ہوتا ہے اور قراء اتِ سبعہ میں سے ہر قراء ات متواتر ہے-یہی درست موقف ہے-جو اس کے سوا موقف رکھتا ہے وہ غلطی پر ہے یا جہالت کا مظاہرہ کرتا ہے-“

❸ امام محمد بن محمد بن محمد بن احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:505ھ) فرماتے ہیں:

مَا نُقِلَ اِلَيْنَا بَيْنَ دَفَّتَى الْمُصْحَفِ عَلَى الْأَحْرُفِ السَّبْعَةِ الْمَشْهُورَةِ نَقْلاً مُتَوَاتِرًا. (المستصفی،ص: 65)

”مصحف کے دوگتّوں کے درمیان جو کچھ نقل ہو کر ہم تک پہنچا ہے وہ ان احرفِ سبعہ پر مشتمل ہے جو مشہور ہیں اور تواتر کے ساتھ نقل ہوئے ہیں-“

❹ امام محمد بن عبد الباقی زُرقانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:1122ھ) فرماتے ہیں:

وَالتَّحقِيقُ الَّذِى يُؤَيِّدُهُ الدَّلِيلُ هُوَأَنَّ الْقِرَاءَ اتِ الْعَشَرَ كُلُّهَا مُتَوَاتِرَةٌ.

(مناهل العرفان:441/1)

”جس تحقیق کی تائید دلیل سے ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ قراء اتِ عشرہ تمام کی تمام متواتر ہیں-“ اور یہی رائے امام نویری کی ہے-

❺ محمد بن احمد ابن النجار الفتوحی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:972ھ) فرماتے ہیں:

وَالْقِرَاءَاتُ السَّبْعُ مُتَوَاتِرَةٌ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِنْ عُلَمَاءِ السُّنَّةِ. (شرح الكوكب المنبير:127/2)

”قراء اتِ سبع علمائے سنت میں سے ائمہ اربعہ اور دیگر کے نزدیک متواتر ہیں-“

زیر نظر رسالے میں طیبہ کے طریق سے قراء عشرہ کے اصولوں کو طلبہ کی سہولت اور آسانی کے لیے جداول (نقشوں) کی صورت میں پیش کیا گیا ہے، اسی طرح تحریرات کو اکثر جگہوں پر جداول (نقشوں) کے اندر ہی شامل کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح قراء کے ہاں تقدیم و تاخیر کے اعتبار سے وجوہ کو لکھا گیا ہے۔

میں آخر میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس کی بے پناہ توفیق اور عنایتوں ہی سے اس رسالے کی تکمیل ممکن ہوئی۔ اس کے بعد اپنے والد اور مربی محترم قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ کا بھی انتہائی ممنون ہوں جن کی موضوع سے خاص دلچسپی، علمی سرپرستی سے اور اہم مصادر و مراجع کی نشان دہی سے یہ رسالہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

محترم فضیلۃ الشیخ عمرو بن عبد اللہ حلوانی مصری حفظہ اللہ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے حرف بہ حرف اس رسالے کی سماعت کی، اور اس کی نظر ثانی کا کام سرانجام دیا، نیز راقم کے دل میں ان تمام احباب کے لیے شکر و امتنان کے جذبات و احساسات موجزن ہیں جنہوں نے کسی بھی طرح سے اس کارِ خیر میں معاونت کی اور اس کتاب کی تیاری میں اپنی خدمات پیش کیں۔

فجزاهم الله أحسن الجزاء في الدّارَين.

وَأَسْأَلُ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَن يَّغْفِرَ لِيْ خَطَئِيْ وَتَقْصِيْرِيْ، وَأَن يَّنْفَعَ بِهِ سَائِرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنَّهُ سَمِيْعٌ مُجِيْبٌ، وَأَنْ يَجْعَلَهُ فِيْ صَحَائِفِ أَعْمَالِيْ ﴿يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝٨٨ إِلَّا مَنْ أَتَى ٱللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾، وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ، وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ، وَالْهَادِيْ إِلَى صِرَاطِهِ الْمُسْتَقِيْمِ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ حَقَّ قَدْرِهِ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ.

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ میری غلطی اور کمی و کوتاہی کو معاف فرما دے، اس کتاب کے ذریعے سے تمام مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے، یقیناً وہ دعا کو خوب سننے اور بہت قبول فرمانے والا ہے۔ بارگاہِ الٰہی میں میری یہ بھی التجا ہے کہ وہ اس ادنیٰ سی کاوش کو اس دن میرے اعمال نامے میں رکھ دے جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ ہی اولاد، ہاں! جو قلبِ سلیم لے کر آئے گا (وہی نجات پائے گا)۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو ہمارے آقا و سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر؛ جنہوں نے بند دماغوں کو کھولا اور انبیاء کے سلسلے پر آخری مہر ثبت فرمائی، جنہوں نے حق کے ذریعے سے ہی حق کی مدد کی اور تیرے صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل و اصحاب پر؛ اللہ کی عظیم شان و شمار کے مطابق نزولِ رحمت ہو!

عويمر إبراهيم
رَاجِیْ رَحْمَةِ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ

تقدیم

(الشيخ قاري محمد ابراهيم مير محمدي حفظه الله)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ تَيْسِيرًا، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ الَّذِيْنَ أَخَذُوا الْقُرْآنَ كَمَا عَلَّمَهُمْ نَبِيُّهُمْ تَعْلِيْمًا، وَحَفِظُوْهُ وَصَانُوْهُ عَنِ التَّحْرِيْفِ، وَحَرَّرُوا طُرُقَهُ وَرِوَايَاتِهٖ، وَبَذَلُوا فِيْهِ جُهْدَهُمْ تَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا؛ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ عَنِ الْقُرْآنِ وَأَهْلِهٖ خَيْرَ الْجَزَاءِ، أَمَّا بَعْدُ...

فَإِنَّ أَوَّلَ مَا نَدَبَنَا إِلَيْهِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَعَبَّدَنَا بِهٖ طَلَبُ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهٖ؛ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ».

وَالْقُرْآنُ أَفْضَلُ الْعِلْمِ إِذْ إِنَّ تِلَاوَتَهٗ تُوَصِّلُ إِلٰى مَعْرِفَةِ أَحْكَامِهٖ وَحَلَالِهٖ وَحَرَامِهٖ وَأَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ.

فَالْمُحَافِظُ عَلٰى تِلَاوَتِهٖ وَالْمُوَاظِبُ عَلٰى دِرَاسَتِهٖ وَالْمُسَارِعُ إِلَى الِاسْتِجَابَةِ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِ اللّٰهِ وَخَاصَّتِهٖ؛

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَهْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهُ.

يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ:

كُلُّ الْعُلُومِ سِوَى الْقُرْآنِ مَشْغَلَةٌ   إِلَّا الْحَدِيثُ وَعِلْمُ الْفِقْهِ فِي الدِّينِ

تمام تعریفات اس ذاتِ مقدس کے لیے ہیں جس نے اس اُمت کی آسانی کے لیے قرآنِ مجید کو سات حروف پر نازل فرمایا اور درود و سلام ہو معلّم قرآن ﷺ پر، اور آپ کی آل و اصحاب پر بھی، کہ جنہوں نے قرآن کو اسی طرح حاصل کیا جیسے انہیں نبی کریم ﷺ نے تعلیم دی تھی۔ انہوں نے قرآنِ کریم کی حفاظت کی، اسے تحریف سے بچا کر رکھا، اس کے طرق اور روایات کو احاطہ تحریر میں لائے اور اس کی تعظیم و تکریم کے پیشِ نظر اس کی تعلیم و ترویج میں خوب جدوجہد کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں قرآن اور اہلِ قرآن کی خدمت کرنے پر بہترین جزاء عطا فرمائے۔ امابعد!

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ہمیں جس کام کا تاکیدی حکم دیا ہے وہ علم حاصل کرنا اور پھر اس پر عمل کرنا ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ”علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے۔“ (سنن ابن ماجہ: 224)

سب سے افضل علم قرآنِ کریم کا ہے۔ اس کی تلاوت ہی انسان کو اس کے احکام، حلال و حرام اور اوامر و نواہی سے روشناس کر دیتی ہے۔ لہٰذا جو شخص پابندی سے اس کی تلاوت کرتا ہے، اس کو پڑھنے پڑھانے میں دلچسپی لیتا ہے اور اس کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کر دیتا ہے، وہ اللہ کے ”اہل“ اور ”خاص“ لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں میں سے کچھ افراد اللہ والے ہوتے ہیں۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ”قرآن والے، وہی اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔“

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”سارے علوم بس مشغلہ ہی ہیں، سوائے قرآن کے، علم حدیث کے اور دین میں فقاہت حاصل کرنے کے۔“

وَقَدْ كَثُرَتْ فِي ذٰلِكَ التَّآلِيفُ مِنْ مُطَوَّلَةٍ وَمُخْتَصَرَةٍ، وَمَعَ ذٰلِكَ فَإِنَّ مَا يَتَعَلَّقُ بِهٰذِهِ الزَّاوِيَةِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ- لَمْ يُؤَدَّ حَقُّهُ حَتَّى يَوْمِنَا هٰذَا عَلٰى جَلَالَةِ وَعِظَمِ مَا قَامَ بِهِ الْأَوَائِلُ وَالسَّلَفُ الصَّالِحُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ.

وَإِنَّ (عِلْمَ الْقِرَاءَاتِ) مِنْ أَجَلِّ الْعُلُومِ الْقُرْآنِيَّةِ قَدْرًا، وَأَرْفَعِهَا مَنْزِلَةً؛ لِتَعَلُّقِهِ بِكَلَامِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَإِنِ اللّٰهَ -سُبْحَانَهُ وَتَعَالىٰ- اصْطَفَى مِنْ عِبَادِهِ رِجَالًا مُخْلِصِيْنَ اهْتَمُّوا بِحِفْظِ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ، وَمَعْرِفَةِ أَوْجُهِهِ وَقِرَاءَاتِهِ.

وَلَقَدْ بَدَأَ (عِلْمُ الْقِرَاءَاتِ) فِي الْعَهْدِ النَّبَوِيِّ بِقَوْلِهِ ﷺ -فِيمَا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ- مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا-: "أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيْدُهُ فَيَزِيْدُنِي حَتَّى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ" [وَالْحَدِيْثُ بِلَفْظِ مُسْلِمٍ].

ثُمَّ تَلَقَّى هٰذَا الْعِلْمَ الْخَلَفُ عَنِ السَّلَفِ بِاللِّسَانِ وَالْقَلَمِ، وَسَارَ الْعُلَمَاءُ فِيْهِ مَا بَيْنَ تَالٍ لَهُ مُعَلِّمٌ لِقِرَاءَاتِهِ وَمُؤَلِّفٌ لِفُنُوْنِهِ وَعُلُومِهِ، حَتَّى كَثُرَتْ رِوَايَاتُ الْقِرَاءَاتِ وَالْكُتُبِ الْجَامِعَةِ لَهَا، وَقَلَّ الضَّبْطُ؛ فَقَامَ جَهَابِذَةُ عُلَمَاءِ الْأُمَّةِ بِجَمْعِ الْحُرُوْفِ وَالْقِرَاءَاتِ وَعَزْوِ الْوُجُوهِ وَالرِّوَايَاتِ، وَالتَّمْيِيزِ بَيْنَ الْمُتَوَاتِرِ وَالشَّاذِّ، وَعَلٰى رَأْسِ هٰؤُلَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ الْإِمَامُ ابْنُ الْجَزَرِيِّ -رَحِمَهُ اللّٰهُ-، حَيْثُ اخْتَارَ مِنْ جُمْلَةِ الْقِرَاءَاتِ مَا صَحَّ سَنَدُهُ، وَأَلَّفَ كِتَابَهُ الْعَظِيْمَ «النَّشْرُ فِي الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ» جَمَعَ فِيهِ قُرَابَةَ أَلْفِ طَرِيقٍ مِنْ سَبْعَةٍ وَثَلَاثِيْنَ كِتَابًا، إِضَافَةً إِلٰى طُرُقٍ أَدَائِيَّةٍ كَثِيرَةٍ أَخَذَهَا مِنَ الْكُتُبِ الَّتِي ذَكَرَهَا فِي «النشر»، وَهِيَ حَوَالَي (تِسْعُوْنَ كِتَابًا)؛ فَصَارَ مَرْجِعًا مُعْتَمَدًا فِي عِلْمِ الْقِرَاءَاتِ، وَأَضَافَ إِلَيْهَا بَعْضَ عِلْمِ التَّجْوِيْدِ إِضَافَةً إِلٰى كَلَامِهِ الْوَقْفِ وَالْابْتِدَاءِ.

پھر اس باب میں بہت سی طویل اور مختصر کتابیں بھی تالیف کی جا چکی ہیں۔ پہلے علماء اور سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم نے جو کچھ بھی علمی و عملی کام کیا ہے؛ اس سب کچھ کے باوجود قرآنِ کریم کی جس قدر عظمت اور جلالت ہے اُس حساب سے آج تک اس کتابِ مقدس کی خدمت کا حق ادا نہیں کیا جاسکا۔

بلاشبہ "علم قراءات" اپنی قدر و منزلت کے اعتبار سے جملہ علومِ قرآنیہ میں سب سے عظیم علم ہے۔ اس بنا پر کہ اس کا تعلق رب العالمین کے کلام کے ساتھ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر دور میں اپنے بندوں میں سے مخلص رِجال کا انتخاب کیا ہے جو قرآن کریم کے حفظ، اس کی وجوہ اور اس کی قراءات کا اہتمام کرتے ہیں۔

"علم القراءات" کی ابتدا عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں ہو گئی تھی۔ جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایک حرف پر (قرآن) پڑھایا، میں نے مزید کا مطالبہ کیا اور مسلسل کرتا رہا، اور وہ میرے لیے حروف میں اضافہ کرتے گئے، یہاں تک کہ سات حرفوں تک پہنچ گئے۔" (صحیح البخاری: 4991، صحیح مسلم: 819)

پھر سلف سے خَلَف نے زبان و قلم کے ذریعے سے یہ علم حاصل کیا۔ پھر اہل علم کی طرف سے قرآن کے علوم وفنون کے میدان میں تدریس و تالیف کا سلسلہ چل پڑا۔ حتیٰ کہ قراءات کی روایات اور ان کو جمع کرنے والی کتب بکثرت ہو گئیں جبکہ ضبط کا کام قلیل ہو گیا۔ چنانچہ جید علمائے اُمت نے حروف و قراءات کو جمع کرنے، وجوہ و روایات کے انتساب کرنے اور شاذ و متواتر کو الگ الگ کرنے کا اہتمام شروع کیا۔ ان محققین کی سیادت امام ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ جیسی نابغہ شخصیت نے فرمائی۔ انہوں نے جملہ قراءات میں سے صحیح سند والی قراءات کا انتخاب کرتے ہوئے ایک عظیم کتاب تالیف کی، جس کا نام "النَّشْرُ فِي الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ" ہے۔ امام صاحب نے اس کتاب میں 37 کتابوں میں سے تقریباً ایک ہزار طریق جمع کیے ہیں۔ اداکے اعتبار سے جو طریق ہیں وہ اس پر مستزاد ہیں، جنہیں امام صاحب نے 90 کتابوں سے اخذ کیا ہے اور ان کتب کا تذکرہ "النشر" میں بھی کیا ہے۔ چنانچہ علم القراءات میں یہ کتاب ایک مستند و معتمد مرجع بن گئی ہے۔ نیز وقف وابتدا کے موضوع پر کلام کرتے ہوئے علم تجوید کا کچھ حصہ بھی شامل کیا ہے۔

فَهُوَ مِنْ أَجَلِّ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ فِي الْقِرَاءَاتِ، بَلْ هُوَ الْعُمْدَةُ لِمُحَقِّقِي الْقُرَّاءِ الْمُتَأَخِّرِيْنَ.

ثُمَّ نَظَمَ الْإِمَامُ ابْنُ الْجَزَرِيِّ -رَحِمَهُ اللهُ-: مَنْظُومَتَهُ (طَيِّبَةَ النَّشْرِ)، وَهِيَ تَقَعُ فِي (١٠١٥) بَيْتًا، وَقَدْ ضَمَّنَهَا النَّاظِمُ خُلَاصَةَ كِتَابِهِ الْكَبِيرِ (النَّشْرُ فِي الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ).

فَمَنْظُومَةُ "طَيِّبَةُ النَّشْرِ" خَاتِمَةُ الْمَنْظُومَاتِ الْمُعْتَبَرَةِ فِي هَذَا الْعِلْمِ الشَّرِيفِ، فَلَيْسَ وَرَاءَ مَا فِيهَا قِرَاءَاتٌ مُتَوَاتِرَةٌ مُتَلَقَّاةٌ بِالْقَبُولِ، بِإِجْمَاعِ مَنْ جَاءَ بَعْدَهَا مِنَ الْأَئِمَّةِ وَالْمُحَقِّقِينَ؛ وَذَلِكَ لِأَنَّ نَاظِمَهَا -الإِمَامَ ابْنَ الْجَزَرِيِّ- قَدْ أَثْبَتَ فِيهَا مَا صَحَّ مِنَ الْقِرَاءَاتِ، وَأَوْرَدَ الْمَقْبُولَ مِنْ مَنْقُولِ مَشْهُورِ الرِّوَايَاتِ.

وَلَا شَكَّ أَنَّ الشَّاطِبِيَّةَ وَالتَّيْسِيْرَ وَغَيْرَهُمَا مِنَ الْكُتُبِ وَالْمُخْتَصَرَاتِ مِمَّا كُتِبَ قَبْلَ نَظْمِ (طَيِّبَةِ النَّشْرِ) لَمْ تَأْتِي عَلَى جَمِيعِ مَا تَوَاتَرَ مِنَ الْقِرَاءَاتِ.

وَعَلَيْهِ فَإِنَّ مَا قَامَ بِهِ الْإِمَامُ الْمُحَقِّقُ ابْنُ الْجَزَرِيِّ فِي مَنْظُومَتِهِ «طَيِّبَة النَّشْر» إِنَّمَا هُوَ جَمْعٌ وَتَدْقِيقٌ وَحِفْظٌ وَتَحْرِيْرٌ لِمَا تَفَرَّقَ مِنَ الطُّرُقِ وَالرِّوَايَاتِ وَمَا صَحَّ مِنْ أَوْجُهِ الْقِرَاءَاتِ دِرَايَةً وَرِوَايَةً.

وَتُسَمَّى الْقِرَاءَاتِ مِنْ طَرِيقِهِ بِالْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ الْكُبْرَى؛ لِكَثْرَةِ الطُّرُقِ الْمُعْتَمَدَةِ، وَالْكُتُبِ الْمَرْوِيَّةِ الْمُحَرَّرَةِ.

وَمِنْ هُنَا فَإِنَّ هَذِهِ الْمَنْظُومَةَ تُعَدُّ مِنْ أَوْسَعِ الْمَنْظُومَاتِ فِي عِلْمِ الْقِرَاءَاتِ؛ لِمَا جَمَعَتْهُ مِنَ الطُّرُقِ وَالْوُجُوهِ وَالرِّوَايَاتِ. وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ كُلَّ مَا صَحَّ فِي هَذَا الزَّمَانِ مِنَ الْقِرَاءَاتِ فَلَا غِنًى لَهُ عَنْ حِفْظِهَا وَالِاسْتِفَادَةِ مِنْهَا.

یہ کتاب قراءات میں لکھی جانے والی کتب میں سب سے عظیم ہے بلکہ متاخرین میں سے محقق قراء کے لیے یہ بڑی عمدہ ہے۔

پھر امام ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ نے منظوم انداز میں "طیبة النشر" لکھی، جو 1015 اشعار پر مشتمل ہے۔ نظم نگار نے ان اشعار کے ضمن میں اپنی ضخیم کتاب "النشر في القراء ات العشر" کا خلاصہ بیان فرما دیا ہے۔

یہ منظوم کتاب اس علم میں معتبر مانے جانے والے تمام منظومات کا خاتمہ ثابت ہوئی ہے۔ اس میں بیان ہونے والی جملہ قراءات؛ متواترہ بھی ہیں اور انہیں تلقی بالقبول بھی حاصل ہے، اور بعد میں آنے والے تمام ائمہ و محققین کا ان پر اجماع بھی ہے۔ اس لیے کہ امام ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں صرف ان ہی قراءات کو زینت قرطاس کیا ہے جو صحیح اور مستند تھیں اور انہوں نے مشہور روایات کو نقل کرتے ہوئے صرف مقبول ہی کو جگہ دی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ شاطبیہ، تیسیر اور ان کے علاوہ دیگر ضخیم و مختصر کتب، جو "طیبة النشر" سے پہلے لکھی جا چکی تھیں، ان میں تمام متواتر قراءات کا احاطہ نہیں کیا گیا تھا۔ مزید یہ کہ امام محقق ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ نے طیبۃ النشر میں صرف قراءات کو جمع ہی نہیں کیا بلکہ باریک بینی سے ان کی چھان پھٹک کی ہے، متفرق طرق و روایات کی رعایت رکھتے ہوئے ان کی تحریر کا کام کیا ہے اور روایت و درایت کے اعتبار سے قراءات کی جتنی بھی صحیح وجوہ تھیں، سب کو بیان کیا ہے۔

انہوں نے اپنے طریق سے بیان ہونے والی قراءات کو معتمد طرق اور کتب مرویہ کی کثرت کی بنیاد پر "القراء ات العشر الکبریٰ" کا نام دیا ہے۔

یہ منظومہ علم القراءات میں لکھے جانے والے منظومات میں سب سے وسیع شمار ہوتا ہے، اس لیے کہ اس میں طرق، وجوہ اور قراءات کو جمع کر دیا گیا ہے۔ آج اگر کوئی شخص قراءات کی جملہ مستند چیزوں کو جمع کرنے کا ارادہ کرے تو وہ اس سے استفادہ کرنے سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔

وَمِنْ نِتَاجِ تَوَسُّعِ الْإِمَامِ ابْنِ الْجَزَرِيِّ -رَحِمَهُ اللَّهُ- فِي مَصَادِرِهَا وَطُرُقِهَا أَنْ زَادَ فِيهَا وُجُوهاً لَمْ تَكُنْ فِي (الشَّاطِبِيَّةِ) وَلَا فِي (الدُّرَّةِ)، وَهَذِهِ الْوُجُوهُ عَلَى ضَرْبَيْنِ:

الْأَوَّلُ: وُجُوهٌ كَانَ يُقْرَأُ بِهَا لِأَحَدِ الْقُرَّاءِ أَوِ الرُّوَاةِ؛ فَنَقَلَهَا عَنْ قُرَّاءٍ أَوْ رُوَاةٍ آخَرِينَ؛ فَصَارَ هَذَا الْوَجْهُ بِاعْتِبَارِ ذَلِكَ الْقَارِئِ أَوِ الرَّاوِي وَجْهًا زَائِدًا لَهُ مِنْ طَرِيقِ طَيِّبَةِ النَّشْرِ.

الثَّانِي: وُجُوهٌ أَدَائِيَّةٌ لَمْ تُعْرَفْ فِي (الشَّاطِبِيَّةِ) وَلَا فِي (الدُّرَّةِ)، وَلَمْ يَقْرَأْ بِهَا أَحَدٌ مِنْ طَرِيقَيْهِمَا، وَهَذِهِ هِيَ الْوُجُوهُ الَّتِي انْفَرَدَتْ بِهَا (طَيِّبَةُ النَّشْرِ).

[تَوْجِيهُ مَا انْفَرَدَتْ بِهِ طَيِّبَةُ النَّشْرِ: ص103]

وَحَرِيٌّ بِطَالِبِ عِلْمِ الْقِرَاءَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ أَنْ يَعْتَنِيَ بِحِفْظِ هَذِهِ الْمَنْظُومَةِ بَعْدَ حِفْظِهِ لِمَتْنِ الشَّاطِبِيَّةِ، فَيَبْدَأُ بِحِفْظِ الشَّاطِبِيَّةِ؛ لِأَنَّهُ كَالْأَصْلِ لِمَتْنِ الطَّيِّبَةِ، ثُمَّ يَحْفَظُ مَتْنَ الطَّيِّبَةِ.

أَمَّا كَيْفِيَّةُ حِفْظِ هَذَا الْمَتْنِ، فَعَلَيْكَ أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ فَهْمِهِ وَحِفْظِهِ؛ لِيَسْهُلَ عَلَيْكَ حِفْظُهُ فَتَحْرِصُ عَلَى قِرَاءَةِ شَرْحِ الْأَبْيَاتِ أَوْ سَمَاعِ الشَّرْحِ مِنْ أَحَدِ الشُّرُوحِ الْمُعَاصِرَةِ ثُمَّ تَحْفَظُ بَعْدَ فَهْمِ الْأَبْيَاتِ، وَتُحَدِّدُ كُلَّ يَوْمٍ مِقْدَارًا بِحَسَبِ قُدْرَتِكَ وَفَرَاغِكَ.

وَالْفَرْقُ بَيْنَ الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ الصُّغْرَى وَالْكُبْرَى:

مَنْ قَرَأَ بِطَرِيقِ «الشَّاطِبِيَّةِ» لِلْأَئِمَّةِ السَّبْعَةِ وَبِطَرِيقِ «الدُّرَّةِ» لِلْأَئِمَّةِ الثَّلَاثَةِ؛ فَيَكُونُ قَدْ قَرَأَ بِالْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ الصُّغْرَى، لِأَنَّ فِي (الشَّاطِبِيَّةِ وَالدُّرَّةِ) لِكُلِّ قَارِئٍ رَاوِيَانِ، وَلِكُلِّ رَاوٍ طَرِيقٌ وَاحِدٌ، إِلَّا إِدْرِيسَ عَنْ خَلَفٍ فَلَهُ مِنَ «الدُّرَّةِ» طَرِيقَانِ؛ فَمَجْمُوعُ مَا فِيهِمَا مِنَ الطُّرُقِ وَاحِدٌ وَعِشْرُونَ طَرِيقًا.

امام صاحب کا منظومہ کے مصادر اور مراجع کو اس قدر وسعت دینے کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس میں ایسی وجوہ کا اضافہ ہو گیا جو شاطبیہ اور دُرّہ میں نہیں تھیں۔ ان وجوہ کی دو قسمیں ہیں:

① ایسی وجہ جو شاطبیہ اور دُرّہ میں کسی قاری یا راوی کے لیے موجود ہے، لیکن طیبہ میں وہ وجہ کسی اور قاری یا راوی کے لیے بھی ہے، تو یہ وجہ زیادات طیبہ میں شمار ہو گی۔

② ایسی وجہ جو شاطبیہ اور دُرّہ میں کسی قاری یا راوی سے مروی نہیں، اور نہ ہی ان دونوں کے طریق سے کسی نے اس وجہ کو پڑھا ہے۔ بلکہ وہ وجہ صرف طیبۃ النشر میں بیان ہوئی ہے۔ لہٰذا ایسی وجہ زیادات طیبہ کہلائے گی۔

قراءاتِ قرآنیہ کے طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ شاطبیہ کا متن حفظ کر لینے کے بعد اس منظومہ کو بھی یاد کرے۔ البتہ ابتدا شاطبیہ کے حفظ سے ہی کرے کیونکہ وہ طیبہ کے متن کے لیے بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے، اس کے بعد وہ طیبہ کا متن حفظ کرے۔

اس متن کو حفظ کرنے کے سلسلے میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس کو حفظ کرنا اور سمجھنا ایک ساتھ ہی ہو۔ جب آپ سمجھ کر پڑھیں گے تو اس کو حفظ کرنا آسان رہے گا۔ لہٰذا پہلے آپ اشعار کی تشریح کو پڑھنے کی کوشش کریں یا پھر اس کی موجودہ شروحات میں سے کسی شرح کا سماع کر لیں، اشعار کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد حفظ کرنا شروع کریں اور اپنی ذہنی صلاحیت اور فراغت کے حساب سے روزانہ کی مقدار مقرر کریں اور اتنے اشعار یاد کرنا شروع کر دیں۔

قراءاتِ عشرہ صغریٰ اور کبریٰ میں فرق:

جو شاطبیہ کے طریق سے ائمہ سبعہ کی قراءات اور دُرّہ کے طریق سے ائمہ ثلاثہ کی قراءات پڑھتا ہے، تو سمجھیں کہ اس نے قراءاتِ عشرہ صغریٰ پڑھ لی۔ اس لیے کہ شاطبیہ اور دُرّہ میں ہر قاری کے دو راوی ہوتے ہیں اور ہر راوی کا ایک طریق ہوتا ہے، سوائے ادریس عن خلف کے، دُرّہ سے ان کے دو طریق ہیں۔ چنانچہ ان دونوں میں مجموعی طرق کی تعداد 21 بن جاتی ہے۔

أَمَّا مَنْ قَرَأَ بِطَرِيقِ «طَيِّبَةِ النَّشْرِ»، الَّتِي لَخَّصَ فِيهَا الْإِمَامُ ابْنُ الْجَزَرِيِّ كِتَابَهُ «النَّشْرِ فِي الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ»؛ فَإِنَّهُ قَدْ قَرَأَ بِالْعَشْرِ الْكُبْرَى؛ لِأَنَّ فِي «الطَّيِّبَةِ» لِلرُّوَاةِ الْعِشْرِيْنَ عَنِ الْأَئِمَّةِ الْعَشَرَةِ ثَمَانُونَ طَرِيقًا، ثُمَّ تَتَشَعَّبُ هَذِهِ الثَّمَانُونَ إِلٰى تِسْعِمِائَةٍ وَثَمَانِينَ طَرِيْقًا.

وَمَا زَالَ الْكُتَّابُ إِلٰى يَوْمِنَا هَذَا فِي التَّقْرِيبِ وَالتَّسْهِيلِ وَالتَّحْرِيرِ لِهَذِهِ الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ الْكُبْرَى.

وَقَدْ قَرَأَ عَلَيَّ وَلَدِي النَّجِيبُ: (عُوَيْمِر إِبْرَاهِيْم) الْحَافِظُ الْقَارِئُ المقرئُ -الَّذِيْ سَمَّيْتُه بِهٰذَا الاِسْمِ تَفَاؤُلًا بِاسْمِ سَيِّدِنَا أَبِي الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِر بْنِ مَالِكٍ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- عِدَّةَ خَتَمَاتٍ مِنَ الْقِرَاءَاتِ وَالرِّوَايَاتِ عَنْ (ظَهْرِ قَلْبٍ)، اقْتِصَارًا عَلٰى بَعْضِ الْوُجُوْهِ مِنْ طَرِيْقِ طَيِّبَةِ النَّشْرِ بِالتَّحْرِيرَاتِ عَلٰى وِفْقِ مَا وَرَدَتْ فِيْ كِتَابِ (فَرِيْدَةِ الدَّهرِ)، وَهٰذِهِ الْخَتَمَاتُ هِيَ:

اَلْأُوْلٰى: بِرِوَايَةِ وَرْشٍ عَنْ نَافِعٍ الْمَدَنِيِّ مِنْ طَرِيْقِ الْأَزْرَقِ -فِيْ مُدَّةِ ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ وَأَحَدَ عَشَرَ يَوْمًا-

اَلثَّانِيَةُ: بِرِوَايَةِ ابْنِ وَرْدَان عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ -فِيْ مُدَّةِ شَهْرٍ وَتِسْعَةِ أَيَّامٍ-

اَلثَّالِثَةُ: بِرِوَايَةِ رُوَيْسٍ عَنْ يَعْقُوبَ الْحَضْرَمِيِّ -فِيْ مُدَّةِ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا-

اَلرَّابِعَةُ: بِقِرَاءَةِ أَبِيْ عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ مِنْ رِوَايَتَيِ الدُّوْرِيِّ وَالسُّوْسِيِّ -فِيْ مُدَّةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا-

اَلْخَامِسَةُ: بِرِوَايَةِ الدُّوْرِيِّ عَنِ الْكِسَائِيِّ الْكُوْفِيِّ -فِيْ مُدَّةِ ثَمَانِيَةٍ وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا-

اَلسَّادِسَةُ: بِرِوَايَةِ وَرْشٍ عَنْ نَافِعٍ الْمَدَنِيِّ مِنْ طَرِيْقِ الْأَصْبَهانِيِّ -فِيْ مُدَّةِ أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا-

اور جس نے طیبۃ النّشر کے طریق سے قراءات پڑھیں، تو اس نے قراءات عشرہ کبریٰ پڑھ لیں۔ اس لیے کہ طیبہ میں دس ائمہ کے بیس راویوں کے 80 طریق ہیں۔ پھر یہ 80 طریق 980 طریق تک پھیل جاتے ہیں۔

اس فن کے مؤلفین آج تک قراءاتِ عشرہ کبریٰ کی تقریب، تسہیل اور تحریر میں قلم کاری کر رہے ہیں۔

میرے فرزند ارجمند عویمر ابراہیم حفظہ اللہ جو کہ حافظ ہیں، قاری ہیں اور قراءت کے اُستاذ بھی ہیں، جن کا نام میں نے سیدنا ابو الدرداء عویمر بن مالک خزرجی رضی اللہ عنہ کی نسبت سے رکھا ہے، نے مجھے متعدد بار قراءات وروایات میں طیبۃ النشر کے طریق سے بعض وجوہ پر انحصار کرتے ہوئے ان تحریرات کے مطابق جو کتاب (فَرِیْدَۃِ الدَّھرِ) میں بیان ہوئی ہیں؛ مجھے زبانی قرآنِ کریم سنایا۔ ان ختمات کی تفصیل یہ ہے:

- پہلی مرتبہ بِرِوَایَةِ وَرْشٍ عَنْ نَافِعٍ الْمَدَنِيِّ مِنْ طَرِيْقِ الْأَزْرَقِ میں قرآن سنایا، جس کی مدت تین ماہ اور 11 دن تھی۔
- دوسری مرتبہ بِرِوَایَةِ ابْنِ وَرْدَان عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ میں قرآن سنایا، جو ایک ماہ اور 9 دن میں مکمل کیا۔
- تیسری مرتبہ بِرِوَایَةِ رُوَیْسٍ عَنْ يَعْقُوبَ الْحَضْرَمِيِّ میں قرآن سنایا، جس کی مدت 29 دن تھی۔
- چوتھی مرتبہ بِقِرَاءَةِ أَبِيْ عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ مِنْ رِوَايَتَيِ الدُّوْرِيِّ وَالسُّوْسِيِّ میں قرآن سنایا، جو انہوں نے 27 دن میں مکمل کر لیا تھا۔
- پانچویں مرتبہ بِرِوَايَةِ الدُّوْرِيِّ عَنِ الْكِسَائِيِّ الْكُوْفِيِّ میں قرآن سنایا، جس کی مدتِ تکمیل 28 دن تھی۔
- چھٹی مرتبہ بِرِوَايَةِ وَرْشٍ عَنْ نَافِعٍ الْمَدَنِيِّ مِنَ طَرِيْقِ الْأَصْبَهانِيِّ میں قرآن سنایا، جو صرف 14 دن میں مکمل کر لیا۔

اَلسَّابِعَةُ: بِرِوَايَةِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ ابْنِ عَامِرٍ الشَّامِيِّ -فِيْ مُدَّةِ سِتَّةَ عَشَرَ يَوْمًا-

اَلثَّامِنَةُ: بِرِوَايَةِ خَلَفٍ عَنْ حَمْزَةَ الْكُوْفِيِّ -فِيْ مُدَّةِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا-

اَلتَّاسِعَةُ: بِقِرَاءَةِ ابْنِ كَثِيْرٍ الْمَكِّيِّ مِنْ رِوَايَتَي الْبَزِّيِّ وَقُنْبُلٍ -فِيْ مُدَّةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا-

اَلْعَاشِرَةُ: بِقِرَاءَةِ عَاصِمٍ الْكُوْفِيِّ مِنْ رِوَايَتَيْ شُعْبَةَ وَحَفْصٍ -فِيْ مُدَّةِ أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا-

فَاللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا، وَتُبْ عَلَيْنَا وَاغْفِرْلَنَا كُلَّ زَلَلٍ، أَوْ خَطَإٍ، أَوْ سَهْوٍ، أَوْ تَقْصِيْرٍ بِكَرَمِكَ وَجُوْدِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، كَمَا أَسْأَلُ اللهَ الْمَنَّانَ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْ يَرْزُقَنِي وَإِيَّاهُ الْإِخْلَاصَ، وَأَنْ يُثَبِّتَنَا عَلَيْهِ حَتّٰى نَلْقَاهُ، وَأَنْ يَجْعَلَنِيْ وَإِيَّاهُ مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ الَّذِيْنَ هُمْ أَهْلُهُ وَخَاصَّتُهُ.

وَكَتَبْتُ لَهُ [وَثِيْقَةً بِعِدَّةِ الْقِرَاءَاتِ وَالرِّوَايَاتِ مِنْ طَرِيقِ طَيِّبَةِ النَّشْرِ]، وَلَمْ أَكْتُبْ لَهُ [الإجازَةَ بِذٰلِكَ] لِأَنَّنِي لَسْتُ أَهْلًا لِذٰلِكَ.

وَقَدْ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي قَرَأْتُ الْقُرْآنَ الْكَرِيمَ مِنْ أَوَّلِهِ إِلٰى آخِرِ سُورَةِ الْأَنْعَامِ بِجَمْعِ الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ الْكُبْرٰى بِمُضْمَنِ «طَيِّبَةِ النَّشْرِ»، وَوَفْقَ تَحْرِيْرَاتِ الْعَلَّامَةِ أَحْمَد عَبْدِالْعَزِيْزِ الزَّيَّات: عَلَى الشَّيْخِ الْفَاضِلِ الْمُحَقِّقِ عَبْدِالرَّازِق عَلِي إِبْرَاهِيم مُوسٰى الْمُقْرِئ الشَّافِعِيِّ مِنْ عُلَمَاءِ الأَزْهَرِ الشَّرِيف -طَيَّبَ اللّٰهُ ثَرَاهُ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ- ثُمَّ تَوَقَّفْتُ عَنِ الْقِرَاءَةِ بِسَبَبِ انْتِهَاءِ إِقَامَتِي فِي الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ، وَحَاوَلْتُ مُحَاوَلَةً شَدِيْدَةً لِتَمْدِيْدِ الْإِقَامَةِ لِأُكْمِلَ الْخَتْمَةَ الْمُبَارَكَةَ، وَلٰكِنْ -مَعَ الْأَسَفِ الشَّدِيْدِ- لَمْ يَتَيَسَّرْ لِي فَـ ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ و ﴿إِنَّمَآ أَشْكُواْ بَثِّي وَحُزْنِيٓ إِلَى ٱللَّهِ﴾

وَطَلَبْتُ مِنْ أُسْتَاذِي الْكَرِيْمِ أَنْ يَكْتُبَ لِي (وَثِيْقَةً بِمَا قَرَأْتُ عَلَيْهِ) فَأَسْعَدَنِي بِذٰلِكَ -جَزَاهُ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ-

- ساتویں مرتبہ بِرِوَايَةِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ ابْنِ عَامِرٍ الشَّامِيِّ میں قرآن سنایا، جو 16 دن میں مکمل کرلیا تھا۔
- آٹھویں مرتبہ بِرِوَايَةِ خَلَفٍ عَنْ حَمْزَةَ الْكُوْفِيِّ میں قرآن سنایا اور یہ بھی صرف 14 دن میں مکمل کرلیا تھا۔
- نویں مرتبہ بِقِرَاءَةِ ابْنِ كَثِيْرٍ الْمَكِّيِّ مِنْ رِوَايَتَي الْبَزِّيِّ وَقُنْبُلٍ میں قرآن سنایا، جس کی تکمیل 15 دن میں ہوئی۔
- دسویں مرتبہ بِقِرَاءَةِ عَاصِمٍ الْكُوْفِيِّ مِنْ رِوَايَتَيْ شُعْبَةَ وَحَفْصٍ میں قرآن سنایا، جس کی مدتِ تکمیل 24 دن تھی۔

اے اللہ! ہم سے قبول کرلے اور ہم پر رجوع فرما۔ اے جلال واکرام والی ذات! اپنے فضل وکرم سے ہماری ہر لغزش، خطا، سہو اور کوتاہی کو معاف کردے۔ بارگاہِ الٰہی میں میری التجا ہے کہ وہ مجھے اور مؤلف کو اخلاص عطا فرمائے اور ہمیں تاحیات خدمتِ قرآن پر قائم رکھے، نیز مجھے اور میرے بیٹے کو ان اہلِ قرآن میں شامل فرمالے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے "اہل" اور "خاص" لوگ ہونے کا اعزاز بخشا ہے۔

میں نے قاری عویمر حفظہ اللہ کے لیے طیبة النشر کے طریق سے چند قراءات وروایات پڑھنے کا توثیق نامہ لکھ دیا ہے، البتہ میں انہیں "اجازہ" لکھ کر نہیں دے رہا، کیونکہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔

کیونکہ میں نے قرآن مجید شروع سے لے کر سورۂ انعام کے آخر تک طیبة النشر کو مدنظر رکھتے ہوئے علامہ احمد عبد العزیز زیات کی تحریرات کے موافق شیخ فاضل محقق عبد الرزاق علی ابراہیم موسیٰ مقرئ الشافعی (جو علمائے ازہر میں سے تھے) کو قراءات عشرہ کبریٰ میں قرآن کریم پڑھ کر سنایا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور جنت میں ان کا ٹھکانہ بنائے۔ پھر مدینہ منورہ میں مدتِ قیام ختم ہونے کی وجہ سے میں باقی قرآن مجید مکمل نہ کرسکا اور میں نے بھرپور کوشش کی کہ کسی طرح دوبارہ وہاں اقامت کا کوئی سبب بن جائے تاکہ میں قرآنِ کریم مکمل کرلوں، مگر بصد افسوس کہ ایسا نہ ہوسکا!

میں نے اپنے استادِ مکرم سے گزارش کی کہ میں نے قراءات میں جتنا قرآن ان کو سنایا ہے، اس کا توثیق نامہ لکھ دیں، تو انہوں نے مجھے یہ سعادت بخش دی۔ جزاه الله أحسن الجزاء.

فَكَتَبَ لِي الشَّيْخُ الْفَاضِلُ –عَلَيْهِ سَحَائِبُ الرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ -: "فَلْيَعْلَمِ الْوَاقِفُ عَلَيْهِ: أَنَّ الشَّيْخَ الْقَارِئَ مُحَمَّد إِبْرَاهِيم بِنْ الْحَافِظ مُحَمَّد عَبْدِاللهِ، الْمُتَخَرِّجَ فِي كُلِّيَّةِ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ سَنَةَ (١٤٠٤هـ)، وَالْحَاصِلَ عَلَى دَرَجَةِ "الْمَاجِسْتِيْر" مِنْ شُعْبَةِ التَّفْسِيْرِ وَعُلُومِ الْقُرْآنِ بِالدِّرَاسَاتِ الْعُلْيَا بِالْجَامِعَةِ الإِسْلَامِيَةِ بِالْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَة سَنَةَ (١٤٠٩هـ) -فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ آمِيْن- قَدْ حَضَرَ إِلَيَّ يَوْمَ الْخَمِيْس (٢٣/٥/١٤١٠هـ)، وَقَرَأَ عَلَيَّ الْقُرْآنَ الْكَرِيمَ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِ سُورَةِ الْأَنْعَامِ بِالْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ الْكُبْرَىٰ مِنْ طَرِيْقِ «الطَّيِّبَةِ» بِالتَّحْرِيْرِ وَالْإِتْقَانِ وَالتَّجْوِيْدِ وَالْإِحْسَانِ، وَأَتَمَّ هَذَا الْقَدْرَ بِعَوْنِ اللهِ وَعِنَايَتِهِ فِي يَوْمِ السَّبْتِ (٢٤/١٠/١٤١٠هـ)، ثُمَّ تَوَقَّفَ عَنِ الْقِرَاءَةِ بِسَبَبِ انْتِهَاءِ إِقَامَتِهِ فِي الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ. وَنَسْأَلُ اللهَ -عَزَّ وَجَلَّ- أَنْ يَجْمَعَنَا بِهِ عَلَىٰ خَيْرٍ لِيُتِمَّ هَذِهِ الْخَتْمَةَ الْمُبَارَكَةَ، أَوْ يَرْزُقَهُ اللهُ بِمَنْ يَقْرَأُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ كُلَّهُ مِنْ طَرِيْقِ الطَّيِّبَةِ... هَذَا... وَقَدْ تَبَيَّنَ لِي مِنْ حَالِ الشَّيْخِ الْمَذْكُورِ أَثْنَاءَ قِرَاءَتِهِ أَنَّهُ بَلَغَ فِي مَعْرِفَةِ طُرُقِ الْقُرَّاءِ وَتَحْرِيْرَاتِ الْمُحَرِّرِيْنَ مَا يُبَشِّرُ بِأَنَّهُ سَيَكُونُ -إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَىٰ- مِنَ الْقُرَّاءِ الْمَشْهُودِ لَهُمْ بِالْإِتْقَانِ فِي هَذَا الْفَنِّ، لِذَا أَدْعُو اللهَ -عَزَّ وَجَلَّ- لَهُ أَنْ يُوَفِّقَهُ لِإِتْمَامِ هَذِهِ الْقِرَاءَاتِ، وَأَنْ يُيَسِّرَ لَهُ أَمْرَهُ، وَأَنْ يُوَفِّقَهُ لِكُلِّ خَيْرٍ..." اهـ

ثُمَّ إِنَّ الْقَارِئَ عُوَيْمِر -حَفِظَهُ اللهُ وَسَدَّدَ خُطَاهُ- كَتَبَ هَذَا الْكِتَابَ وَرَسَمَ هَذِهِ (الْجَدَاوِلَ الْمُخْتَصَرَةَ فِي أُصُولِ الْقُرَّاءِ الْعَشَرَةِ مِنْ طَرِيْقِ الطَّيِّبَةِ) عَلَىٰ وَفْقِ تَحْرِيرَاتِ الْمُتَوَلِّي وَالزَّيَّاتِ -رَحِمَهُمَا اللهُ-، وَذَلِكَ هَدِيَّةً لِطُلَّابِ (كُلِّيَّاتِ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ بِبَاكِسْتَان)؛ فَوَضَعَ لَهُمْ هٰذَا الْكِتَابَ، سَهْلَ الْمَأْخَذِ، قَرِيْبَ التَّنَاوُلِ، وَاضِحَ الْأُسْلُوْبِ، فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالَىٰ أَوَّلًا وَآخِرًا، أَجَلَّ الْحَمْدِ وَأَوْفَاهُ عَلَىٰ مَا وَفَّقَهُ لَهُ وَأَوْلَاهُ.

فاضل شیخ نے مجھے ان الفاظ میں توثیق نامہ لکھ کر دیا:

"الشیخ القاری محمد ابراہیم بن حافظ محمد عبد اللہ، جو کہ کلیۃ القرآن الکریم سے سن 1404 ہجری میں متخرج ہوئے ہیں اور انہوں نے سن 1409 ہجری میں مدینہ یونیورسٹی کے دراساتِ عُلیا (Graduate Studies) کے شعبہ تفسیر وعلوم قرآن سے ماجستیر کی سند حاصل کی ہے۔ فتح اللہ علیہ آمین. یہ 23 جمادی الاولی 1410ھ بروز جمعرات میرے پاس تشریف لائے اور مجھے شروع سے لے کر سورۃ انعام کے آخر تک طیبہ کے طریق سے قراءاتِ عشرہ کبریٰ میں تحریر و اِتقان اور تجوید و احسان کے ساتھ قرآن کریم سنانا شروع کیا، اور اللہ کی مدد اور عنایت سے 24 شوال 1410ھ بروز ہفتہ تک انہوں نے یہ حصہ مکمل کیا۔ پھر مدینہ منورہ میں مدتِ اقامت ختم ہونے کی بنا پر انہیں آگے پڑھنے کا سلسلہ روکنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ ہمیں خیر کے کام پر اکٹھا کرے، تاکہ یہ مبارک عمل مکمل کر سکیں، یا اللہ تعالیٰ انہیں ایسا استاذ عطا فرمادے جن کو یہ طیبہ کے طریق سے مکمل قرآن سنا سکیں۔ ان کے قرآن سنانے کے دوران مجھے اندازہ ہوا کہ قراء کے طرق اور تحریرات کی معرفت کے حوالے سے یہ اس مقام تک پہنچ چکے ہیں جس سے یہ مسرت آمیز توقع ہے کہ یہ اس فن کے نابغہ روزگار قراء میں شمار ہوں گے، ان شاء اللہ۔ اس لیے اللہ سے میری دعا ہے کہ وہ ان کو یہ قراءات مکمل کرنے کی توفیق دے، ان کے معاملات کو آسان فرمائے اور انہیں خیر کے ہر کام کی توفیق بخشے۔"

شیخ مکرّم کا یہ توثیق نامہ میں اپنے لیے سعادت سمجھتا ہوں!

قاری عویمر حفظہ اللہ نے یہ کتاب الجداول المحررة فی أصول القراء العشرة من طريق طيبة النشر الشیخ متولّی اور الشیخ زیّات کی تحریرات کی موافقت کرتے ہوئے مرتب کی ہے۔ پاکستان کے تمام کلیّات القرآن الکریم کے طلبہ کے لیے یہ تحفہ ہے۔ مؤلف نے ان طلبہ ہی کے لیے یہ کتاب تیار کی ہے، اختصار و جامعیت کا مرقع، سمجھنے میں نہایت سہل اور اس کا اسلوب بہت واضح ہے فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالَىٰ أَوَّلًا وَآخِرًا، أَجَلَّ الْحَمْدِ وَأَوْفَاهُ عَلَىٰ مَا وَفَّقَهُ لَهُ وَأَوْلَاهُ.

وَقَدْ رَاجَعَ هَذَا الْكِتَابَ، وَحَقَّقَهُ، وَهَذَّبَهُ: الْمُحَقِّقُ الْمُدَقِّقُ الْمُحَرِّرُ، فَضِيْلَةُ الشَّيْخِ عَمْرُو بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْحُلْوَانِيّ الْمِصْرِيّ -حَفِظَهُ اللهُ تَعَالَى وَرَعَاهُ وَزَادَهُ عِلْمًا وَعَمَلًا وَعِزًّا وَشَرَفًا-؛ فَقَدْ وَضَعَ فِيْهِ جُهُوْدَهُ، وَبَرَزَتْ فِيْهِ بَصَمَاتُهُ، حَتَّى صَارَ الْكِتَابُ -بِحَمْدَ اللهِ- جَنًى دَانِيًا، وَكِتَابًا عِلْمِيًّا كَامِلًا، بِبَيَانٍ وَاضِحٍ، وَتَحْقِيْقٍ دَقِيْقٍ، وَأُسْلُوْبٍ مَتِيْنٍ.

أَسْأَلُ اللهَ تَعَالَى أَنْ يُجْزَلَ لَهُ الْعَطَاءَ، وَيَشْمَلَهُ وَذُرِّيَّتَهُ بِالرِّعَايَةِ وَالْحِفْظِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، كَمَا أَسْأَلُ اللهَ -عَزَّ وَجَلَّ- أَنْ يَّجْزِيَ الْمُؤَلِّفَ وَالشَّيْخَ الْفَاضِلَ خَيْرَ الْجَزَاءِ، وَأَنْ يَّنْفَعَهُمَا وَيَنْفَعَ بِهِمَا، وَأَنْ يَنْفَعَنَا جَمِيْعًا بِهَذَا الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ، وَأَنْ يَغْفِرَ لَنَا وَلِجَمِيْعِ مَشَايِخِنَا وَعُلَمَاءِنَا وَأَصْحَابِ الْفَضْلِ عَلَيْنَا. إِنَّهُ تَعَالَى قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ -آمِيْنَ إِلَى الْحَقِّ آمِيْنَ-

كَتَبَه

الفقير إلى ربه

أبو عويمر محمد إبراهيم مير محمدي

غَفَرَ اللهُ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَالأَسَاتِذَتِهِ

30/10/2022

فضیلۃ الشیخ عمرو بن عبد اللہ حلوانی مصری حفظہ اللہ نے اس کتاب کا مراجعہ کیا اور اس کی تحقیق وتہذیب کا عمل سرانجام دیا۔ زادہ اللہ عِلماً وعملاً وعِزًّا وشرفاً۔ انہوں نے اس کتاب کی تیاری میں بہت محنت کی اور بحمد اللہ ان ہی کی دلچسپی اور وفورِ شوق سے یہ پر لطف دستاویز اور مکمل علمی کتاب واضح بیان، دقیق تحقیق اور متین اسلوب کے ساتھ معرض وجود میں آسکی ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ شیخ مکرم کو اپنی عنایات کی فراوانی سے نوازے اور ان کے ساتھ ساتھ ان کی اولاد کو بھی دنیا و آخرت میں اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ اسی طرح مؤلف کے لیے بھی دعا ہے کہ ربِ کریم انہیں بہترین جزا سے نوازے۔ ان دونوں کو نفع عطا فرمائے اور ان کی ذات کو دوسروں کے لیے نفع بخش دینا۔ نیز ہم سب کو قرآنِ کریم سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہم سب کی، ہمارے مشائخ وعلماء کی اور جملہ اصحابِ فضل کی مغفرت فرمائے۔ إنه تعالىٰ قريبٌ مجيبٌ۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ -آمِيْنَ إِلَى الْحَقِّ آمِيْنَ-

① تقریظ

(قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی أَشْرَفِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ أَمَّا بَعْدُ!

قرآن مجید جہاں اللہ تعالیٰ کی حقیقی کلام ہے وہاں ایک عظیم نعمت ہے، بلکہ جو شخص اپنی وابستگی اس کلام مبارک کے ساتھ کسی زاویے میں مضبوط و مربوط بنالیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی دنیا کیلئے نعمت بنا دیتا ہے، وہ شخص صرف نعمت ہی نہیں بلکہ دنیا و جہان سے افضل اور قابل رشک بن جاتا ہے جیسا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ (فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ أُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ(ب)) وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ (فَيَقُوْلُ لَوْ أُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ عَمِلْتُ فِيْهِ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ.» (ب) صحيح بخاری:7528، وصحيح مسلم:1891

”صرف دو خصلتوں پر رشک کرنا جائز ہے، ایک اس آدمی (کی خصلت) پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا فرمایا، پس وہ رات کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہے اور دن اور رات اسے پڑھتا ہے اور رشک کرنے والا کہے کہ اگر میرے پاس بھی یہ نعمت ہو تو میں بھی ایسا ہی عمل کروں۔ اور دوسرا وہ آدمی، جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا، پس وہ اسے رات اور دن کی گھڑیوں میں خرچ کرتا ہے۔ اور رشک کرنے والا کہے کہ اگر میرے پاس بھی یہ نعمت ہو تو میں بھی ایسا ہی عمل کروں۔

سلف و صالحین میں سے متعدد ایسے نام ملتے ہیں جنہوں نے قرآن مجید کی خدمت اور اس کے علوم کی خدمت کو اپنی زندگی کا تھیم (Theme) بنایا، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مرجع خلائق بھی بنایا اور عز و شرف سے بھی نوازا۔ ایسی ہی بے لوث اور بے نظیر شخصیت ہمارے مربی استاد مکرم اخی الحبیب فضیلۃ الشیخ قاری محمد ابراہیم میر محمدی صاحب حفظہ اللہ جن کی زندگی قرآن مجید کی محبت اور اس کی خدمت کا استعارہ ہے جن کے ہاتھوں دسیوں بے مثال ہیرے تراشے گئے اور سچ کہا گیا ہے:

”الشَّجَرَةُ تُعْرَفُ بِثِمَارِهَا“ درخت کی قیمت اس کے پھل سے ہوتی ہے۔

اس شجرہ مثمرہ کا ایک خوشہ ابنی العزیز قاری عویمر ابراہیم میر محمدی ہیں جس کے ساتھ علم قراءات کی بڑی امیدیں وابستہ ہیں جس نے آنکھ کھولی تو معہد القرآن میں اور جوانی کی انگڑائیاں لیں تو محبت قرآن و قراءات کے جام پیئے اور صغر سنی میں ہی حفظ و تجوید و قراءات عشرہ مکمل کی اور پھر 10 مختلف روایات میں اجازات حاصل کیں اور پھر مصر کے معروف متبحر استاد شیخ عمرو بن عبد اللہ حلوانی مصری حفظہ اللہ سے قراءات عشرہ کبریٰ میں اجازہ حاصل کی۔ جس سے علمی طور پر یہ چھلکتے شوق نے ان کی شخصیت کو نکھارا، وہاں طلباء کے لیے ان کے اندر آسانی پیدا کرنے کی تڑپ بھی دیدنی ہے۔ انہوں نے بڑی زیرکی کے ساتھ قراءات عشرہ کبریٰ کے اصولی ابواب کو جداول (نقشوں) کی صورت میں انتہائی آسان پیرائے میں پیش کر کے متبدی طلباء کے ساتھ بہت بڑی نیکی ہے جبکہ یہ نقشے منتہی طلباء کے لیے بھی بہترین تذکیر اور گرانقدر علمی تحفہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس خوبصورت کاوش کو نفع مند بنائے اور میزان حسنات میں شامل فرمائے اور شرف قبولیت سے نواز دے، اور اساتذہ و والدین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

حرّرہ

قاری صہیب احمد میر محمدی

عفی عنہ

15/08/2022

2 تقريظ

(الشيخ عمرو بن عبد الله الحلواني المصري حفظه الله)

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴾ [آل عمران: 102]

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ٱلَّذِى تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴾ [النساء: 1]

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَٰلَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴾ [الأحزاب: 70-71]

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُها، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. وَبَعْدُ

فَإِنَّ أَفْضَلَ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ الْمُتَقَرِّبُوْنَ وَخَيْرَ مَا يَعْمَلُهُ الْعَامِلُوْنَ تَلَاوَةَ كِتَابِ اللهِ وَتَعَلُّمِهِ وَتَعْلِيْمِهِ، لِمَا رَوَى الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ))

[صحيح البخاري:5027]

وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ للهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ، وَإِنَّ أَهْلَ الْقُرْآنِ أَهْلُ اللهِ وَخَاصَّتُهُ))

[أحمد:13542 وصحيح الجامع:2165].

”اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم کو موت مسلمانی کی حالت میں ہی آنی چاہیے۔“

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی کو پیدا کیا، اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائے۔ اللہ سے ڈر جاؤ، جس کے ذریعے سے تم سوال کرتے ہو، اور ناتے داری کو توڑنے سے بھی بچو، یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔“

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کیا کرو۔ وہ تمہارے اعمال کی اصلاح فرما دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، یقیناً اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی۔“

اما بعد: بلاشبہ سب سے سچی بات کتاب اللہ ہی ہے اور سب سے عمدہ رہنمائی وہی ہے جو سیدنا محمد ﷺ نے فرمائی ہے۔ جملہ امور میں سے بدترین وہ ہیں جو دین میں نئے ایجاد ہوئے ہوں۔ دین میں کی جانے والی ہر نئی ایجاد بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے۔

سب سے افضل ترین جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے والے اس کا قرب تلاش کرتے ہیں اور بہترین عمل جو عمل کرنے والے کرتے ہیں، وہ کتاب اللہ کی تلاوت اور اس کی تعلیم و تعلّم کا راستہ ہے۔ جیسا کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے۔“

اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”یقیناً لوگوں میں سے کچھ اللہ تعالیٰ کے اپنے اہل ہیں اور بلاشبہ اہل قرآن ہی اللہ تعالیٰ کے اہل اور اس کے خاص لوگ ہیں۔“

وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرآنِ: اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقرَؤُهَا)).[صحيح الجامع:3201]

مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ كَانَتْ خِدْمَةُ كِتَابِ اللهِ وَخِدْمَةُ حَمْلَتِهِ هُوَ أَوْلٰى مَا تَصَرَّفَ إِلَيْهِ الْهِمَمُ، وَأَحَقُّ مَا يَشْتَغِلُ بِهِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْ خَيْرِ الْأُمَمِ.

وَإِنَّ أَصَحَّ مَا يَقْرَأُ بِهِ النَّاسُ كِتَابَ اللهِ فِيْ هٰذِهِ الْأَزْمَانِ وَقَبْلَ ذٰلِكَ بِزَمَانٍ هُوَ الْقِرَاءَاتُ الْعَشْرُ مِنْ طَرِيْقِ طَيِّبَةِ النَّشْرِ، وَهُوَ مَا يُعرَفُ عِنْدَ الْمُشْتَغِلِيْنَ بِهٰذَا الْعِلْمِ بِالْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ الْكُبْرٰى. كَيْفَ لَا وَقَدِ اعْتَنٰى بِهِ أَئِمَّةُ هٰذَا الشَّأْنِ مِنْ زَمَانِ ابْنِ الْجَزَرِيِّ مُؤَلِّفِ الطَّيْبَةِ وَإِلٰى وَقْتِنَا هٰذَا. وَقَامُوْا بِدِرَاسَةِ مَتْنَ الطَّيِّبَةِ الْمَذْكُوْرَةِ وَ وَضَعُوْا عَلَيْهَا الشُّرُوْحَ الْكَثِيْرَةَ وَالْحَوَاشِي الْمُفِيْدَةِ وَالتَّعْلِيْقَاتِ النَّافِعَةِ، وَأَلَّفُوْا فِيْ ذٰلِكَ الْعَدَدَ الْجَمَّ مِنَ الْمُؤَلَّفَاتِ، كَذٰلِكَ اعْتَنَوْا بِتَحْرِيْرِ الطُّرُقِ وَالرِّوَايَاتِ الْوَارِدَةِ مِنْ هٰذَا الطَّرِيْقِ الْمُبَارَكِ، فَسَلَكُوْا فِيْ ذٰلِكَ أَحْسَنَ مَسْلَكٍ وَخَيْرَ سَبِيْلٍ .

وَ مِنْ أَهَمِّ مَا أُلِّفَ فِيْ هٰذَا الشَّأْنِ أَعْنِيْ تَحْرِيْرَاتِ الطَّيِّبَةِ - مَتْنُ فَتْحِ الْكَرِيْمِ فِيْ تَحْرِيْرِ أَوْجُهِ الْكِتَابِ الْمُنِيْرِ لِلْعَلَّامَةِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الشَّهِيْرِ بِالْمُتَوَلِّيْ، عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ، ثُمَّ شَرَحَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهِ الْمَاتِعِ الْمُسَمّٰى بِـ(الرَّوْضِ النَّضِيْرِ). وَاعْتَنٰى بِهِ الْعُلَمَاءُ عِنَايَةً شَدِيْدَةً، ثُمَّ اخْتَصَرَ هٰذَا الْمَتْنَ الْعَلَّامَةُ أَحْمَدُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ الزَّيَّاتُ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ، وَسَمَّاهُ (تَنْقِيحُ فَتْحُ الْكَرِيمِ)، وَأَعَانَه عَلٰى ذٰلِكَ عَالِمَانِ جَلِيْلَانِ مِنْ أَئِمَّةِ هٰذَا الْعِلْمِ، وَهُمَا الشَّيْخُ الْعَلَّامَةُ عَامِرُ السَّيِّدُ عُثْمَانُ شَيْخُ عُمُوْمِ الْمَقَارِئِ الْمِصْرِيَّةِ الْأَسْبَقَ، وَالشَّيْخُ الْعَلَّامَةُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِيِّ شَحَاتَةُ السَّمَنُّوْدِيْ شَيْخُ سَمَنُّوْدٍ، فَخَرَّجَ هٰذَا الْمَتْنَ الْمُخْتَصَرَ كَالْبَدْرِ فِيْ أَحْسَنِ صُوَرِهِ، وَلَا يَكَادُ يُجَاوِزُ هٰذَا الْمَتْنَ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْتَغِلِيْنَ بِهٰذَا الْعِلْمِ، وَعَامَّةَ مَنْ يَقْرَئُ هٰذِهِ الْأَيَّامِ بِالْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ الْكُبْرٰى فَإِنَّهُمْ يَقْرَؤُوْنَ عَلٰى نَسْقِهِ، وَوِفْقًا لِطَرِيْقَتِهِ.

اسی طرح سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"صاحبِ قرآن سے (قیامت کے دن) کہا جائے گا: پڑھتے جاؤ اور (درجات) چڑھتے جاؤ، اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا جیسے تم دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتے تھے۔ اور جو تم آخری آیت پڑھو گے وہیں پر تمہاری منزل اور مقام ہو گا۔"

ان فضائل کی بنیاد پر کتاب اللہ اور اس کے حاملین کی خدمت ایسا عظیم عمل ہے کہ جس کی طرف باہمت لوگوں کو متوجہ ہونا چاہیے اور اسی عظیم مشغولیت کا ہی حق بنتا ہے کہ اس بہترین امت کے اصحابِ فضل اس میں خوب حصہ لیں۔

موجودہ اور اس سے پہلے کے دور میں لوگوں نے کتاب اللہ کی جو صحیح ترین صورت میں قراءت کی ہے وہ قراءاتِ عشرہ ہی ہیں، جو طیبۃ النشر کے طریق سے ہیں۔ یہ قراءاتِ عشرہ کبریٰ کے علم میں مشغول رہنے والوں کے ہاں معروف ہے۔ معروف کیسے نہ ہو جبکہ طیبۃ النشر کے مؤلف امام ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے اب تک کتنے ہی ائمہ قراءت نے اس سلسلے میں خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے کتابِ مذکور کی تدریس کا خوب اہتمام کیا اور اس کی بہت سی شروحات، مفید حواشی اور نافع تعلیقات لکھ کر ایک خاصی تعداد میں کتب تالیف کیں۔ اسی طرح انہوں نے اس مبارک طریق سے وارد ہونے والے طرق اور روایات کی تحریر کی طرف بھی توجہ مبذول کی۔ سو اس سلسلے میں ان کی خدمات اور کاوشیں بے حد لائق تعریف ہیں۔

اس موضوع پر، یعنی تحریراتِ طیبہ میں لکھی جانے والی سب سے اہم تالیف علامہ محمد بن احمد متولی رحمۃ اللہ علیہ کی متن فتح الكريم في تحرير أوجه الكتاب المنير) ہے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے اپنی کتاب الروض النضیر میں اس کی شرح کی۔ جسے اہل علم کے ہاں خوب پذیرائی حاصل ہوئی۔ پھر علامہ احمد عبد العزیز زیات رحمۃ اللہ علیہ نے اس متن کا اختصار کیا اور اس کا نام تنقیح فتح الکریم رکھا۔ اس سلسلے میں دو جلیل القدر علماء: الشیخ علامہ عامر سید عثمان اور الشیخ علامہ ابراہیم بن علی شحاتہ سمنّودی نے ان کی اعانت کی، جو اس علم کے امام مانے جاتے ہیں۔ اس کے بعد یہ مختصر متن چودھویں رات کے چاند کی طرح اپنی حسین ترین صورت میں سامنے آیا۔ اور اس علم سے وابستہ شائد کوئی بھی شخص اس متن سے تجاوز نہ کر سکے۔ آج کل جو بھی قراءاتِ عشرہ کبریٰ پڑھتے ہیں وہ عمومی طور پر اسی کے مطابق اور اسی کے طریق کے موافق پڑھتے ہیں۔

وَقَدْ قَرَأَ عَلَيَّ الْقِرَاءَاتِ بِمُضْمَنِ طَيِّبَةِ النَّشْرِ وَوِفْقَ تَحْرِيْرَاتِ الْعَلَّامَةِ أَحْمَدَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الزَّيَّاتِ الْقَارِئُ الشَّيْخُ عُويمر إبراهيم بْنِ القارئ محمد إبراهيم ميرمحمدي الْبَاكِسْتَاني. وَأَبُوْهُ الْقَارِئُ الشَّيْخُ محمد إبراهيم مير محمدي حفظه الله مِنْ أَئِمَّةِ هٰذَا الْعِلْمِ، وَمِمَّنْ أَرْسَوا قَوَاعِدَ هٰذَا الْفَنِّ فِيْ بَلَدِهِمْ، حَتّٰى كَثُرَ طُلَّابُ هٰذَا الْعِلْمِ وَانْتَشَرُوْا فِيْ تِلْكَ الْبِلَادِ الْمُبَارَكَةِ، فِيْ سَنَوَاتٍ لَيْسَتْ بِالْكَثِيْرَةِ.

ثُمَّ إِنَّ الْقَارِئَ عُويمر حفظه اللهُ وَبِعِنَايَةِ وَالِدِهِ الْمِفْضَالِ سَارَ عَلٰى هٰذَا الدَّرْبِ الْمُبَارَكِ، وَأَرَادَ سُلُوْكَ سُنَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَكَتَبَ هٰذَا الْكِتَابَ، وَ رَسَمَ هٰذِهِ (الْجَدَاوِلَ الْمُخْتَصَرَةَ فِيْ أُصُوْلِ الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ مِنْ طَرِيْقِ طَيِّبَةِ النَّشْرِ) وَعَلٰى وِفْقِ تَحْرِيْرَاتِ الْمُتَوَلِّيْ وَالزَّيَّاتِ رَحِمَهُمَا اللهُ، فَخَرَّجَ عَمَلَه ظَاهِرَ الْإِفَادَةِ سَهْلَ الْمَنَالِ لِمَنْ صَعُبَ عَلَيْهِ حِفْظُ مَنْظُوْمَةِ طَيِّبَةِ النَّشْرِ، وَكَذٰلِكَ لِمَنْ حَفِظَهَا. وَقَدْ قَرَأْتُهُ وَرَاجَعْتُهُ مَعَ الشَّيْخِ عُويمر فَوَجَدْتُهُ نَافِعًا جِدًّا لِلْمُبْتَدِئِيْنَ كَمَا أَنَّهُ تَذْكِرَةٌ لِلْمُنْتَهِيْنَ.

وَاللهَ الْعَظِيْمَ أَسْأَلُ أَنْ يَجْعَلَهُ خَالِصًا لِوَجْهِهِ، وَأَنْ يَنْفَعَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَأَنْ يُبَارِكَ فِيْ شَيْخِنَا إِبْرَاهِيم مير محمدي وَفِيْ عُمْرِهِ وَعِلْمِهِ وَوَلَدِهِ، وَأَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَلَنَا وَلِجَمِيْعِ مَشَايِخِنَا وَعُلَمَائِنَا وَأَصْحَابِ الْفَضْلِ عَلَيْنَا. إِنَّه وَلِيُّ ذٰلِكَ وَالْقَادِرُ عَلَيْهِ.

كَتَبَــه

الْفَقِيْرُ إِلٰى رَبِّهِ

عمرو بن عبد الله الحلواني

ليلة الأربعاء 12 شعبان 1443

مجھ سے طیبۃ النشر کے ضمن میں اور علامہ احمد عبد العزیز زیّات کی تحریرات کے موافق قاری عویمر ابراہیم بن قاری محمد ابراہیم میر محمدی نے قراءات پڑھی ہیں۔ ان کے والد گرامی الشیخ قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ اس علم کے ائمہ میں سے ہیں اور آپ کا شمار ان اصحابِ علم میں ہوتا ہے جنھوں نے اپنے ملک میں اس فن کو پروان چڑھایا ہے۔ آپ کی جہودِ مبارکہ ہی کا نتیجہ ہے کہ آپ کے ملک میں چند سالوں کے دوران ہی اس علم کے فضلاء کی ایک کثیر تعداد پائی جاتی ہے۔

قاری عویمر ابراہیم حفظہ اللہ نے بھی اپنے والد کی خاص توجہ اور محنت کے باعث اس مبارک راہ پر گامزن ہوئے ہیں اور انہوں نے اہل علم کی عمدہ روش کو اپناتے ہوئے یہ کتاب تالیف کی ہے اور طیبۃ النشر کے طریق اور علامہ متولی اور علامہ زیات کی تحریرات کے موافق اصولِ قراءاتِ عشرہ کے بارے میں مختصر اور مفید نقشہ جات مرتب کیے ہیں۔ جس کے لیے منظوم طیبۃ النشر کا حفظ کرنا دُشوار ہو اور جس نے اسے حفظ کر رکھا ہو؛ ہر دو قسم کے افراد کے لیے اس طریقہ تفہیم سے یہ موضوع نہایت مفید اور زُود فہم ثابت ہو گا۔ اور میں نے اس کا مطالعہ بھی کیا ہے اور قاری عویمر ابراہیم حفظہ اللہ کے ساتھ مل کر نظر ثانی بھی کی ہے۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ جہاں یہ (کتاب) ابتدائی طلبہ کے لیے نفع مند ہے وہاں عالم (قراء) کے لیے بھی مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مبارک کام کو اپنی رضامندی کے لیے خالص کر لے، اسے اپنے بندوں کے لیے مفید بنا دے، ہمارے شیخ قاری ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ کی عمر، علم اور اولاد میں برکت عطا فرمائے اور ان کی، ہمارے مشائخ و علماء اور اصحابِ فضل کی اور ہماری مغفرت فرمائے۔ إِنَّه وَلِيُّ ذٰلِكَ وَالْقَادِرُ عَلَيْهِ.

الأئمة العشرة و رُواتُهم و طُرُقُهم
من طريق طيبة النشر

1. نافع بن عبد الرحمٰن المدني
   - عيسى بن مينا قالون
   - عثمان بن سعيد ورش
     - يوسف بن عمرو (الأزرق)
     - محمد بن عبد الرحيم (الأصبهاني)
2. عبد الله بن كثير المكي
   - أحمد بن محمد البزي
     - أحمد بن موسٰى بن عباس (بن مجاهد)
   - محمد بن عبد الرحمٰن قنبل
     - محمد بن أحمد بن أيوب بن صلت (بن شنبوذ)
3. أبو عمرو زَبَّان بن العلاء البصري
   - حفص بن عمر دوري البصري
   - صالح بن زياد السوسي
4. عبد الله بن عامر الشامي
   - هشام بن عمار
     - أحمد بن يزيد (الحُلواني)
     - محمد بن أحمد (الداجوني) الرملي
   - عبد الله بن أحمد بن بشير بن ذكوان
     - هارون بن موسٰى (الأخفش)
       - محمد بن حسن (النقاش)
       - محمد بن نضِر (ابن الأخرم)
     - محمد بن موسٰى (الصورى)
       - محمد بن أحمد (الرملي) الداجوني
       - حسن بن سعيد (المطوعي)
5. عاصم بن بَهْدَلَة الكوفي
   - شعبة بن عياش
   - حفص بن سليمان
6. حمزة بن حبيب الزيَّات الكوفي
   - خلف بن هشام
   - خلاد بن خالد
7. علي بن حمزة الكسائي الكوفي
   - أبو الحارث ليث بن خالد
   - حفص بن عمر دوري الكسائي
     - جعفر بن محمد (النَّصِيْبِي)
     - (ابو عثمان) سعيد بن عبد الرحيم الضرير
8. أبو جعفر يزيد بن قعقاع المدني
   - عيسى بن وردان
   - سليمان بن مسلم بن جماذ
9. يعقوب بن إسحاق الحضرمي
   - محمد بن المتوكل رُويس
   - رَوح بن عبد المؤمن
10. خلف بن هشام الكوفي
    - إسحاق بن إبراهيم
    - إدريس بن عبد الكريم

قال سفيان الثوري رَحِمَهُ اللَّهُ:
الْإِسْنَادُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ، فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ سِلَاحٌ فَبِأَيِّ شَيْءٍ يُقَاتِلُ.
(شرف أصحاب الحديث، ص:42)

قال محمد بن حاتم رَحِمَهُ اللَّهُ:
إِنَّ اللَّهَ أَكْرَمَ هَذِهِ الْأُمَّةَ وَشَرَّفَهَا بِالْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ كُلِّهَا
(شرف أصحاب الحديث، ص:40)

سندي بالقراءات السبع إلى الإمام الداني ومنه إلى رواة القراء السبعة
(من طريق الشاطبية)

المجيز: الشيخ محمد إبراهيم ميرمحمدي

مراجعة: الشيخ عمرو عبدالله الحلواني المصري

الإمام أبو عمرو الداني رَحِمَهُ اللَّهُ

هشام: أبو الفتح فارس بن أحمد ← عبد الله بن الحسين المقرئ ← محمد بن أحمد بن عبدان ← أحمد بن يزيد الحلواني ← هشام

السوسي: عبد الله بن الحسين المقرئ ← أبو عمران موسى بن جرير ← السوسي

الدوري: عبد العزيز بن جعفر الفارسي ← أبو طاهر عبد الواحد بن عمر ← أبو بكر ابن مجاهد ← أبو الزعراء عبد الرحمن بن عبدوس ← الدوري

قنبل: أبو الفتح فارس بن أحمد ← عبد الله بن الحسين البغدادي ← أبو بكر ابن مجاهد ← قنبل

بزي: عبد العزيز بن جعفر الفارسي ← محمد بن الحسن النقاش ← أبو ربيعة محمد بن إسحاق ← بزي

ورش: أبو القاسم خلف بن إبراهيم ← أبو جعفر أحمد التجيبي ← إسماعيل النحاس ← أبو يعقوب يوسف الأزرق ← ورش

قالون: أبو الفتح فارس بن أحمد ← عبد الباقي بن الحسن ← إبراهيم بن عمر ← أبو الحسين ابن بويان ← أبو بكر ابن الأشعث ← أبو نشيط محمد بن هارون ← قالون

ابن ذكوان: عبد العزيز بن جعفر الفارسي ← محمد بن الحسن النقاش ← هارون بن موسى الأخفش ← ابن ذكوان

شعبة: أبو الفتح فارس بن أحمد ← عبد الباقي بن الحسن ← إبراهيم بن عبد الرحمن البغدادي ← يوسف بن يعقوب الواسطي ← شعيب بن أيوب الصريفيني ← يحيى بن آدم ← شعبة

حفص: أبو الحسن طاهر بن غلبون ← علي بن محمد الهاشمي ← أحمد بن سهل الأشناني ← عبيد بن الصباح ← حفص

خلف: أبو الحسن طاهر بن غلبون ← محمد بن يوسف ← أبو الحسين ابن بويان ← إدريس بن عبد الكريم ← خلف

خلاد: أبو الفتح فارس بن أحمد ← عبد الله بن الحسين المقرئ ← محمد بن أحمد ابن شنبوذ ← ابن شاذان الجوهري ← خلاد

أبو الحارث: زيد بن علي ← أحمد بن الحسن البطي ← محمد بن يحيى الكسائي ← أبو الحارث

الدوري: أبو الفتح فارس بن أحمد ← عبد الباقي بن الحسن ← ابن الجلندي ← جعفر بن محمد النصيبي ← الدوري

الشيخ أبو داود سليمان بن نجاح ← الشيخ علي ابن هذيل الأندلسي ← الشيخ الإمام أبو القاسم الشاطبي ← الشيخ علي بن شجاع صهر الشاطبي ← الشيخ محمد بن أحمد الصائغ ← الشيخ عبد الرحمن بن أحمد البغدادي

الشيخ محمد بن قاسم البقري ← الشيخ عبد الرحمن اليمني ← الشيخ علي ابن غانم المقدسي ← الشيخ محمد بن إبراهيم السمديسي ← الشيخ أحمد بن أسد الأميوطي ← الشيخ إمام القراء ابن الجزري

الشيخ أحمد بن رجب البقري ← الشيخ عبد الرحمن الأجهوري ← الشيخ إبراهيم العبيدي ← الشيخ أحمد بن محمد سَلَمُونَة ← الشيخ أحمد الدري التهامي ← الشيخ محمد بن أحمد المتولّي ← الشيخ عبد الفتاح هنيدي

القارئ عويمر إبراهيم ← الشيخ محمد إبراهيم ميرمحمدي ← الشيخ عبد الفتاح المرصفي المصري ← الشيخ أحمد عبد العزيز الزيات

قال محمد عبد الرؤوف المناوي رحمه الله:
وَقَدْ أَكْرَمَ اللهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِالْإِسْنَادِ وَجَعَلَهُ مِنْ خُصُوصِيَّاتِهَا مِنْ بَيْنِ الْعِبَادِ.
(فيض القدير: 1/433)

قال أبو علي الجيّاني رحمه الله:
خَصَّ اللهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ لَمْ يُعْطِهَا مَنْ قَبْلَهَا مِنَ الْأُمَمِ: اَلْإِسْنَادُ، وَالْأَنْسَابُ، وَالْإِعْرَابُ.
(قواعد التحديث: 201)

سندي بالقراءات الثلاث إلى الإمام ابن الجزري ومنه إلى رواة القراء الثلاثة
(من طريق الدرّة)

المجيز: الشيخ محمد إبراهيم ميرمحمدي

مراجعة: الشيخ عمرو عبد الله الحلواني المصري

إمام القراء ابن الجزري رحمه الله

ابن وردان
ابن الجزري ← محمد بن عبد الرحمن ابن الصائغ ← محمد بن أحمد تقي الدين الصائغ ← إبراهيم ابن فارس التميمي ← أبو اليمن الكندي ← محمد بن عبد الملك البغدادي ← عبد السيد بن عتاب البغدادي ← محمد بن يسين الحلبي ← محمد بن أحمد الشنبوذي ← محمد بن أحمد الرازي ← الفضل بن شاذان ← أحمد بن يزيد الحلواني ← عيسى بن مينا قالون ← ابن وردان

ابن جماز
ابن الجزري ← إبراهيم بن أحمد الإسكندري ← عمر بن غدير الدمشقي ← أبو اليمن الكندي ← عبد الله بن علي سبط الخياط ← محمد بن الحسين القلانسي ← يوسف بن علي الهذلي ← منصور بن أحمد الهروي ← علي بن محمد الجرجاني ← محمد بن عبد الرحمن الجوهري ← محمد بن أحمد الكسائي ← محمد بن عبد الله الصَّريفي ← أحمد بن سهل الطيّان ← موسى بن عبد الرحمن البزاز ← محمد بن عيسى التيمي ← سليمان بن داود الهاشمي ← إسماعيل بن جعفر الأنصاري ← ابن جماز

رويس
ابن الجزري ← أحمد بن محمد الصالحي ← أحمد بن أبي طالب الصالحي ← عبد اللطيف بن محمد القُبَّيطي ← أنجب بن أبي السعادات الحمامي ← أحمد بن المقرب الكرخي ← أحمد بن علي البغدادي ← علي بن محمد الخياط ← علي بن أحمد الحمامي ← عبد الله بن الحسن النخاس ← محمد بن هارون التمار ← رويس

روح
ابن الجزري ← ابن غلش البنا المهندس ← علي بن أحمد السعدي ← أبو اليمن الكندي ← عبد الله بن علي سبط الخياط ← عبد القاهر بن عبد السلام المكي ← محمد بن الحسين الكارزيني ← علي بن محمد ابن خشنام ← محمد بن يعقوب المعدل ← محمد بن وهب البصري ← روح

إسحاق
ابن الجزري ← عمر بن الحسن الحلبي ← أحمد بن إبراهيم الفاروثي ← والده إبراهيم بن عمر الفاروثي ← أسعد بن أبي السعادات الواسطي ← محمد بن الحسين القلانسي ← الحسن بن القاسم غلام الهراس ← أحمد بن عبد الله السوسنجردي ← محمد بن عبد الله ابن أبي عمر ← إسحاق

إدريس
ابن الجزري ← عبد الرحمن بن أحمد ← محمد بن أحمد تقي الدين الصائغ ← إبراهيم ابن فارس التميمي ← أبو اليمن الكندي ← عبد الله بن علي سبط الخياط ← ثابت بن بندار الدينوري ← محمد بن علي الواسطي ← أحمد بن جعفر القطيعي ← إدريس

عبد الله بن علي سبط الخياط ← عبد القاهر بن عبد السلام العباسي ← محمد بن الحسين الكارزيني ← الحسن بن سعيد المطّوعي ← إدريس

سندي إلى ابن الجزري
القارئ عويمر إبراهيم ← الشيخ محمد إبراهيم ميرمحمدي ← الشيخ عبد الفتاح المرصفي المصري ← الشيخ أحمد عبد العزيز الزيات ← الشيخ عبد الفتاح هنيدي ← الشيخ محمد بن أحمد المتولّي ← الشيخ أحمد الدري التهامي ← الشيخ أحمد بن محمد سَلَمُونَة ← الشيخ إبراهيم العبيدي ← الشيخ عبد الرحمٰن الأجهوري ← الشيخ أحمد بن رجب البقري ← الشيخ محمد بن قاسم البقري ← الشيخ عبد الرحمٰن اليَمَني ← الشيخ علي ابن غانم المقدسي ← الشيخ محمد بن إبراهيم السمدِّيسي ← الشيخ أحمد بن أسد الأميوطي ← إمام القراء ابن الجزري

قال جمال الدين القاسمي رحمه الله:
اِعْلَمْ أَنَّ الْإِسْنَادَ فِيْ أَصْلِهِ خَصِيْصَةٌ فَاضِلَةٌ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ، لَيْسَتْ لِغَيْرِهَا مِنَ الْأُمَمِ.
(قواعد التحديث، ص:201)

سندي بالقراءات العشر الكبرى إلى الإمام ابن الجزري
(من طريق طيبة النشر)

قال ابن المبارك رحمه الله:
مَثَلُ الَّذِيْ يَطْلُبُ أَمْرَ دِيْنِهِ بِلَا إِسْنَادٍ كَمَثَلِ الَّذِيْ يَرْتَقِى السَّطْحَ بِلَا سُلَّمٍ.
(الكفاية في علوم الرواية:73)

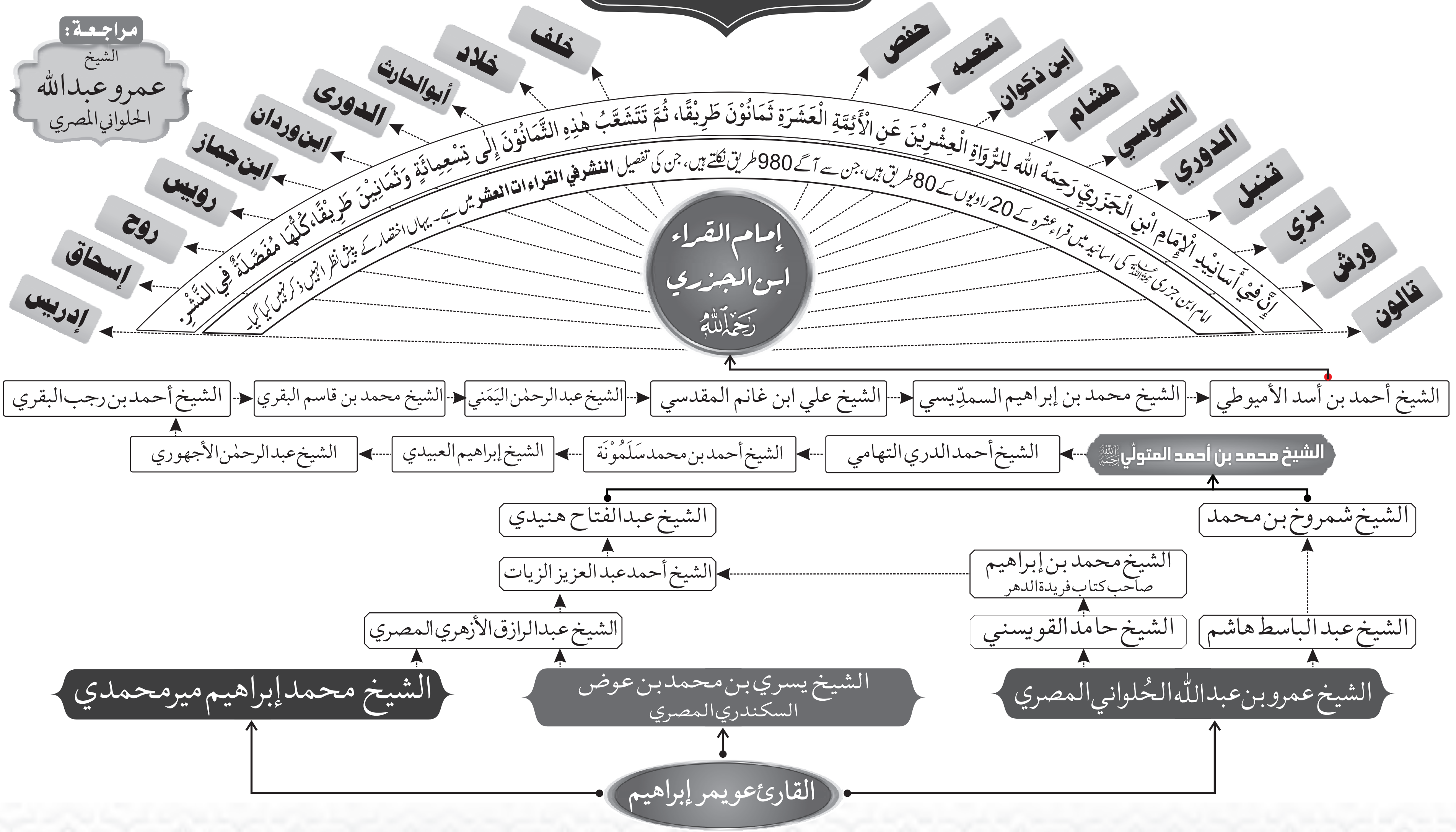

قال ابن المبارك رحمه الله
الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّيْنِ وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ.
(الصفات الإلهية، ص:22)

مختصر أسانيد القراء العشرة
من رواتهم إلى رب العالمين

قال يزيد بن زريع رحمه الله
لِكُلِّ دِيْنٍ فُرْسَانٌ وَفُرْسَانُ هٰذَا الدِّيْنِ أَصْحَابُ الْإِسْنَادِ.
(جامع الأصول، ص:109)

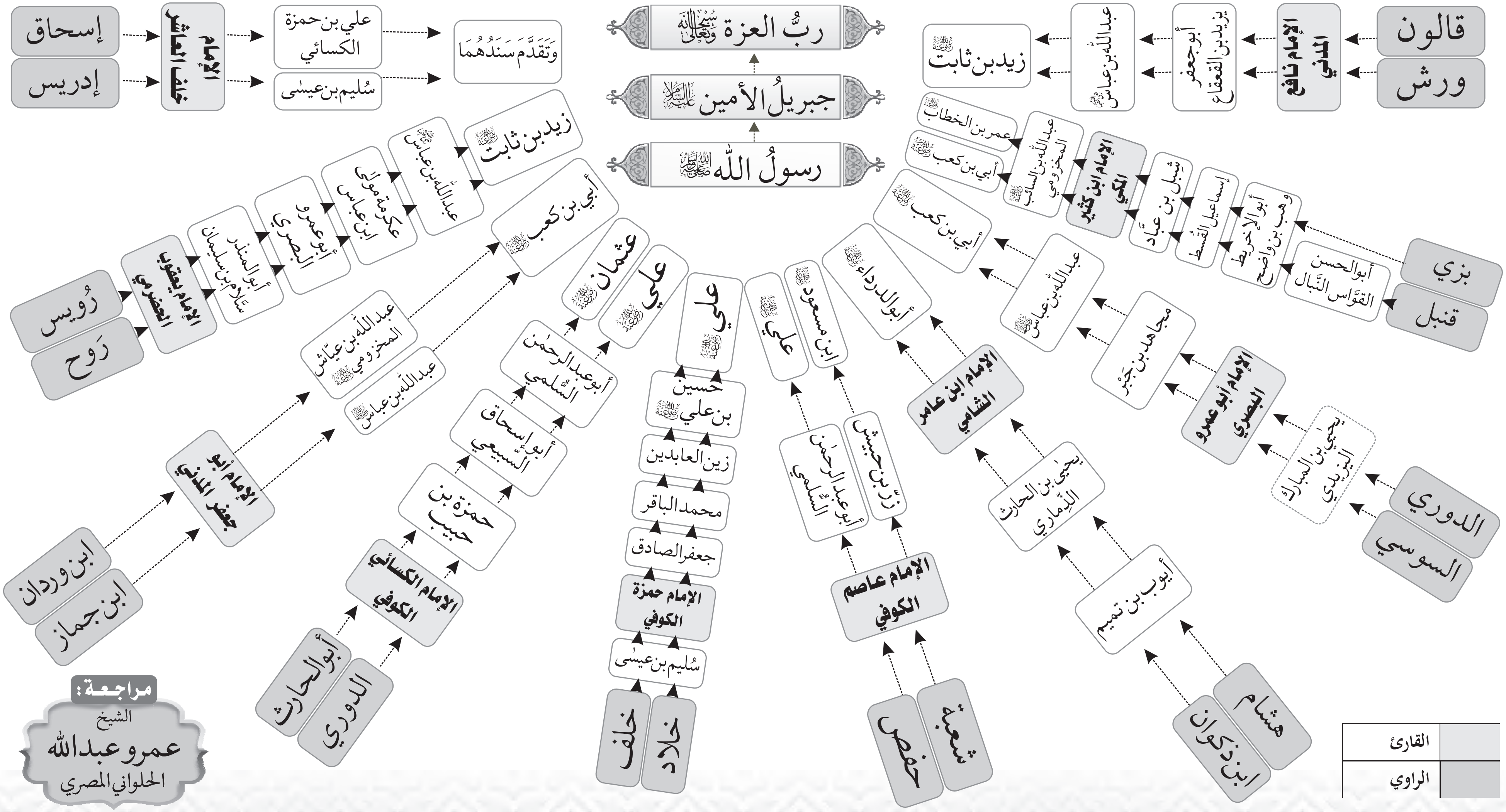

مراجعة:
الشيخ
عمرو عبدالله
الحلواني المصري

قراءات قرآنیہ کے متعلق ضروری ہدایات

❶ قراءات قرآنیہ دوحصوں پر مشتمل ہے:

① اصول: اس سے مراد وہ عمومی احکام ہیں جو قواعد کی شکل میں اپنے جیسے تمام کلمات قرآنیہ پر جاری ہوتے ہیں۔
جیسے: مد، سکتہ اور ادغام کا بیان وغیرہ

② فروع یا فروش: ان سے مراد وہ اختلافات ہیں جو قرآنی سور میں مخصوص کلمات میں پائے جاتے ہیں۔ جیسے:
لفظ ﴿مٰلِكِ / مَلِكِ﴾ ، ﴿وَمَا يَخْدَعُونَ / وَمَا يُخٰدِعُونَ﴾ کا اختلاف ہے۔

❷ قراءت، روایت، طریق اور وجہ کی تعریف:

① قراءت: ⟵ جو اختلاف امام کی طرف منسوب ہو، اور اس کے دونوں راوی متفق ہوں۔ جیسے: ﴿مَلِكِ﴾
امام نافع کی قراءت ہے، کیونکہ ان کے دونوں راوی ' قالون، ورش' متفق ہیں۔

② روایت: ⟵ جو اختلاف امام کے راوی کی طرف منسوب ہو۔ جیسے: ﴿السِّرَاطَ﴾ قنبل کی روایت ہے،
جبکہ بزی کی روایت 'صاد' سے ہے۔

③ طریق: ⟵ جو اختلاف راوی کے شاگرد کی طرف منسوب ہو۔ جیسے: قالون کے لیے میم جمع پر عدم صلہ، صلہ۔
ورش کے لیے مد بدل میں قصر، توسط، طول۔ اس کو طرق کا اختلاف کہا جاتا ہے۔

④ وجہ: ⟵ جو اختلاف بطور اختیار کے ہو۔ جیسے: بین السورتین میں فصل وصل کی وجوہ، مدعارض وقفی،
مدعارض لین کی وجوہ وغیرہ

❸ اختلاف واجب اور اختلاف جائز میں فرق:

❀ اختلاف واجب: قراءت، روایت اور طریق کے اختلاف کو 'اختلاف واجب' کہتے ہیں۔ اور ایسے
اختلافات کو ہر جگہ پڑھنا ضروری ہے جب قراءت یا روایت کو جمع کر رہے ہوں، ورنہ قراءت یا روایت
مکمل نہیں ہوتی۔

✿ اختلاف جائز: وجوہ کے اختلاف کو 'اختلاف جائز' کہتے ہیں۔ ایسے اختلافات کو ہر جگہ جمع کرنا ضروری
نہیں ہے۔ تعلیم کے لیے چند جگہوں پر جمع کر لینا کافی ہے۔ جیسے: مدعارض وقفی، مدعارض لین کی وجوہ۔
باب وقف حمزۃ وہشام بھی اسی قبیل سے ہے، لیکن اس کے مشکل ہونے کی وجہ سے اس کی وجوہ ہر جگہ جمع کی جاتی ہیں۔

❹ جمع القراءات:

روایات کو الگ الگ پڑھنے کو 'افراد' اور کئی روایتوں اور قراءتوں کے اکٹھا پڑھنے کو یا ایک قراءت کے اکٹھا
پڑھنے کو 'جمع' کہتے ہیں۔

سلف صالحین چونکہ بلند ہمت تھے اس لیے وہ طرق اور روایات کو الگ الگ پڑھتے تھے تاکہ علم میں پوری
مہارت حاصل ہو جائے۔ جیسے ابو حسن عبدالغنی خصری نے اپنے شیخ ابو بکر قصری سے 'قراءات سبع' روایت اور طرق کو
الگ الگ کر کے 90 ختمات کے ساتھ پڑھی، اور 10 سال میں مکمل کی۔

پھر جب قراء نے طلبہ قراءات میں ہمتوں کی کمی دیکھی تو چوتھی صدی ہجری کے آواخر اور پانچویں صدی ہجری
کے اوائل میں جمع قراءات کی اجازت دے دی۔ پھر بھی وہ ابتدائی طالب علم کو ہرگز جمع نہ پڑھنے دیتے جب تک
وہ علیحدہ علیحدہ روایات کو پڑھ کر مہارت نہ حاصل کر لیتا۔ خاص کر 'روایۃ روش عن نافع' اور 'روایۃ خلف عن حمزۃ'۔

اس کے بعد جس طرح زمانہ دوری نبوی سے دور ہوتا گیا لوگوں میں مزید کم ہمتی پیدا ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ قراء نے تعلیم قراءت میں سہولت وآسانی کے لیے ابتداء ہی سے جمع قراءات کی اجازت دے دی۔

وہ بھی تین شرائط کے ساتھ:

① حسن وقف کی رعایت رکھنا۔ جیسے: ﴿وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ میں ﴿مِنْ اِلٰهٍ﴾ پر، اور ﴿اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ﴾ میں ﴿وَالْمَوْتٰى﴾ پر وقف کر کے وجوہ پوری نہ کی جائیں، کیونکہ اس سے معنی خراب جاتا ہے۔

② حسن ابتداء کی رعایت رکھنا۔ جیسے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ﴾، ﴿اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ﴾، ﴿وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ﴾، ﴿لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ﴾ سے ابتداء درست نہیں۔

③ حسن اداء کی رعایت رکھنا۔ یعنی تجوید کی پوری پابندی کرنا۔

جمع القراءات میں تین مذاہب ہیں:

❶

الجمع بالوقف

یہ اہل شام کا مذہب ہے۔

① قالون سے ابتداء کر کے اس جگہ تک پڑھیں گے جہاں مابعد سے ابتداء درست ہو۔

② اس کے بعد پھر اس راوی کو لائیں گے جو ترتیب میں مقدم ہوگا۔

③ جو راوی اپنے ماقبل راوی کے موافق ہو، اس کو دوبارہ نہیں پڑھا جائے گا۔

④ پھر اسی طرح ہر آیت کو مذکورہ طریقے سے مکمل کیا جائے گا۔

❷

الجمع بالحرف

یہ اہل مصر کا مذہب ہے۔ اسے "جَمْعُ الْكَلْمِيْ" بھی کہتے ہیں۔

① قالون سے ابتداء کریں گے۔

② جب ایسے کلمہ پر پہنچیں کہ جس میں اختلاف ہے تو فقط اس کلمہ کے اختلاف کو قراء کی ترتیب سے مکمل کریں گے۔

③ مختلف فیہ کلمہ کو مکمل کرنے کے بعد آگے اس راوی کے لیے پڑھیں گے، جس کی وجہ مختلف فیہ کلمہ میں آخر میں پڑھی تھی، تاکہ قراءات خلط ملط نہ ہو۔

④ اگر کہیں اختلاف دو کلموں سے متعلق ہو، تو دونوں کلموں کو ملا کر اختلاف پورا کریں گے۔ جیسے: ﴿فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ﴾ کہ اس میں ﴿اٰدَمُ ... كَلِمٰتٍ﴾ کو ملا کر وجوہ پڑھیں گے۔

❸

الجمع بالجمع

امام ابن الجزری رحمہ اللہ نے دونوں مذاہب کو جمع کر کے ایک تیسرا طریقہ نکالا، جسے 'جمع مرکب' بھی کہتے ہے۔

① قالون سے ابتداء کریں گے۔ اور غور کریں گے کہ کون قاری کس جگہ قالون سے مختلف ہوا، جہاں مختلف ہوگا، اس کو وہیں ٹھہرا دیں گے۔

② اس کے بعد پھر اس راوی کو لائیں گے جس کا اختلاف وقف کے زیادہ قریب ہوگا۔

③ اگر ایک ہی کلمہ پر کئی قراء کا اختلاف جمع ہو جائے تو پھر ترتیب کو ملحوظ رکھیں گے۔

④ جو راوی اپنے ماقبل راوی کے موافق ہو، اس کو دوبارہ نہیں پڑھا جائے گا۔

① باب الاستعاذة

جب بھی قرآن مجید کی تلاوت کا آغاز کریں تو تمام قراء کے لیے استعاذہ پڑھیں۔

- استعاذہ اونچی پڑھنے کی صورتیں
  1. جب تلاوتِ قرآن کو کوئی سننے والا ہو۔
  2. جب حلقہ قراءت کی ابتدا ہو۔
- استعاذہ آہستہ پڑھنے کی صورتیں
  1. جب آہستہ تلاوت کی جا رہی ہو۔
  2. جب نماز میں تلاوت کر رہے ہوں۔

② باب البسملة

جب ایک سورت مکمل کر کے اگلی سورت کا آغاز کریں تو وہاں:

① صرف ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ﴾ ← قالون، مکی، عاصم، کسائی ابوجعفر، صوری

② بسم اللہ، سکتہ، وصل [تینوں] ← ورش، بصریان، حلوانی، اخفش

③ بسم اللہ، وصل ← داجونی

④ وصل ← حمزہ، ادریس

⑤ سکتہ، وصل ← اسحاق

بين الأنفال والتوبة

تمام قراء کے لیے ← وقف، سکتہ، وصل

بين الناس والفاتحة

تمام قراء کے لیے ← بسم اللہ

تحریرات

1. 'سوسی' کے لیے 'مدِ منفصل' میں 'توسط' کے ساتھ 'بین السوتین' میں 'بسم اللہ، سکتہ' ہے۔
2. 'ابن عامر شامی' کے لیے ہر وہ وجہ جو شاطبیہ سے زائد ہے، اس کے ساتھ 'بین السوتین' میں صرف 'بسم اللہ' ہے۔

(الاختصار فی شرح متن الطيبة ومع نهاية الاختصار فی تحريرات متن الطيبة:37)

③ لفظ ﴿ مٰلِكِ ﴾

① اثبات الف ﴿ مٰلِكِ ﴾
عاصم، کسائی، یعقوب
خلف العاشر

② عدم الف ﴿ مَلِكِ ﴾
باقی قراء

سورۂ فاتحہ (آیت:4) کے علاوہ ہر جگہ ایک قراءت ہے۔

④ لفظ ﴿ الصِّرَاطَ، صِرَاطَ ﴾

① سین کے ساتھ
ابن مجاہد عن قنبل، رویس

② اشمام بالزای
- خلف
  [پورے قرآن میں]
- خلاد
  چار مذاہب:
  1. صرف سورۃ فاتحہ میں پہلی جگہ
  2. صرف سورۃ فاتحہ میں دونوں جگہ
  3. صرف معرف باللام ﴿ الصِّرَاطَ ﴾ میں (جہاں بھی آئے)
  4. ہر جگہ عدم اشمام

③ صاد کے ساتھ
باقی قراء

⑤ باب میم الجمع

'میم جمع' سے مراد

'جمع' کی وہ 'میم' ہے، جو 'ك ، هـ ، ت' کے ساتھ آتی ہے، جیسے: ﴿عَلَيْكُمْ ، رَزَقْنٰهُمْ ، اَنْتُمْ﴾

میم جمع متحرک سے پہلے ہو

1. عدم صلہ، صلہ ← قالون
2. صلہ ← مکی، ابوجعفر
3. شرط کے ساتھ صلہ ← ورش
4. عدم صلہ ← باقی قراء

☆ شرط: میم جمع کے بعد ہمزہ قطعی ہو۔

مثالیں:

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ، سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ، خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ، وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْــَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ

میم جمع ساکن سے پہلے ہو

میم جمع سے پہلے 'ھاء' ہو اور 'ھاء' سے پہلے 'کسرہ' ہو یا 'یائے ساکنہ'
جیسے: ﴿بِهِمُ الْاَسْبَابُ، يُرِيْهِمُ اللّٰهُ، عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ﴾

- 'ھا'، 'میم' دونوں کا کسرہ ← بصری
- 'ھا'، 'میم' دونوں کا ضمہ ← اصحاب
- 'ھا' کا کسرہ 'میم' کا ضمہ ← باقی قراء
- یعقوب:
  - 'ھُمْ' سے پہلے 'کسرہ' ہو ﴿بِهِمُ الْاَسْبَابُ﴾ ← ھاء، میم کا کسرہ
  - 'ھُمْ' سے پہلے 'یائے ساکنہ' ہو ﴿يُرِيْهِمُ اللّٰهُ﴾ ← ھاء، میم کا ضمہ

✿ **امام حمزہ** تین کلمات میں وقفاً وصلاً 'ھاء' کا ضمہ پڑھتے ہیں: ← ﴿عَلَيْهُمْ ، اِلَيْهُمْ ، لَدَيْهُمْ﴾

✿ امام یعقوب درج ذیل صورتوں میں 'ھاء' کا ضمہ پڑھتے ہیں، جب 'ھاء' سے پہلے 'یائے ساکنہ' ہو:

- **جمع مذکر**: ﴿عَلَيْهُمْ يُزَكِّيْهُمْ، فِيْهُمْ﴾
- **جمع مؤنث**: ﴿عَلَيْهُنَّ، فِيْهُنَّ﴾
- **تثنیہ**: ﴿عَلَيْهُمَا، اِلَيْهُمَا﴾

اگر حرف جازم کی وجہ سے 'یاء' حذف ہوگئی ہو تو **رویس**:

'ھا' کا کسرہ + 'ھا' کا ضمہ

1. ﴿وَيُلْهِهُمُ الْاَمَلُ﴾ (الحجر:3)
2. ﴿يُغْنِهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ (النور:32)
3. ﴿وَقِهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ﴾ (المؤمن:7)
4. ﴿وَقِهُمُ السَّيِّاٰتِ﴾ (المؤمن:9)

'ھا' کا ضمہ

1. ﴿فَاٰتِهُمْ عَذَابًا﴾ (الاعراف:38)
2. ﴿وَاِنْ يَّاْتِهُمْ عَرَضٌ﴾ (الاعراف:169)
3. ﴿وَاِذَا لَمْ تَاْتِهُمْ بِاٰيَةٍ﴾ (الاعراف:203)
4. ﴿وَلَمَّا يَاْتِهُمْ تَاْوِيْلُهٗ﴾ (یونس:39)
5. ﴿اَوَلَمْ تَاْتِهُمْ بَيِّنَةُ﴾ (طٰهٰ:133)
6. ﴿اَوَلَمْ يَكْفِهُمْ﴾ (العنکبوت:51)
7. ﴿رَبَّنَآ اٰتِهُمْ ضِعْفَيْنِ﴾ (الاحزاب:68)
8. ﴿فَاسْتَفْتِهُمْ﴾ (الصّٰفّٰت:11، 149)
9. ﴿وَيُخْزِهُمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهُمْ﴾ (التوبة:14)
10. ﴿اَلَمْ يَاْتِهُمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ﴾ (التوبة:70)

'ھا' کا کسرہ

﴿وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ﴾ (الانفال:16)

⑥ باب الإدغام الكبير

ادغام سے مراد: ''دو حرفوں کو ایک حرف مشدد کی طرح ادا کرنا۔''
اظہار سے مراد: ''سکتہ کیے بغیر پہلے حرف کو دوسرے حرف سے جدا کر کے پڑھنا۔''

مثلین

ابو عمرو بصری

اظہار + ادغام

فی کلمہ

یہ صرف دو کلمات میں ہے:

- ﴿مَنٰسِكَكُمْ﴾ (البقرۃ:200)
- ﴿مَا سَلَكَكُمْ﴾ (المدثر:42)

اس کے علاوہ اور کسی کلمہ میں نہیں ہوا، جیسے: ﴿بِشِرْكِكُمْ ، بِأَعْيُنِنَا ، وُجُوهِهِمْ﴾

فی کلمتین

قاعدہ
جہاں بھی مثلین دو کلموں میں جمع ہوں، تو وہاں ابو عمرو بصری 'اظہار' اور 'ادغام' کرتے ہیں۔ جیسے: ﴿يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ، طُبِعَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ ، فِيهِ هُدًى ، خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ﴾

موانع ادغام

1. جب مدغم تائے متکلم ہو ﴿يٰلَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا﴾
2. جب مدغم تائے مخاطب ہو ﴿أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ﴾
3. جب مدغم منوّن ہو ﴿وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾
4. جب مدغم مشدد ہو ﴿تَمَّ مِيقَاتُ ، خَرَّ رَاكِعًا﴾

مستثنیٰ کلمہ

﴿فَلَا يَحْزُنكَ كُفْرُهُ﴾

اس میں ماقبل 'نون' میں 'اخفاء' ہونے کی وجہ سے 'کاف' کا 'کاف' میں ادغام نہیں ہے۔

6 کلمات

1. ﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ﴾ (آل عمران:85)
2. ﴿وَإِن يَكُ كَاذِبًا﴾ (المؤمن:28)
3. ﴿يَخْلُ لَكُمْ﴾ (یوسف:9)
4. ﴿وَالّٰٓـِٔي يَئِسْنَ﴾ (الطلاق:4)
5. ﴿آلَ لُوطٍ﴾ (الحجر:59 النمل:56 القمر:34 61)
6. ھُوَ کی واو میں، جس کی ہاء واو، فاء کے بعد نہ ہونے کی وجہ سے مضموم ہو۔ جیسے: ﴿هُوَ وَالَّذِينَ ، إِلَّا هُوَ وَعَلَى اللهِ﴾

اس کلمہ میں بزی کے لیے بھی 'اظہار، ادغام' ہے۔

تحریرات

ان '6 کلمات' کو باقی 'ادغام' کے 'کلمات' سے ملائیں تو تین وجوہ بنتی ہیں:

1. دونوں میں 'ادغام'
2. دونوں میں 'اظہار'
3. ان 6 میں 'اظہار' اور باقی میں 'ادغام'

حمزہ

ادغام

﴿أَتُمِدُّونَنِ﴾ (النمل:36)

﴿مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا﴾ (یوسف:11)

- **ابو جعفر**: ادغام تام بغیر اشمام کے
- **باقی قراء**:
  1. ادغام مع الاشمام
  2. اظہار مع الاختلاس ﴿تَأْمَنُنَا﴾

متقاربین

- یعقوب
- باقی قراء

⑥ باب الإدغام الكبير

مثلين

ابوعمرو بصری | حمزہ | ﴿مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا﴾ | یعقوب

یعقوب

امام یعقوب کے لیے تین کلمات میں صرف ادغام ہے:

① ﴿وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ﴾ (النساء:36)
② ﴿أَتُمِدُّونَنِي﴾ (النمل:36)
③ ﴿رَبِّكَ تَتَمَارَى﴾ (وصلاً) (النجم:55)

ادغام کبیر خاص (رویس)

① ﴿نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا﴾ (طٰہٰ:33)
② ﴿وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا﴾ (طٰہٰ:34)
③ ﴿إِنَّكَ كُنتَ﴾ (طٰہٰ:35)
④ ﴿فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ﴾ (المؤمنون:101)
⑤ ﴿ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا﴾ (وصلاً) (سبا:46)

صرف ادغام

'ترجیح' اور 'بغیر ترجیح' کے ادغام

'ادغام' کو 'اظہار' پر ترجیح

① ﴿لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ﴾ (البقرۃ:20)
② ﴿جَعَلَ لَكُمْ﴾ (سورۃ نحل کے آٹھ)
③ ﴿لَا قِبَلَ لَهُمْ﴾ (النمل:37)
④ ﴿وَأَنَّهُ هُوَ﴾ (النجم:48، 49)

'اظہار' کو 'ادغام' پر ترجیح

لفظ ﴿جَعَلَ لَكُمْ﴾ (ہرجگہ)

'ادغام' و 'اظہار' بغیر ترجیح کے

① ﴿وَأَنَّهُ هُوَ﴾ (النجم:43، 44)
② ﴿الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ﴾ (البقرۃ:79)
③ ﴿الْكِتَابَ بِالْحَقِّ﴾ (البقرۃ:176)
④ ﴿وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي﴾ (طہ:39)
⑤ ﴿لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ﴾ (الکھف:27)
⑥ ﴿وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ﴾ (البقرۃ:175)
⑦ ﴿كَذَٰلِكَ كَانُوا﴾ (الروم:55)
⑧ ﴿رَكَّبَكَ كَلَّا﴾ (الانفطار:8، 9)
⑨ ﴿وَأَنزَلَ لَكُم﴾ (النمل:60 والزمر:6)
⑩ ﴿فَتَمَثَّلَ لَهَا﴾ (مریم:17)
⑪ ﴿مِن جَهَنَّمَ مِهَادٌ﴾ (الاعراف:41)
⑫ ﴿جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ﴾ (الشوری:11)

ادغام کبیر عام (یعقوب)

امام یعقوب ہر اس جگہ ادغام بالخلف کرتے ہیں، جہاں ابوعمرو بصری ادغام کرتے ہیں۔

متقاربین

باقی قراء

اظہار

تحریرات

ابوعمرو بصری:

① 'ادغام' اور 'اختلاس' کے ساتھ 'ابدال' اور 'مد منفصل' میں 'قصر' ضروری ہے۔

② 'ادغام' اور 'اختلاس' کے ساتھ صرف 'رؤوس الآیۃ' میں تقلیل کرنا جائز نہیں۔
جبکہ 'فِعْلٰی' اور 'رؤوس الآیۃ' دونوں میں 'فتح'، دونوں میں 'تقلیل' کے ساتھ جائز ہے۔

یعقوب:

① ان کے لیے اختلاس نہیں ہے۔

② 'ادغام' کے ساتھ 'جمع مذکر سالم' میں 'ہائے سکتہ' منع ہے۔

رویس:

① 'ادغام عام' کے ساتھ صرف 'لام' میں 'غنہ' ہے۔ 'راء' میں نہیں ہے۔

② 'ادغام عام' کے ساتھ ﴿اتَّخَذتُّمُ﴾ میں 'اظہار' اور 'مد منفصل' میں 'قصر' ہے۔

③ 'ادغام خاص' کے ساتھ 'مد منفصل' میں 'قصر، توسط' دونوں ہے۔

④ 'ادغام عام' کے ساتھ ﴿يَا وَيْلَتَىٰ، يَا حَسْرَتَىٰ، يَا أَسَفَىٰ﴾ میں 'ہائے سکتہ' ضروری ہے۔

روح:

① 'ادغام' کے ساتھ 'مد منفصل' میں 'قصر، توسط' دونوں ہے۔

② 'ادغام' کے ساتھ 'لام، راء' میں 'غنہ' ضروری ہے۔

⑥ باب الإدغام الكبير

مثلين

بصریان

اظہار + ادغام

فی کلمہ

حرف

’ق‘ کا ’ک‘ میں

جیسے: ﴿خَلَقَكُمْ ، يَرْزُقُكُمْ ، وَاثَقَكُمْ﴾

﴿بِوَرِقِكُمْ﴾ (الكهف:19)

یہ کلمہ بصری اور روح کے لیے ﴿بِوَرْقِكُمْ﴾ ہے، اور مدغم سے پہلے ساکن ہونے کی وجہ سے ان کے لیے صرف ’اظہار‘ ہے۔ اور رویس کے لیے ﴿بِوَرِقِكُمْ﴾ ہے، اس لیے ان کے لیے ’اظہار‘ اور ’ادغام‘ دونوں ہیں۔

شرائط

① مدغم سے پہلے متحرک ہو۔

② مدغم فیہ کے بعد میم جمع ہو۔

اگر ان میں سے کوئی بھی شرط ٹوٹ جائے تو ادغام نہیں ہوگا۔ جیسے: ﴿مِيثَاقَكُمْ ، نَرْزُقُكَ﴾

لفظ ﴿أَلَمْ نَخْلُقكُّمْ﴾ (المرسلٰت:20)

اس کلمہ میں تمام قراء کے لیے دو وجہیں:

① ادغام تام، خالص ’ک‘ کے ساتھ

② ادغام ناقص، بغیر قلقلہ

مختلف فیہ کلمہ

﴿طَلَّقَكُنَّ﴾ (التحريم:5)

اس کلمہ میں ’مدغم فیہ‘ کے بعد ’میم جمع‘ نہ ہونے کے باوجود ’ادغام، اظہار‘ دونوں وجہیں ہیں۔

تحریرات

اس ’کلمہ‘ کو باقی ’ادغام‘ کے ’کلمات‘ سے ملائیں تو تین وجوہ بنتی ہیں:

① دونوں میں ’ادغام‘

② دونوں میں ’اظہار‘

③ اس ’کلمہ‘ میں ’اظہار‘ اور باقی میں ’ادغام‘

فی کلمتین

مدغم حروف

16 حروف

ش ل ت ن ب ر د ض ث ك ذ ح س م ق ج

رُضْ سَنَشُدُّ حُجَّتَكَ بَذْلَ قُثَمٍ

جب مدغم سے پہلے صحیح ساکن ہو تو ابو عمرو بصری کے لیے ادغام کے ساتھ **اختلاس** بھی جائز ہے۔ جیسے: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ ، مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ ، فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ، دَارُ الْخُلْدِ جَزَآءً ، مِنَ الْعِلْمِ مَالَكَ﴾

موانع ادغام

① مدغم تائے مخاطب ہو۔ ﴿فَلَبِثْتَ سِنِينَ ، وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا﴾

② مدغم مُنَوَّن ہو۔ ﴿نَذِيرٌ لَّكُمْ ، فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ﴾

③ مدغم مجزوم ہو۔ ﴿وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ﴾

اس کی قرآن مجید میں اور کوئی مثال نہیں ہے۔

④ مدغم مشدد ہو۔ ﴿أَشَدَّ ذِكْرًا ، لَا يَضِلُّ رَبِّي﴾

موانع ادغام میں ’تائے متکلم‘ کو اس لیے ذکر نہیں کیا گیا، کیونکہ اس کی قرآن مجید میں مثال نہیں ہے۔

7 کلمات

ان کلمات میں ابو عمرو بصری کے لیے ’اظہار، ادغام‘ دونوں وجہیں ہیں:

① ﴿حُمِّلُوا التَّوْرٰةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا﴾ (الجمعة:5)

② ﴿وَآتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ﴾ (البقرة:83)

③ ﴿آتِ ذَا الْقُرْبٰى﴾ (الإسراء:26، الروم:38)

④ ﴿وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرٰى﴾ (النساء:102)

⑤ ﴿لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا﴾ (مريم:27)

⑥ ﴿وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا﴾ (مريم:4)

⑦ ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ﴾ (آل عمران:185)

تحریرات

ان ’7 کلمات‘ کو باقی ’ادغام‘ کے ’کلمات‘ سے ملائیں تو تین وجوہ بنتی ہیں:

① دونوں میں ’ادغام‘

② دونوں میں ’اظہار‘

③ ان 7 میں ’اظہار‘ اور باقی میں ’ادغام‘

متقاربین

باقی قراء

اظہار

⑥ باب الإدغام الكبير

ادغام متقاربین (فی کلمتین) کے مدغم ' 16 حروف '

① ش

مدغم فیہ

س

﴿إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا﴾ (الإسراء:42)

اس کی قرآن میں اور کوئی مثال نہیں ہے۔

② ل ③ ر

مدغم فیہ

ر: ﴿كَمَثَلِ رِيحٍ ، جَعَلَ رَبُّكِ ، مِنْ فَضْلِ رَبِّي﴾

ل: ﴿سَيُغْفَرُ لَنَا ، أَطْهَرُ لَكُمْ ، فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ﴾

شرط

مدغم مفتوح ماقبل ساکن نہ ہو۔

اگر ہو تو پھر ادغام نہ ہوگا۔ جیسے: ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ، فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي﴾

مستثنیٰ کلمہ

قَالَ

اس میں مدغم مفتوح ماقبل ساکن ہونے کے باوجود ادغام ہوگا۔ جیسے: ﴿قَالَ رَبِّ ، قَالَ رَجُلَانِ﴾

④ ت

مدغم فیہ

ط: ﴿الْمَلَٰئِكَةُ طَيِّبِينَ﴾
س: ﴿بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا﴾
ذ: ﴿وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا﴾
ش: ﴿بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ﴾
ض: ﴿وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا﴾
ث: ﴿وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ﴾
ز: ﴿إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾
ص: ﴿فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا﴾
ظ: ﴿الْمَلَٰئِكَةُ ظَالِمِي﴾
ج: ﴿مِائَةَ جَلْدَةٍ﴾

شرط

'ت' مخاطب کی ضمیر نہ ہو۔

اگر ہو تو پھر ادغام نہ ہوگا۔ جیسے: ﴿دَخَلْتَ جَنَّتَكَ ، قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ﴾

⑤ ن

مدغم فیہ

ر: ﴿تَأَذَّنَ رَبُّكَ ، خَزَائِنَ رَحْمَةِ﴾

ل: ﴿لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ ، مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ﴾

شرط

مدغم کے ماقبل متحرک ہو۔

اگر ساکن ہو تو پھر ادغام نہ ہوگا۔ جیسے: ﴿يَخَافُونَ رَبَّهُمْ ، بِإِذْنِ رَبِّهِمْ﴾

مستثنیٰ کلمہ

نَحْنُ

اس میں ماقبل ساکن ہونے کے باوجود ادغام ہوگا۔ جیسے: ﴿وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ﴾

⑥ د

مدغم فیہ

ت: ﴿فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ﴾
س: ﴿عَدَدَ سِنِينَ﴾
ذ: ﴿مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ﴾
ش: ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ﴾
ض: ﴿مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ﴾
ث: ﴿يُرِيدُ ثَوَابَ﴾
ز: ﴿تُرِيدُ زِينَةَ﴾
ص: ﴿نَفْقِدُ صُوَاعَ﴾
ظ: ﴿مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ﴾
ج: ﴿وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ﴾

شرط

مدغم مفتوح ماقبل ساکن نہ ہو۔

اگر ہو تو پھر ادغام نہ ہوگا۔ جیسے: ﴿بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ، وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا﴾

مستثنیٰ کلمات

① ﴿مَا كَادَ تَزِيغُ﴾ (التوبة:117)

② ﴿بَعْدَ تَوْكِيدِهَا﴾ (النحل:91)

ان میں 'مدغم مفتوح ماقبل ساکن' ہونے کے باوجود 'اظہار، ادغام' ہوگا۔

اَلدَّالُ فِي عَشْرٍ : سَنَا ❖ ذَا ضِقْ تَرَىٰ شِدْ ثِقْ ظُبًا زِدْ صِفْ جَنَا

⑥ باب الإدغام الكبير

ادغام متقاربین (فی کلمتین) کے مدغم '16' حروف

⑦ ب
مدغم فیہ ← م

﴿وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ﴾ (آل عمران:129، المائدة:18، 40، العنکبوت:21، الفتح:14)

اور البقرة:284 میں 'ابوعمرو بصری' کے لیے 'ادغام صغیر' ہے، کیونکہ وہ ﴿وَيُعَذِّبْ﴾ 'باء' ساکن پڑھتے ہیں، جبکہ یعقوب کے لیے ﴿وَيُعَذِّبُ﴾ 'باء' متحرک ہونے کی وجہ سے 'ادغام کبیر' ہے۔

⑧ ض
مدغم فیہ ← ش

﴿فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ﴾ (النور:62)

اس کی قرآن میں اور کوئی مثال نہیں ہے۔

⑨ ث
مدغم فیہ:
- ت: ﴿حَيْثُ تُؤْمَرُونَ﴾
- س: ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ﴾
- ذ: ﴿وَالْحَرْثِ ذَٰلِكَ﴾
- ش: ﴿حَيْثُ شِئْتُمَا رَغَدًا﴾
- ض: ﴿حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ﴾

⑩ ك ⑪ ق
مدغم فیہ:
- ق: ﴿لَّكَ قُصُورًا﴾
- ك: ﴿خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ﴾

شرط: مدغم کے ماقبل متحرک ہو۔ اگر ساکن ہو تو پھر ادغام نہ ہوگا۔ جیسے: ﴿وَفَوْقَ كُلِّ ذِي﴾، ﴿وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾

⑫ ذ
مدغم فیہ:
- س: ﴿فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ﴾ / ﴿وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ﴾ (الکہف:61، 63)
- ص: ﴿مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً﴾ (الجن:3)

'ذال' کے ادغام کی ان کے علاوہ قرآن مجید میں اور کوئی مثال نہیں ہے۔

⑬ ح
مدغم فیہ ← ع

صرف ﴿فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ﴾ میں بالخلف (آل عمران:185)

اس کے علاوہ ہر جگہ 'اظہار' ہے۔ جیسے: ﴿وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾

⑭ س
مدغم فیہ:
- ز: ﴿وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ﴾ (التکویر:7)
- ش: ﴿وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا﴾ بالخلف (مریم:4)

'سین' کے ادغام کی ان کے علاوہ قرآن مجید میں اور کوئی مثال نہیں ہے۔

⑮ ج
مدغم فیہ:
- ت: ﴿مِّنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ تَعْرُجُ﴾ (المعارج:3، 4)
- ش: ﴿كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ﴾ (الفتح:29)

'جیم' کے ادغام کی ان کے علاوہ قرآن مجید میں اور کوئی مثال نہیں ہے۔

⑯ م
میم کو ساکن پڑھیں گے، اخفاء کرتے ہوئے جب یہ 'ب' سے پہلے ہو۔

جیسے: ﴿أَعْلَمُ بِكُمْ﴾، ﴿يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ﴾، ﴿عَلَّمَ بِالْقَلَمِ﴾

شرط

'میم' سے پہلے متحرک حرف ہو۔ اگر ساکن ہو تو پھر 'میم' کا 'سکون' اور 'اخفاء' نہیں ہوگا۔

جیسے: ﴿إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ﴾، ﴿الْيَوْمَ بِجَالُوتَ﴾، ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ﴾

⑦ باب الإدغام الصغير

ادغام کبیر: مدغم، مدغم فیہ دونوں متحرک ہوں، پھر مدغم کو ساکن کر کے مدغم فیہ میں داخل کیا جائے، جیسے: ﴿یَعْلَمُ مَا. یَرْزُقُكُمْ﴾

ادغام صغیر: مدغم ساکن اور مدغم فیہ متحرک ہو، پھر مدغم کو مدغم فیہ میں داخل کیا جائے، جیسے: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ. اِذْ جَعَلْنَا﴾

مدغم حروف

❶ إِذْ کی 'ذال'

مدغم فیہ

1. **ص** ← ﴿وَاِذْ صَرَفْنَا﴾
2. **ز** ← ﴿وَاِذْ زَيَّنَ﴾، ﴿وَاِذْ زَاغَتْ﴾
3. **س** ← ﴿اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ﴾
4. **ت** ← ﴿وَاِذْ تَخْلُقُ﴾
5. **ج** ← ﴿وَاِذْ جَعَلْنَا﴾
6. **د** ← ﴿وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ﴾

اختلاف

- **ادغام** ← بصری، ہشام
- **اظہار** ← مدنیان، مکی، عاصم، یعقوب
- **ابن ذکوان**
  - **دال میں**
    - ابن الاخرم ← ادغام
    - صوری، نقاش ← ادغام، اظہار
  - **باقی حروف میں** ← اظہار
- **خلف، خلف العاشر**
  - **ادغام**: ت، دال میں
  - **اظہار**: باقی حروف میں
- **خلاد، کسائی**
  - **اظہار**: ج میں
  - **ادغام**: باقی حروف میں

❷ قَدْ کی 'دال'

مدغم فیہ

1. **ج** ← ﴿وَلَقَدْ جَآءَكُمْ﴾
2. **ذ** ← ﴿وَلَقَدْ ذَرَاْنَا﴾
3. **ز** ← ﴿وَلَقَدْ زَيَّنَّا﴾
4. **س** ← ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ﴾
5. **ش** ← ﴿قَدْ شَغَفَهَا﴾
6. **ص** ← ﴿وَلَقَدْ صَرَّفْنَا﴾
7. **ض** ← ﴿وَلَقَدْ ضَرَبْنَا﴾
8. **ظ** ← ﴿فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ﴾

اختلاف

- **ادغام** ← بصری، اصحاب
- **اظہار** ← قالون، مکی، عاصم، ابوجعفر، یعقوب
- **ورش**
  - **ادغام**: ض، ظ میں
  - **اظہار**: باقی حروف میں
- **ہشام**
  - **ادغام، اظہار**: ﴿قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ﴾ (ص:24)
  - **ادغام**: باقی حروف میں
- **ابن ذکوان**
  - **ادغام**: ذال، ض، ظ میں
  - **ذا میں**: ﴿وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ﴾ (الملك:5)
    - نقاش ← اظہار
    - ابن الاخرم، صوری ← ادغام، اظہار
  - **اظہار**: باقی حروف میں

⑦ باب الإدغام الصغير

مدغم حروف

❸ تانیث کی ’تاء‘

- **مدغم فیہ**
  - ① **ث** ﴿كَذَّبَتْ ثَمُودُ﴾
  - ② **ج** ﴿كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ﴾
  - ③ **ز** ﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ﴾
  - ④ **س** ﴿أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا﴾
  - ⑤ **ص** ﴿حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ﴾
  - ⑥ **ظ** ﴿كَانَتْ ظَالِمَةً﴾
- **اختلاف**
  - **ادغام**: بصری، اخوان
  - **اظہار**: قالون، اصبہانی، مکی، عاصم، ابوجعفر، یعقوب
  - **ازرق**
    - ادغام: **ظ** میں
    - اظہار: باقی حروف میں
  - **ہشام**
    - ادغام: **ث**، **ص**، **ظ** میں
    - ادغام، اظہار
      - **ج**، **ز**، **س** میں
      - ﴿لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ﴾ (الحج:40)
  - **ابن ذکوان**
    - ادغام: **ص**، **ظ** میں
    - **ث** میں
      - نقاش: ادغام
      - ابن الاخرم، صوری: ادغام، اظہار
    - لفظ ﴿أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ﴾ میں (البقرة:261)
      - اخفش: اظہار
      - صوری: ادغام، اظہار
    - اظہار: باقی حروف میں
  - **خلف العاشر**
    - اظہار: **ث** میں
    - ادغام: باقی حروف میں

⑦ باب الإدغام الصغير

مدغم حروف

❹ هَلْ اور بَلْ کا "لام"

- **مدغم فیہ**
  - **هَلْ کا مدغم فیہ:**
    - ث ◄ ﴿هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ﴾
  - **بَلْ کے مدغم فیہ:**
    - ① ز ◄ ﴿بَلْ زُيِّنَ﴾
    - ② س ◄ ﴿بَلْ سَوَّلَتْ﴾
    - ③ ض ◄ ﴿بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ﴾
    - ④ ط ◄ ﴿بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ﴾
    - ⑤ ظ ◄ ﴿بَلْ ظَنَنْتُمْ﴾
  - **هَلْ اور بَلْ کے مدغم فیہ:**
    - ① ت ◄ ﴿فَهَلْ تَرٰى﴾ ﴿بَلْ تَأْتِيهِمْ﴾
    - ② ن ◄ ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ﴾ ﴿بَلْ نَقْذِفُ﴾

- **اختلاف**
  - **ادغام**
    - کسائی
  - **اظہار**
    - مدنیان، مکی، ابن ذکوان
    - عاصم، یعقوب، خلف العاشر
  - **ابوعمرو بصری**
    - ادغام
      - ﴿فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ﴾ (الحاقة:8)
      - ﴿هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُورٍ﴾ (الملك:3)
    - اظہار
      - باقی ہر جگہ
  - **ہشام**
    - ض، ن میں
      - اظہار
    - باقی حروف میں
      - حلوانی ◄ ادغام
      - داجونی ◄ ادغام، اظہار
    - ﴿هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ﴾ (الرعد:16)
      - (دونوں طرق سے) ◄ ادغام، اظہار
  - **حمزہ**
    - ادغام
      - ت، ث، س میں
    - ادغام، اظہار
      - ط میں
      - ﴿بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ﴾ (النساء:155)
    - اظہار
      - باقی حروف میں

⑦ باب الإدغام الصغیر

مدغم حروف

5 قریب المخرج حروف

1 ﴿وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ﴾ (البقرة:284)

- ادغام: بصری، کسائی، خلف العاشر
- ادغام، اظہار: قالون، مکی، حمزہ
- اظہار: باقی قراء

2 'راء ساکنہ' کا 'لام' میں

- کلمات: ﴿نَغْفِرْ لَكُمْ ، وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ ، وَاغْفِرْ لَنَا ، فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ﴾ وغیرہ
- ادغام: سوسی
- ادغام، اظہار: دوری بصری
- اظہار: باقی قراء

3 ﴿اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ﴾ (المؤمن:27، الدخان:20)

- ادغام: بصری، اصحاب، ابو جعفر
- ادغام، اظہار: ہشام
- اظہار: باقی قراء

4 ﴿فَنَبَذْتُهَا﴾ (طٰہٰ:96)

- ادغام: بصری، اصحاب
- ادغام، اظہار: ہشام
- اظہار: باقی قراء

5 'باء مجزوم' کا 'فاء' میں

- کلمات: یہ قرآن مجید میں پانچ مقامات پر ہے:
  1. ﴿فَیُقْتَلْ اَوْ یَغْلِبْ فَسَوْفَ﴾ (النساء:74)
  2. ﴿وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ﴾ (الرعد:5)
  3. ﴿قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ﴾ (الإسراء:63)
  4. ﴿قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ﴾ (طٰہٰ:97)
  5. ﴿وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ﴾ (الحجرات:11)
- ادغام: بصری، کسائی
- ادغام، اظہار: ہشام، خلاد
- اظہار: باقی قراء

6 ﴿اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ﴾ (سبأ:9)

- ادغام: کسائی
- اظہار: باقی قراء

7 ﴿یٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا﴾ (ہود:42)

- ادغام: بصریان، کسائی
- ادغام، اظہار: قالون، مکی، عاصم، خلاد
- اظہار: باقی قراء

8 ﴿اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ذٰلِكَ﴾ (الأعراف:176)

- ادغام، اظہار: مدنیان، مکی، داجونی، عاصم
- اظہار: باقی قراء

⑦ باب الإدغام الصغير

مدغم حروف

⑤ قریب المخرج حروف

۹ ﴿ومن يرد ثواب الدنيا نؤته منها ومن يرد ثواب الآخرة نؤته منها﴾ (آل عمران:145، دونوں کلمات)
- ادغام: بصری، شامی، اصحاب
- اظہار: باقی قراء

۱۰ ﴿كهيعص ذكر رحمت ربك﴾ (مریم:1، 2)

۱۱ ﴿يس والقرآن الحكيم﴾ (یٰس:1، 2)
- ادغام مع غنہ: ہشام، اخفش، کسائی، یعقوب، خلف العاشر
- ادغام، اظہار: نافع، بزی، صوری، عاصم
- اظہار: باقی قراء

۱۲ ﴿ن والقلم وما يسطرون﴾ (نٓ:1)
- ادغام مع غنہ: ہشام، اخفش، کسائی، یعقوب، خلف العاشر
- ادغام، اظہار: ازرق، بزی، صوری، عاصم
- اظہار: باقی قراء

۱۳ ﴿طسٓمٓ﴾ (الشعراء، القصص)
- اظہار: حمزہ، ابوجعفر
- ادغام: باقی قراء

۱۴ 'لام ساکن' کا 'ذال' میں
- کلمہ: ﴿يفعل ذلك﴾ (یہ قرآن مجید میں 6 مقامات پر آیا ہے۔)
- ادغام: ابوالحارث
- اظہار: باقی قراء

اگر 'لام متحرک' ہو تو پھر ادغام نہیں ہوگا۔ جیسے: ﴿من يفعل ذلك﴾

۱۵ ﴿أورثتموها بما كنتم تعملون﴾ (الأعراف:43، الزخرف:72)
- ادغام: بصری، ہشام، اخوان
- ادغام، اظہار: صوری عن ابن ذکوان
- اظہار: باقی قراء

۱۶ ﴿لبثت، لبثتم﴾ (ہر جگہ)
- ادغام: بصری، شامی، اخوان، ابوجعفر
- اظہار: باقی قراء

۱۷ 'ذال' کا 'ت' میں
- کلمات: ﴿أخذت، أخذتم، لتخذت﴾ وغیرہ
- اظہار: مکی، حفص
- ادغام، اظہار: رویس
- ادغام: باقی قراء

تحریرات رویس کے لیے 'ادغام عام' کے ساتھ ان کلمات میں صرف 'اظہار' ہے۔

ہائے کنایہ سے مراد:

قراء کے ہاں اس سے مراد واحد مذکر غائب کی ہائے ضمیر ہے جس کا اصل اعراب 'ضمہ' ہے، جیسے: ﴿لَهٗ﴾ سوائے اس صورت کے کہ جب وہ 'کسرہ' یا 'یائے ساکنہ کے بعد آئے تو اُن کی مناسبت میں 'مکسور' ہوگی۔

⑧ باب هاء الكناية

اقسام

ہائے ضمیر سے پہلے......اور بعد میں......ہو۔

- **ساکن + ساکن**: ﴿مِنْهُ ابْتِغَآءَ﴾ → تمام قراء
- **متحرک + ساکن**: ﴿لَهُ الْمُلْكُ﴾ → تمام قراء
  - (ان دونوں میں) عدم صلہ
- **متحرک + متحرک**: ﴿مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ﴾ → تمام قراء
  - صلہ
- **ساکن + متحرک**: [فِيْهِ هُدًى ، مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ، عَنْهُ تَلَهّٰى ، لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَالَهٗ]
  - مکی → ہر جگہ → صلہ
  - حفص → صرف ﴿فِيْهِ مُهَانًا﴾ میں (الفرقان:69) → صلہ
  - باقی قراء → ہر جگہ → عدم صلہ

مخصوص کلمات

① ﴿يُؤَدِّهٖٓ﴾ (ال عمران:75)
② ﴿نُوَلِّهٖ﴾ (النساء:115)
③ ﴿وَنُصْلِهٖ﴾ (النساء:115)
④ ﴿نُؤْتِهٖ﴾ (ال عمران:145، الشوریٰ:20)
⑤ ﴿فَاَلْقِهْ﴾ (النمل:28)
⑥ ﴿وَيَتَّقْهِ﴾ (النور:52)
⑦ ﴿يَرْضَهُ لَكُمْ﴾ (الزمر:7)
⑧ ﴿وَمَنْ يَّاْتِهٖ﴾ (طٰهٰ:75)
⑨ ﴿اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ﴾ (البلد:7)
⑩ ﴿خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ شَرًّا يَّرَهٗ ۝﴾ (الزلزال:7، 8)
⑪ ﴿بِيَدِهٖ﴾ (چار مقامات پر)
⑫ ﴿طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ﴾ (یوسف:37)
⑬ ﴿وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ﴾ (الکهف:63)
⑭ ﴿عَلَيْهُ اللّٰهَ﴾ (الفتح:10)
⑮ ﴿لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا﴾ (طٰهٰ:10، القصص:29)
⑯ ﴿يَاْتِيْكُمْ بِهِ انْظُرْ﴾ (الأنعام:46)
⑰ ﴿قَالُوْٓا اَرْجِهْ﴾ (الأعراف:111، الشعراء:36)
⑱ ﴿فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ﴾ (الأنعام:90)

⑧ باب هاء الكناية

مخصوص کلمات

❶ ﴿يُؤَدِّهٖٓ﴾ ❷ نُوَلِّهٖ ❸ وَنُصْلِهٖ ❹ نُؤْتِهٖ
- عدم صلہ: قالون، یعقوب
- اسکان: بصری، شعبہ، حمزہ
- حلوانی، صوری: صلہ، عدم صلہ
- داجونی: صلہ، عدم صلہ، اسکان
- ابوجعفر: عدم صلہ، اسکان
- صلہ: باقی قراء

❺ ﴿فَأَلْقِهْ﴾
- اسکان: بصری، عاصم، حمزہ
- باقی قراء: ﴿يُؤَدِّهٖٓ، نُوَلِّهٖ، وَنُصْلِهٖ، نُؤْتِهٖ﴾ کی طرح پڑھتے ہیں۔

❻ ﴿وَيَتَّقْهِ﴾
- ﴿وَيَتَّقْهِ﴾: حفص
- ﴿وَيَتَّقِهِ﴾: باقی قراء
  - عدم صلہ: قالون، یعقوب
  - اسکان: بصری، شعبہ
  - حلوانی، صوری، ابن جماز: صلہ، عدم صلہ
  - داجونی: صلہ، عدم صلہ، اسکان
  - خلاد، ابن وردان: صلہ، اسکان
  - صلہ: باقی قراء

❼ ﴿يَرْضَهُ لَكُمْ﴾
- عدم صلہ: نافع، حفص، حمزہ، یعقوب، صوری
- صلہ: مکی، کسائی، خلف العاشر
- اسکان: سوسی
- دوری بصری، ابن جماز: صلہ، اسکان
- ہشام، شعبہ: عدم صلہ، اسکان
- اخفش، ابن وردان: عدم صلہ، صلہ

❽ ﴿وَمَنْ يَأْتِهِ﴾
- عدم صلہ + صلہ: قالون، ابن وردان، رویس
- صلہ + اسکان: سوسی
- صلہ: باقی قراء

❾ ﴿أَن لَّمْ يَرَهُۥٓ أَحَدٌ﴾
- اسکان: داجونی
- عدم صلہ + صلہ: ابن وردان، یعقوب
- صلہ: باقی قراء

⑧ باب هاء الكناية

مخصوص کلمات

۱۰ ﴿خَيْرًا يَّرَهٗ ۞ شَرًّا يَّرَهٗ﴾

- ہشام ← اسکان
- ابن وردان ← عدم صلہ، صلہ، اسکان
- یعقوب ← عدم صلہ، صلہ
- باقی قراء ← صلہ

۱۱ ﴿بِيَدِهٖ﴾

- عدم صلہ ← رویس
- صلہ ← باقی قراء

۱۲ ﴿طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖ﴾

- عدم صلہ، صلہ ← قالون، ابن وردان
- صلہ ← باقی قراء

۱۳، ۱۴ ﴿وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ، عَلَيْهُ اللّٰهَ﴾

- 'هاء' کا ضمہ ← حفص
- 'هاء' کا کسرہ ← باقی قراء

۱۵ ﴿لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا﴾

- 'هاء' کا ضمہ ← حمزہ
- 'هاء' کا کسرہ ← باقی قراء

۱۶ ﴿يَاْتِيْكُمْ بِهِ انْظُرْ﴾

- 'هاء' کا ضمہ ← اصبہانی
- 'هاء' کا کسرہ ← باقی قراء

۱۷ ﴿قَالُوْٓا اَرْجِهْ﴾

- 'ہمزہ' سے پڑھنے والے
  - ﴿اَرْجِئْهُ﴾ ← مکی، ہشام
  - ﴿اَرْجِئْهُ﴾ ← بصریان، داجونی، شعبہ
  - ﴿اَرْجِئْهِ﴾ ← ابن ذکوان
- 'بغیر ہمزہ' کے پڑھنے والے
  - ﴿اَرْجِهٖ﴾ ← قالون، ابن وردان
  - ﴿اَرْجِهِ﴾ ← ورش، کسائی، ابوجعفر خلف العاشر
  - ﴿اَرْجِهْ﴾ ← عاصم، حمزہ

۱۸ ﴿فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ﴾

اس کلمہ کی 'هاء' ابن عامر شامی کے لیے 'ہائے ضمیر' ہے:

- ہشام ← عدم صلہ
- ابن الاخرم ← صلہ
- نقاش، رملی ← عدم صلہ، صلہ
- مطوعی ← عدم صلہ، صلہ، اسکان

﴿اقْتَدِهْ﴾ میں 'ہائے سکتہ' کا اختلاف دیکھیے:
باب الوقف علی مرسوم الخط
صفحہ: 89

⑨ باب المد والقصر

1 عین مریم + عین شوری
- تمام قراء کے لیے
  - طول
  - توسط
  - قصر

2 لفظ ﴿هٰذَٰنِّ﴾ ، ﴿الَّذَٰنِّ﴾ میں
(القصص:27) (حم السجدۃ:29)
- ابن کثیر مکی کے لیے
  - طول
  - توسط
  - قصر

3 مدمتصل
- طول: ازرق، حمزہ
- توسط+طول: نقاش
- توسط: باقی قراء

4 مدمنفصل
- طول: ازرق، حمزہ
- توسط+طول: نقاش
- توسط: داجونی، ابن الاخرم، صوری شعبہ، کسائی، خلف العاشر
- قصر+توسط: قالون، اصبہانی، بصریان حلوانی، حفص
- قصر: مکی، ابوجعفر

5 مدبدل
حرف مدہ جو ہمزہ ثابتہ یا مغیرہ کے بعد ہو، جیسے:
﴿اٰمَنَ، اُوْتُوا، اِیْمَانًا، الْاٰخِرَۃ، ھٰؤُلَآءِ اٰلِهَةً، ءَاٰمَنْتُمْ﴾

- ازرق
  - قصر
  - توسط
  - طول
- باقی قراء: قصر

تحریرات

’مدبدل‘ کی تینوں وجوہ کے ساتھ ’ذوات الیاء‘ میں ’فتح تقلیل‘ ہے۔

مستثنیٰ صورتیں

کلمة
﴿یُؤَاخِذُ﴾
- قصر

قواعد
- جب ہمزہ صحیح ساکن متصل کے بعد ہو جیسے: الْقُرْاٰنُ، مَسْئُوْلًا الظَّمْاٰنُ، مَذْءُوْمًا
- جب حرف مدہ ہمزہ کے بعد تنوین سے بدل کر آیا ہو جیسے: مَآءً، دُعَآءً، نِدَآءً
- جب حرف مدہ ہمزہ وصلی کے بعد ہو، جیسے: لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ، الَّذِی اؤْتُمِنَ، فِی السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِیْ لیکن اگر ہمزہ وصلی سے ابتداء کی جائے تو پھر مدبدل جائز ہے، جیسے: اِیْتِ بِقُرْاٰنٍ، اُوْتُمِنَ، اِیْتُوْنِیْ

مختلف فیه
- اِسْرَآءِیْلَ
- آٰلْئٰنَ (یونس:51، 91)
- عَادًا الُّوْلٰی (النجم:50)

6 مدمبالغہ
جیسے: ”لَا رَیْبَ، لَا جُنَاحَ، لَا خَلَاقَ“ یہ قرآن مجید کے 43 کلمات کے ’لام‘ میں ہوتی ہے، اوران کے ’لام‘ کو ”لَام تَبْرِئَة“ کہتے ہیں، اس میں:

- حمزہ: قصر، توسط
- باقی قراء: قصر

توسیط لا کی تحریرات

توسیط لا صرف ’سکتہ‘ کے ساتھ آتا ہے۔

- **خلف:**
  - سکتہ خاص
    - ’تائے تانیث‘ جیسے: ﴿مَا الْحَآقَّةُ﴾ میں صرف ’فتح‘ ہوگا۔
    - ’متوسط بکلمہ‘ میں صرف ’تحقیق‘ ہے۔
    - ﴿شَیْءٍ﴾ میں ’توسط‘ ممنوع ہے۔
  - سکتہ مطلق
    - ’تائے تانیث‘ جیسے: ﴿مَا الْحَآقَّةُ﴾ میں ’فتح‘ و’امالہ‘ دونوں وجہیں ہیں۔
    - ’متوسط بکلمہ‘ میں ’تحقیق‘ و’تغیر‘ دونوں وجہیں ہیں۔
    - ﴿شَیْءٍ﴾ میں ’توسط‘ آتا ہی نہیں۔
- **خلاد:**
  - سکتہ مطلق
    - ’تائے تانیث‘ جیسے: ﴿مَا الْحَآقَّةُ﴾ میں صرف ’فتح‘ ہوگا۔
    - ’متوسط بکلمہ‘ میں ’تحقیق‘ و’تغیر‘ دونوں وجہیں ہیں۔
    - ﴿شَیْءٍ﴾ میں ’توسط‘ آتا ہی نہیں۔

7 مدلین

8 مدتعظیم

مدمبالغہ کے کلمات دیکھیے: النفحات العاطرة في توجيه القراءات العشر المتواترة، باب المد والقصر: 125

⑨ باب المد والقصر

1. عین مریم + عین شوری
2. لفظ ﴿هٰتَيْنِّ﴾، ﴿الَّذَيْنِّ﴾ میں (القصص:27) (حم السجدة:29)
3. مد متصل
4. مد منفصل
5. مد بدل
6. مد مبالغہ
7. مد لین
8. مد تعظیم

مد لین

جب 'یا' یا 'واو' ساکن ایک کلمہ میں 'فتحہ' اور 'ہمزہ' کے درمیان ہو۔

ازرق

وصلاً وقفاً

- لفظ ﴿شَيْءٍ﴾ میں
  - توسط
  - طول
  - **تحریرات**
    - لفظ ﴿شَيْءٍ﴾ میں
      - توسط
      - طول
      - مد بدل میں:
        - (توسط) 'تینوں' وجوہ
        - (طول) صرف 'طول'
    - ﴿مِن شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ ءَابَآؤُنَا﴾
    - ﴿ءَابَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْـًٔا﴾
- لفظ ﴿سَوْءَاتِ﴾ میں
  - قصر
  - توسط
  - **تحریرات**
    - سَوْ ءٰ ت
    - قصر ← قصر، توسط، طول
    - توسط ← توسط، طول
- لفظ ﴿مِن دُونِهِۦ مَوْئِلًا﴾ (الکہف:58) ﴿وَإِذَا الْمَوْءُۥدَةُ﴾ (التکویر:8) میں
  - قصر
- باقی کلمات میں جیسے: ﴿كَهَيْـَٔةِ، سَوْءَةَ، السَّوْءِ، فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوا، وَلَا تَاْيْـَٔسُوا﴾
  - قصر
  - توسط
  - طول
  - **تحریرات**
    - ان کلمات میں
      - قصر، توسط
      - طول
      - مد بدل میں:
        - (قصر، توسط) 'تینوں' وجوہ
        - (طول) صرف 'طول'

حمزہ

وصلاً

- لفظ ﴿شَيْءٍ﴾ میں
  - قصر
  - توسط
    - **تحریرات**
      1. ﴿شَيْءٍ﴾ میں 'توسط' صرف 'سکتہ' کے ساتھ آتا ہے، وہ بھی دو مراتب کے ساتھ:
         - سکتہ لام ال
         - سکتہ خاص (ساکن المفصول)
      2. اور تائے تانیث، جیسے: ﴿الْغَاشِيَةِ﴾ میں صرف 'فتح' ہے۔
      3. اور 'متوسط بکلمہ' میں صرف 'تحقیق' ہے۔
      4. اور اس کے ساتھ ﴿الْبَوَارِ، الْقَهَّارِ، التَّوْرَاةِ﴾ میں صرف 'تقلیل' ہے۔

      (شواهد التنقيح على مختصر قواعد التحرير)
- باقی کلمات میں جیسے: ﴿كَهَيْـَٔةِ﴾
  - قصر

باقی قراء

- وصلاً
  - قصر
- وقفاً
  - قصر
  - توسط
  - طول

مد تعظیم

یہ قرآن مجید کے پانچ کلمات کے 'لا' میں ہوتی ہے۔
وہ پانچ کلمات یہ ہیں: ﴿اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ﴾، ﴿لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ﴾، ﴿لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ﴾، ﴿لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي﴾، ﴿لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا﴾ (جہاں بھی آئیں)
عام مد منفصل کے 'قصر' کے ساتھ اس میں:

قالون، اصبہانی، مکی، بصریان، حلوانی، حفص، ابوجعفر کے لیے

- قصر
- توسط

تحریرات

'مد تعظیم' میں 'توسط' کے ساتھ:

1. 'مکی، یعقوب' کے لیے غنہ، عدم غنہ ہے۔
2. اور باقی کے لیے صرف 'غنہ' ہے۔

⑩ باب الهمزتين من كلمة

ابدال مع المد أو القصر کا معنی:

① ابدال مع المد: جب ہمزہ کے بعد 'سکون' سبب مدہ ہو۔ جیسے: ﴿ءَاَنْذَرْتَهُمْ ، ءَاَسْلَمْتُمْ﴾

② ابدال مع القصر: جب ہمزہ کے بعد 'متحرک حرف ہو'، یعنی سبب مدہ نہ ہو۔ جیسے: ﴿ءَاَلِدُ﴾

مفتوحتین

﴿ءَاَنْذَرْتَهُمْ ، ءَاَسْلَمْتُمْ ، ءَاَلِدُ﴾

- تسہیل مع الادخال ← قالون، بصری، ابوجعفر
- تسہیل بلا ادخال ← ورش، مکی، رویس
- ① تسہیل مع الادخال ② تحقیق مع الادخال ← حلوانی
- ① تحقیق بلا ادخال ② تسہیل مع الادخال [عند صاحب الکافی] ← داجونی
- تحقیق بلا ادخال ← ابن ذکوان، کوفیون، روح
- ابدال مع المدأو القصر ← ازرق

پہلا مفتوح، دوسرا مکسور

﴿ءَاِذَا ، اَئِفْكًا ، ءَاِنَّكَ﴾

- تسہیل مع الادخال ← قالون، بصری، ابوجعفر
- تسہیل بلا ادخال ← ورش، مکی، رویس
- تحقیق بلا ادخال ← ابن ذکوان، کوفیون، روح
- ہشام:
  - 'سات مقامات' میں
  - 'استفہام مکرر' میں
  - 'باقی کلمات' میں جیسے: ﴿اَئِنَّا لَتَارِكُوْا﴾

ان تینوں میں چار مذاہب ہیں:

تحریرات (تیسیر الفتاح العلیم شرح تنقیح فتح الکریم: 265-267)

① 'تینوں' میں ← تحقیق مع الادخال (حلوانی، داجونی)

② 'تینوں' میں ← تحقیق بلا ادخال (حلوانی، داجونی)

③ (حلوانی)
- 'سات مقامات' 'استفہام مکرر' میں ← تحقیق مع الادخال
- 'باقی کلمات' میں ← تحقیق بلا ادخال

④ (داجونی)
- 'سات مقامات' 'باقی کلمات' میں ← تحقیق بلا ادخال
- 'استفہام مکرر' میں ← تحقیق مع الادخال

'حلوانی' کے لیے 'تحقیق بلا ادخال' 'قصر' کے ساتھ ممنوع ہے۔

ہشام کے لیے مخصوص سات مقامات:

① ﴿ءَاِنَّكُمْ لَتَأْتُوْنَ﴾ (الأعراف:81)

②، ③ ﴿ءَاِنَّ لَنَا لَاَجْرًا﴾ (الأعراف:113، الشعراء:41)

④ ﴿ءَاِذَا مَا مِتُّ﴾ (مریم:66)

⑤ ﴿ءَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ﴾ (الصفت:52)

⑥ ﴿اَئِفْكًا اٰلِهَةً﴾ (الصفت:86)

⑦ ﴿ءَاِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ﴾ (فصلت:9)

اس میں 'تسہیل مع الادخال' بھی ہے۔

پہلا مفتوح، دوسرا مضموم

﴿اَؤُنَبِّئُكُمْ ، ءَاُنْزِلَ ، ءَاُلْقِيَ﴾

- ① تسہیل مع الادخال ② تسہیل بلا ادخال ← قالون، بصری
- تسہیل مع الادخال ← ابوجعفر
- تسہیل بلا ادخال ← ورش، مکی، رویس
- تحقیق بلا ادخال ← ابن ذکوان، کوفیون، روح
- ہشام (حلوانی، داجونی):
  - **اَؤُنَبِّئُكُمْ** (آل عمران:15) ← ① تحقیق مع الادخال ② تحقیق بلا ادخال
  - **ءَاُنْزِلَ** (ص:8)، **ءَاُلْقِيَ** (القمر:25) ← ① تسہیل مع الادخال ② تحقیق مع الادخال ③ تحقیق بلا ادخال

⑩ باب الهمزتين من كلمة

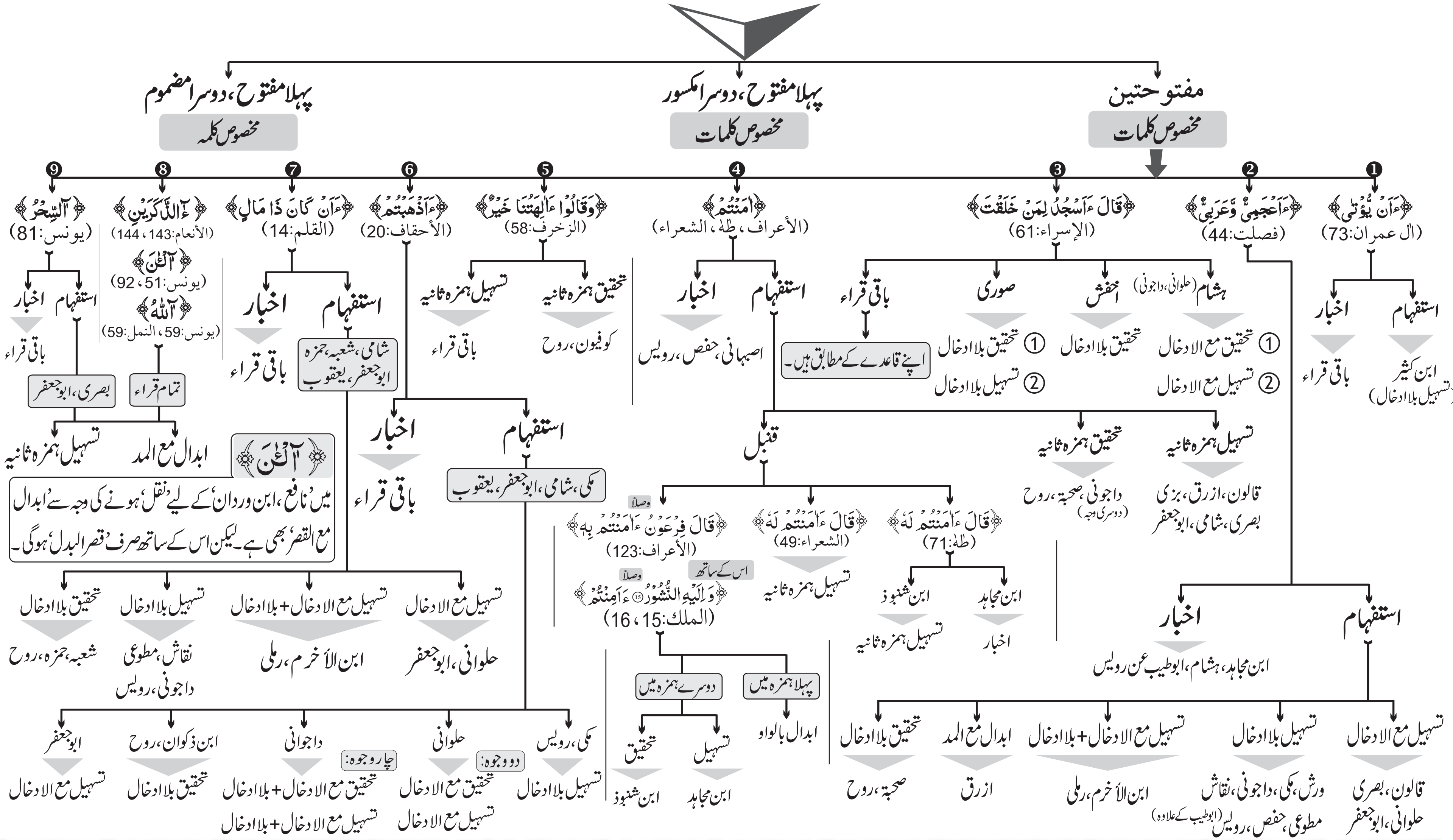

10 باب الهمزتين من كلمة

مفتوحتین
مخصوص کلمات

1. ہشام (حلوانی، داجونی)
   ﴿ءَاَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ﴾ (فصلت:9)
   - ① تسہیل مع الادخال
   - ② تحقیق مع الادخال
   - ③ تحقیق بلا ادخال

2. ﴿اَئِنَّكُمْ لَتَأْتُوْنَ﴾ (الأعراف:81)
   - اخبار ← مدنیان، حفص
   - استفہام ← باقی قراء ← اپنے قاعدے کے مطابق پڑھیں گے۔

3. ﴿اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا﴾ (الأعراف:113)
   - اخبار ← مدنیان، مکی، حفص
   - استفہام ← باقی قراء ← اپنے قاعدے کے مطابق پڑھیں گے۔

پہلا مفتوح، دوسرا مکسور
مخصوص کلمات

4. ﴿قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ﴾ (یوسف:90)
   - اخبار ← مکی، ابوجعفر
   - استفہام ← باقی قراء ← اپنے قاعدے کے مطابق پڑھیں گے۔

5. ﴿ءَاِذَا مَا مِتُّ﴾ (مریم:66)
   - اخبار، استفہام (تحقیق بلا ادخال) ← ابن ذکوان
   - استفہام ← باقی قراء ← اپنے قاعدے کے مطابق پڑھیں گے۔

   تحریرات
   'اخبار' کے ساتھ 'سکتہ' ممنوع ہے۔

6. ﴿ءَاِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ﴾ (الأنعام:19)
   - تسہیل بلا ادخال ← رویس (ابوطیب کے علاوہ)
   - تحقیق بلا ادخال ← ابوطیب عن رویس
   - 'باقی قراء' اپنے قاعدے کے مطابق پڑھیں گے۔

7. ﴿اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ﴾ (الواقعة:66)
   - استفہام ← شعبہ (تحقیق بلا ادخال)
   - اخبار ← باقی قراء

پہلا مفتوح، دوسرا مضموم
مخصوص کلمہ

8. ﴿اَئِمَّةَ﴾ (ہر جگہ)
   - ① تسہیل مع الادخال ② ابدال بالیاء ← ابوجعفر
   - ① تسہیل بلا ادخال ② ابدال بالیاء ← قالون، ازرق، مکی، بصری، رویس
   - ① تحقیق مع الادخال ② تحقیق بلا ادخال ← ہشام
   - تحقیق بلا ادخال ← باقی قراء
   - اصبہانی
     - (القصص:41) (السجدة:24) ← ① تسہیل مع الادخال ② ابدال بالیاء
     - (التوبة:12) (الأنبياء:73) (القصص:5) ← ① تسہیل بلا ادخال ② ابدال بالیاء

⑩ باب الهمزتين من كلمة

مفتوحتین
مخصوص کلمات

پہلا مفتوح، دوسرا مکسور
مخصوص کلمات

استفہام مکرر

آیت	پہلے میں استفہام دوسرے میں اخبار	پہلے میں اخبار دوسرے میں استفہام	دونوں میں استفہام
① ﴿ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ﴾ (الرعد:5)	نافع کسائی، یعقوب	شامی، ابوجعفر	باقی قراء
②، ③ ﴿وَقَالُوْا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ﴾ (الإسراء:49، 98)	نافع کسائی، یعقوب	شامی، ابوجعفر	باقی قراء
④ ﴿قَالُوْا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ﴾ (المؤمنون:82)	نافع کسائی، یعقوب	شامی، ابوجعفر	باقی قراء
⑤ ﴿ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ﴾ (السجدة:10)	نافع کسائی، یعقوب	شامی، ابوجعفر	باقی قراء
⑥ ﴿ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ﴾ (الصفت:53)	نافع کسائی، یعقوب	شامی، ابوجعفر	باقی قراء
⑦ ﴿ءَاِذَا كُنَّا تُرَابًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ﴾ (النمل:67)	شامی، کسائی ﴿اِنَّنَا﴾	مدنیان	باقی قراء
⑧ ﴿اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ..... ءَاِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ﴾ (العنكبوت:28، 29)	کوئی بھی نہیں	حجازی، شامی، یعقوب، حفص	باقی قراء
⑨ ﴿ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ﴾ (الصفت:16)	مدنیان، کسائی، یعقوب	شامی	باقی قراء
⑩ ﴿اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ﴾ (الواقعة:47)	مدنیان، کسائی، یعقوب	کوئی بھی نہیں	باقی قراء
⑪ ﴿ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ءَاِذَا كُنَّا﴾ (النازعات:10، 11)	نافع، شامی، کسائی، یعقوب	ابوجعفر	باقی قراء

پہلا مفتوح، دوسرا مضموم
مخصوص کلمہ

﴿اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ﴾ (الزخرف:19)

- ﴿ءَاُشْهِدُوْا﴾ ← مدنیان
  - ① تسہیل مع الادخال ② تسہیل بلا ادخال ← قالون
  - تسہیل بلا ادخال ← ورش
  - تسہیل مع الادخال ← ابوجعفر
- ﴿اَشْهِدُوْا﴾ ← باقی قراء

'استفہام' کی صورت میں 'تسہیل، تحقیق' اور 'ادخال، بلا ادخال' کرنے میں 'قراء' اپنے قاعدے کے مطابق ہیں۔

⑪ باب الهمزتين من كلمتين

ابدال مع المد أو القصر کا معنیٰ:

① **ابدال مع المد** : جب دوسرے ہمزہ کے بعد 'سکون' سبب مدہ ہو۔ جیسے: ﴿جَآءَ اَمۡرُنَا ، هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ﴾

② **ابدال مع القصر** : جب دوسرے ہمزہ کے بعد 'متحرک حرف' ہو، یعنی سبب مدہ نہ ہو۔ جیسے: ﴿جَآءَ اَجَلُهَا﴾

نوٹ: دوسرے ہمزہ سے ابتداء کی صورت میں 'تمام قراء' کے لیے 'ہمزہ' میں تحقیق ہے۔

متفق الحرکة

مفتوحین
﴿جَآءَ اَمۡرُنَا ، جَآءَ اَجَلُهُمۡ﴾

- اسقاط الهمزة الاولیٰ مع القصروالمد: قالون، بزی، ابن شنبوذ، بصری
- اسقاط الهمزة الاولیٰ مع المد: ابوطیب عن رویس
- ① تسهیل الهمزة الثانیة ② ابدال مع المد أو القصر: ازرق، ابن مجاہد
  - مخصوص کلمہ: ﴿جَآءَ اٰلَ﴾ (الحجر:61) (القمر:41) ← اس میں ان کے لیے 'ابدال مع المد' اور 'ابدال مع القصر' دونوں ہیں۔
- تسهیل الهمزة الثانیة: اصبهانی، ابوجعفر، رویس (ابوطیب کے علاوہ)
- تحقیق: باقی قراء

مکسورتین + مضمومتین
﴿هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ﴾ ﴿اَوۡلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ﴾ (الأحقاف:32)

- تسهیل الهمزة الاولیٰ مع المد والقصر: قالون، بزی
  - مستثنیٰ کلمہ: ﴿بِالسُّوٓءِ اِلَّا﴾ (یوسف:53) ← اس کلمہ میں تیسری وجہ پہلے 'ہمزہ' میں 'ابدال مع الادغام' بھی ہے: ﴿بِالسُّوِّ اِلَّا﴾
- اسقاط الهمزة الاولیٰ مع القصروالمد: ابن شنبوذ، بصری
- اسقاط الهمزة الاولیٰ مع المد: ابوطیب عن رویس
  - ﴿هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ﴾ (البقرة:31) کی وجوہ:
    - تسهیل الهمزة الأولیٰ کی صورت میں: قصر ← توسط، قصر؛ توسط ← توسط، قصر
    - إسقاط الهمزة الأولیٰ کی صورت میں: قصر ← قصر، توسط؛ توسط ← توسط
- تسهیل الهمزة الثانیة: اصبهانی، ابوجعفر، رویس (ابوطیب کے علاوہ)
- ① تسهیل الهمزة الثانیة ② ابدال مع المد أو القصر: ازرق، ابن مجاہد
  - مخصوص کلمات:
    - ① ﴿هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ﴾ (البقرة:31)
    - ② ﴿عَلَى الۡبِغَآءِ اِنۡ اَرَدۡنَ﴾ (النور:33)
    - ← ان میں 'ازرق' کے لیے تیسری وجہ 'ابدال بالیاء' بھی ہے۔
    - ① ﴿مِنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيۡتُنَّ﴾ (الاحزاب:32)
    - ② ﴿عَلَى الۡبِغَآءِ اِنۡ اَرَدۡنَ﴾ (النور:33)
    - ③ ﴿لِلنَّبِيِّٓ اِنۡ اَرَادَ﴾ (الاحزاب:50)
    - ← ان تینوں کلمات میں 'ازرق' کے لیے اور صرف پہلے کلمہ میں قنبل کے لیے 'ابدال مع المد' اور 'ابدال مع القصر' دونوں ہیں۔
- تحقیق: باقی قراء

مختلف الحرکة

اس کی پانچ صورتیں ہیں:

- پہلا ہمزہ **مفتوح**
  - دوسرا **مکسور** ﴿وَجَآءَ اِخۡوَةُ﴾
  - دوسرا **مضموم** ﴿جَآءَ اُمَّةً﴾
  - اہل سماء: ← تسهیل ہمزہ ثانیہ؛ ابوجعفر، رویس
- پہلا ہمزہ **مکسور** ﴿مِنَ السَّمَآءِ اَوِ ائۡتِنَا﴾
- پہلا ہمزہ **مضموم** ﴿لَوۡ نَشَآءُ اَصَبۡنٰهُمۡ﴾
  - دوسرا **مفتوح** — اہل سماء: ← ابدال؛ ابوجعفر، رویس
- پہلا ہمزہ **مضموم** دوسرا **مکسور** ﴿يَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ﴾
  - اہل سماء: ← ابدال بالواو / تسهیل ہمزہ ثانیہ؛ ابوجعفر، رویس

⑫ باب الهمز المفرد

- **ابدال**
  - **ازرق**
    - **قواعد**
      - **قاعدہ نمبر ❶**
        - ہمزہ ساکنہ 'ف کلمہ' میں ہو تو ابدال کریں گے۔
        - جیسے: ﴿يُوْمِنُوْنَ ، فَاْتُوْا ، يَاْتِيَنَّكُمْ ، وَّلَا يُوْخَذُ﴾
        - **مستثنیٰ کلمات**
          - **تحقیق**
            - **لفظ اِيْوَاء کے کلمات**
              - ﴿مَاْوٰهُ﴾ ، ﴿مَاْوٰىهُمْ﴾ ، ﴿مَاْوٰىكُمْ﴾ ، ﴿فَاْوٗا﴾ ، ﴿وَتُـْٔوِيْٓ﴾ ، ﴿تُـْٔوِيْهِ﴾ ، ﴿الْمَاْوٰى﴾
              - ان میں ہمزہ فا کلمہ میں ہے، پھر بھی ابدال نہیں ہوگا۔
          - **ابدال**
            - ﴿وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ﴾ (الحج:45)
            - ﴿بِئْسَ﴾
            - ﴿الذِّئْبُ﴾ (یوسف:13، 14، 17)
            - ان میں 'ہمزہ' عین کلمہ میں ہے، پھر بھی ابدال ہوگا۔
      - **قاعدہ نمبر ❷**
        - ہمزہ مفتوح 'ف کلمہ' میں ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو ہمزہ کو واؤ سے بدلیں گے۔
        - جیسے: ﴿لَا تُوَاخِذْنَا ، مُوَذِّنٌ ، يُوَلِّفُ﴾
        - **نوٹ:** دو کلمات ﴿فُؤَاد ، بِسُؤَالِ﴾ (پانچ مقامات پر آیا ہے) (ص:24) میں 'ازرق' کے لیے مد بدل ہے، کیونکہ ان کلمات میں 'ہمزہ' عین کلمہ میں ہے۔
    - **کلمات**
      - ﴿لِئَلَّا﴾ (البقرة:150، النساء:165، الحديد:29) ← ابدال بالیاء
      - ﴿اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ﴾ (التوبة:37) ← ادغام
  - **اصبہانی**
  - **ابوعمرو بصری**
  - **ابوجعفر**
- **تحقیق**
  - باقی قراء

⑫ باب الهمز المفرد

ابدال

ازرق

اصبہانی

قواعد

قاعدہ نمبر ❶

ہمزہ ساکنہ ف، ع، ل کلمہ میں ہو تو ابدال کریں گے۔

جیسے: ﴿يَاكُلُ، اَنْشَانَا، فَادّٰرَاتُمْ، شِيْتُمَا، بِيْسَمَا﴾

مستثنیٰ کلمات

اس سے پانچ اسماء اور پانچ افعال مستثنیٰ ہیں:

5 اسماء

① ﴿الْبَاْسَآءِ، الْبَاْسِ، بَاْسَ بَاْسًا، بَاْسُنَا، بَاْسُهٗ﴾

② ﴿وَلُؤْلُؤًا، لُؤْلُؤٌ، اللُّؤْلُؤِ، اللُّؤْلُؤُ﴾

③ ﴿وَّرِءْيًا﴾ (مريم:74)

④ ﴿كَاْسٍ، بِكَاْسٍ، كَاْسًا﴾

⑤ ﴿الرَّاْسُ، رَّاْسِهٖ، بِرَاْسِ، رَاْسِيْ﴾

5 افعال

① ﴿وَهَيِّئْ، وَيُهَيِّئْ﴾

② ﴿وَتُئْوِيْ، تُئْوِيْهِ﴾

③ ﴿قَرَاْتَ، اِقْرَاْ، قَرْاٰنَهٗ﴾

④ ﴿نَبِّئْ، اَنْبِئْهُمْ، وَنَبِّئْهُمْ، نَبَّاْتُكُمَا، نَبِّئْنَا، لَمْ يُنَبَّاْ﴾

⑤ ﴿جِئْتَ﴾ اور اس باب کے تمام کلمات، جیسے: ﴿اَجِئْتَنَا، جِئْتُهُمْ، جِئْتُمُوْنَا﴾

قاعدہ نمبر ❷

ہمزہ مفتوح ف کلمہ میں ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو ہمزہ کو واؤ سے بدلیں گے۔

جیسے: ﴿لَا تُوَاخِذْنَا، مُّوَجَّلًا، يُوَلِّفُ﴾

نوٹ: ① لفظ ﴿مُؤَذِّنٌ﴾ (الأعراف:44 يوسف:70) میں ہمزہ 'ف کلمہ' میں ہے، لیکن 'اصبہانی' ابدال نہیں کرتے۔

② اور لفظ ﴿فُؤَاد﴾ (پانچ مقامات پر) میں ہمزہ 'عین کلمہ' میں ہے، لیکن 'اصبہانی' ابدال کرتے ہیں۔

کلمات

ابدال بالیاء

① ﴿خَاسِئًا﴾ (الملك:4)

② ﴿مُلِئَتْ﴾ (الجن:8)

③ ﴿نَاشِئَةَ﴾ (المزمل:6)

④ ﴿فَبِاَيِّ﴾ (ہر جگہ)

ابدال بالیاء + تحقیق

① ﴿بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ﴾ (لقمان:34)

② ﴿بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ﴾ (القلم:6)

تسہیل (وصلاً وقفاً)

درج ذیل کلمات کے ہمزہ میں

- ﴿وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا﴾ (يونس:7)
- ﴿خَيْرُ اِطْمَاَنَّ بِهٖ﴾ (الأنبياء:11)
- ﴿كَاَنَّ﴾ — جیسے بھی آئے، چاہے مخفف یا مشدد، جیسے: ﴿كَاَنَّهٗ، كَاَنَّهَا، كَاَنَّكَ، كَاَنَّهُمْ كَاَنَّهُنَّ، كَاَنَّمَا، وَيْكَاَنَّ، كَاَنْ لَّمْ﴾
- ﴿تَاَذَّنَ﴾ — (الأعراف:167) تسہیل؛ (إبراهيم:7) تسہیل و تحقیق

درج ذیل کلمات کے دوسرے ہمزہ میں

① ﴿اَفَاَنْتَ﴾

② ﴿اَفَاَنْتُمْ﴾

③ ﴿اَفَاَمِنَ﴾

④ ﴿اَفَاَمِنُوْا﴾

⑤ ﴿اَفَاَمِنْتُمْ﴾

⑥ ﴿لَاَمْلَئَنَّ﴾

⑦ ﴿اَفَاَصْفٰكُمْ﴾

'رَأَى' کے ہمزہ میں (6 مقامات پر)

① ﴿رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ﴾ (يوسف:4)

② ﴿رَاَيْتُهُمْ لِيْ﴾ (يوسف:4)

③ ﴿رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا﴾ (النمل:40)

④ ﴿رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ﴾ (النمل:44)

⑤ ﴿رَاٰهَا تَهْتَزُّ﴾ (القصص:31)

⑥ ﴿رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ﴾ (المنافقون:4)

ابو عمرو بصری

ابو جعفر

تحقیق

باقی قراء

⑫ باب الهمز المفرد

ابدال

ازرق

قاعدہ

ہمزہ ساکنہ ف، ع، ل کلمہ میں ہوتو وہاں 'تحقیق' اور 'ابدال' دونوں کرتے ہیں۔

جیسے: ﴿فَاتُوْا ، الْبَاسِ ، جِيْتُمْ﴾

مستثنیٰ کلمات

درج ذیل کلمات میں صرف تحقیق ہوگی:

① تَسُؤْ	⑦ يُنَبَّأُ	⑬ رِءْيًا
② نَشَأْ	⑧ اَنْبِئْهُمْ	⑭ تُؤْوِيْ
③ يَشَأْ	⑨ نَبِّئْهُمْ	⑮ تُؤْوِيْهِ
④ هَيِّئْ	⑩ اَرْجِئْهُ	⑯ بَارِئْكُمْ
⑤ يُهَيِّئْ	⑪ اِقْرَأْ	
⑥ نَنْسَأْهَا	⑫ مُؤْصَدَةٌ	

اصبہانی

ابوعمرو بصری

قاعدہ نمبر ❶

ہمزہ ساکنہ ف، ع، ل کلمہ میں ہوتو ابدال کریں گے۔ جیسے: ﴿يَاكُلُ ، اَنْشَانَا ، وَهَيِّئْ لَنَا﴾

مستثنیٰ کلمات

- ﴿اَنْبِئْهُمْ﴾ (البقرة:33) ، ﴿وَنَبِّئْهُمْ﴾ (الحجر:51 القمر:28) → تحقیق
- ﴿نَبِّئْنَا﴾ (یوسف:36) → ابدال، تحقیق

قاعدہ نمبر ❷

ہمزہ مفتوح ف کلمہ میں ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہوتو ہمزہ کو واؤ سے بدلیں گے۔

جیسے: ﴿مُوَذِّنٌ ، مُوَجَّلًا ، يُوَلِّفُ﴾

مستثنیٰ کلمات

﴿وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ﴾ (آل عمران:13)

- ابن وردان → ابدال، تحقیق
- ابن جماز → ابدال

نوٹ: دو کلمات ﴿فُؤَاد ، بِسُؤَالِ﴾ میں ہمزہ 'عین کلمہ' میں ہے، اس لیے ابدال نہیں ہوگا۔

ابوجعفر

ابدال بالیاء

صرف ابدال

① ﴿قُرِئَ﴾
② ﴿خَاسِئًا﴾
③ ﴿مُلِئَتْ﴾
④ ﴿نَاشِئَةَ﴾
⑤ ﴿خَاطِئَةٍ﴾
⑥ ﴿اسْتُهْزِئَ﴾
⑦ ﴿اِنَّ شَانِئَكَ﴾
⑧ ﴿لَنُبَوِّئَنَّهُمْ﴾
⑨ ﴿لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ﴾
⑩ ﴿رِئَآءَ النَّاسِ﴾
⑪ ﴿فِئَة ، فِئَتَيْنِ﴾
⑫ ﴿مِائَة ، مِائَتَيْنِ﴾

ابدال + تحقیق

﴿مَوْطِئًا﴾ (التوبة:120)

حذف ہمزہ

صرف حذف

① ﴿مُتَّكَاً﴾
② ﴿فَمَالِـُٔوْنَ﴾
③ ﴿اَنْ يُّطْفِـُٔوْا ، لِيُطْفِـُٔوْا﴾
④ ﴿وَالصّٰبِـُٔوْنَ ، وَالصّٰبِـِٕيْنَ﴾
⑤ ﴿مُتَّكِـُٔوْنَ ، مُتَّكِـِٕيْنَ ، يَتَّكِـُٔوْنَ﴾
⑥ ﴿لِيُوَاطِـُٔوْا ، وَلَا يَطَـُٔوْنَ ، اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ ، لَمْ تَطَـُٔوْهَا﴾
⑦ ﴿خٰطِـِٕيْنَ ، مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ، الْخَاطِـُٔوْنَ ، كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ﴾
⑧ ﴿وَيَسْتَنْبِـُٔوْنَكَ ، اَنْبِـُٔوْنِيْ ، اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ﴾
⑨ ﴿مُسْتَهْزِءُوْنَ ، الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ، اسْتَهْزِءُوْا تَسْتَهْزِءُوْنَ ، يَسْتَهْزِءُوْنَ﴾

﴿الْمُنْشِـُٔوْنَ﴾ (الواقعة:72)

- ابن وردان → حذف، اثبات
- ابن جماز → حذف

ادغام

صرف ادغام

① ﴿رُءْيَاكَ ، رُءْيَايَ لِلرُّءْيَا ، الرُّءْيَا ، وَرِءْيًا﴾
② ﴿جُزْءًا ، جُزْءٌ﴾
③ ﴿اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ﴾

ادغام و تحقیق

① ﴿كَهَيْـَٔةِ﴾ (ہرجگہ)
② ﴿هَنِيْٓـًٔا﴾ (ہرجگہ)
③ ﴿مَرِيْٓـًٔا﴾ (النساء:4)
④ ﴿بَرِيْٓءٌ ، بَرِيْٓـُٔوْنَ﴾ (ہرجگہ)
⑤ ﴿بَرِيْٓـًٔا﴾ (النساء:112)

تحقیق

باقی قراء

⑫ باب الهمز المفرد

مخصوص کلمات

1. **قالون**
   - تحقیق، ابدال
   - ﴿وَالْمُؤْتَفِكَٰتِ﴾ (التوبة:70)
   - ﴿وَالْمُؤْتَفِكَةَ﴾ (النجم:53)

2. **شعبہ بن عیاش**
   - ابدال
   - ﴿وَلُؤْلُؤًا، لُؤْلُؤٌ﴾ ﴿اللُّؤْلُؤِ، اللُّؤْلُؤُ﴾

3. **کسائی، خلف العاشر**
   - ابدال
   - ﴿الذِّئْبُ﴾ (یوسف:13، 14، 17)

4. **﴿وَرِءْيًا﴾** (مریم:74)
   - ادغام ﴿رِيًّا﴾: قالون، ابن ذکوان، ابوجعفر
   - تحقیق: باقی قراء

5. **﴿يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ﴾** (الکہف:94، الأنبیاء:96)
   - تحقیق: عاصم
   - ابدال: باقی قراء

6. **﴿مُؤْصَدَةٌ﴾** (البلد:20، الهمزة:8)
   - تحقیق: بصریان، حفص، حمزہ، خلف العاشر
   - ابدال: باقی قراء

7. **﴿كَأَيِّن، فَكَأَيِّن﴾**
   - كَآئِن، فَكَآئِن
     - ابن کثیر: تحقیق مع المد
     - ابوجعفر: تسہیل مع المد والقصر
   - كَأَيِّن، فَكَأَيِّن: باقی قراء

8. **﴿أَرَأَيْتَ، أَفَرَأَيْتَ، أَرَأَيْتُمْ، أَرَأَيْتَكُمْ، أَفَرَأَيْتُمْ﴾**
   - تسہیل: قالون، اصبہانی، ابوجعفر
   - تسہیل، ابدال بالالف: ازرق
   - حذف ہمزہ: کسائی
   - تحقیق: باقی قراء

10. **﴿إِسْرَائِيلَ﴾** (ہرجگہ)
    - تسہیل مع المد والقصر (وصلاً و وقفاً): ابوجعفر

9. **﴿هَاأَنتُمْ﴾** (آل عمران:66، 119، النساء:109، محمد:38)
   - قالون، بصری: اثبات الف: تسہیل مع القصر والمد ﴿هَاأَنتُمْ﴾
   - ابوجعفر: اثبات الف: تسہیل مع القصر ﴿هَاأَنتُمْ﴾
   - ازرق
     - اثبات الف: تسہیل مع المد والقصر ﴿هَاأَنتُمْ﴾
     - حذف الف: تسہیل الہمز ﴿هَأَنتُمْ﴾
     - ابدال مع الف ﴿هَانتُمْ﴾
   - اصبہانی
     - اثبات الف: تسہیل مع المد والقصر ﴿هَاأَنتُمْ﴾
     - حذف الف: تسہیل الہمز ﴿هَأَنتُمْ﴾
   - ابن مجاہد: حذف الالف: تحقیق الہمز ﴿هَأَنتُمْ﴾
   - باقی قراء: اثبات الف: تحقیق الہمز ﴿هَاأَنتُمْ﴾

11. **﴿قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ﴾** (النجم:22)
    - تحقیق ﴿ضِئْزَىٰ﴾: ابن کثیر
    - ابدال: باقی قراء

12. **﴿اللَّٰٓئِي﴾** (الأحزاب:4، الطلاق:4، المجادلة:2)
    - ﴿اللَّٰٓءِ﴾
      - قالون، قنبل، یعقوب: وصلاً و وقفاً: تحقیق الہمز
      - ورش، ابوجعفر
        - وصلاً: تسہیل مع المد والقصر
        - وقفاً: تسہیل مع المد والقصر مع الروم؛ ﴿اللَّٰٓيْ﴾ ابدال بالیاء
      - بزی، بصری
        - وصلاً: تسہیل مع المد والقصر؛ ﴿اللَّٰٓيْ﴾ ابدال بالیاء
        - وقفاً: تسہیل مع المد والقصر مع الروم؛ ﴿اللَّٰٓيْ﴾ ابدال بالیاء
    - ﴿اللَّٰٓئِي﴾: شامی، کوفیون

تحریرات قال الإزميري في عمدة العرفان: ﴿هَاأَنتُمْ﴾ میں "تسہیل مع التوسط" کے ساتھ ﴿هَٰٓؤُلَآءِ﴾ میں "قصر المنفصل" ممنوع ہے۔

13 باب نقل الحرکة

نقل حرکت

ورش

وصلاً وقفاً

جب کلمہ کا آخری حرف صحیح ساکن ہو (حرف مدہ نہ ہو) اس کے بعد 'ہمزہ قطعی' آجائے تو ہمزہ کی حرکت ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں۔ اور اسی کی مثل لام تعریف ہے۔ جیسے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ ، خَلَوْا اِلٰی ، الْاَرْض﴾

❀ لفظ ﴿الٓمّٓ اَحَسِبَ﴾ (العنکبوت:1، 2) میں وصلاً نقل ہونے کی وجہ سے 'میم' پر 'طول، قصر' دونوں وجہیں جائز ہیں۔

مستثنیٰ صورتیں

- جب 'ہمزہ' اور 'ساکن' ایک کلمہ میں ہوں۔ جیسے: ﴿اَلْقُرْاٰن، اَلْمَرْءُ، شَیْـًٔا﴾ ← عدم نقل
- جب 'میم جمع' کے بعد 'ہمزہ' ہو۔ جیسے: ﴿عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ﴾ ← عدم نقل
- لفظ ﴿اِقْرَءُوْا کِتٰبِیَهْ اِنِّیْ ظَنَنْتُ﴾ (الحاقة:19، 20) ← نقل، عدم نقل

حمزہ

وقفاً

جہاں 'ورش' نقل کرتے ہیں، وہاں حمزہ کے لیے وقفاً 'نقل' اور 'عدم نقل' دونوں وجوہ ہیں۔
جیسے: ﴿مَنْ اٰمَنَ بَ، عَذَابٌ اَلِیْمٌ، اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾

مستثنیٰ صورت

جب میم جمع کے بعد ہمزہ ہو۔
جیسے: ﴿عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ﴾

رویس

نقل

﴿مِنْ اِسْتَبْرَقٍ﴾ (الرحمٰن:54)

ابن وردان

نقل

﴿آلْئٰنَ﴾ (اخباریہ)
جیسے: ﴿قَالُوا الْئٰنَ﴾

﴿آلْئٰنَ﴾ (استفہامیہ) (یونس:51، 91)

نقل ← نافع، ابن وردان

﴿قُرْاٰن﴾ (جہاں آئے)

نقل ← ابن کثیر

﴿مِلْءُ﴾ (آل عمران:91)

نقل، عدم نقل ← اصبہانی، ابن وردان

﴿وَسْئَلْ، فَسْئَلْ﴾ وغیرہ

نقل ← ابن کثیر، کسائی، خلف العاشر

عدم نقل

باقی قراء

ورش کے لیے

﴿اَلْاَرْض ، اَلْاَعْرَابُ ، آلْاٰنَ (اخباریہ)﴾ جیسے کلمات سے ابتداء کی صورت میں دو وجوہ ہیں:

① **الف سے ابتداء کرنا:** جیسے: ﴿اَلْاٰخِرَة ، اَلْاَعْرَابُ ، اَلْاٰنَ﴾

② **لام سے ابتداء کرنا:** جیسے: ﴿لَاٰخِرَة ، لَاعْرَابُ ، لَاٰنَ﴾

نوٹ: ﴿اَلْاٰخِرَة ، اَلْاٰنَ (اخباریہ)﴾ جیسے کلمات میں 'ہمزہ' سے ابتداء کی صورت میں 'مد بدل' کی تینوں وجوہ ہیں۔ لیکن 'لام' سے ابتداء کی صورت میں صرف 'قصر' ہوگی۔

نوٹ: نقل حرکت کی وجہ سے لام کو جو حرکت ملی ہے یہ عارضی ہے۔ اس لیے پچھلے حرف پر اجتماع ساکنین کی وجہ سے جو حرکت آئی تھی اس کو باقی رکھیں گے۔ جیسے: ﴿یَسْتَمِعِ الْئٰنَ﴾ اس میں 'ع' کو کسرہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ملا ہے۔ اس کو نقل کی صورت میں اس طرح ﴿یَسْتَمِعْ الَاٰنَ﴾ ساکن نہیں پڑھیں گے۔ کیونکہ نقل کی وجہ سے 'لام' کو جو حرکت ملی ہے، وہ عارضی ہے۔

⑭ باب السکت

ان قراء کے لیے مطلقاً 'عدم سکتہ' کے ساتھ درج ذیل 'سکتہ' کے مراتب ہیں:

نقاش

مدمتصل و منفصل میں:

- توسط کے ساتھ ← سکتہ خاص
- طول کے ساتھ ← سکتہ مطلق

صوری

سکتہ مطلق

ابن الاخرم + حفص[1] + ادریس

مدمنفصل میں توسط کے ساتھ:

- سکتہ خاص
- سکتہ مطلق

[1] ('مدمنفصل' میں 'قصر' کے ساتھ 'سکتہ' ممنوع ہے۔)

حمزہ

1. اَلْ ، شَیْء میں سکتہ
2. **سکتہ خاص** (اَلْ ، شَیْء ، ساکن المفصول میں سکتہ)
3. **سکتہ مطلق** (اَلْ ، شَیْء ، ساکن المفصول، ساکن الموصول میں سکتہ)
4. **سکتہ مدمنفصل** (اَلْ ، شَیْء ، ساکن المفصول، ساکن الموصول، مدمنفصل میں سکتہ)
5. **سکتہ ازمیری** (اَلْ ، شَیْء ، ساکن المفصول، مدمنفصل میں سکتہ)
6. **سکتہ عام** (اَلْ ، شَیْء ، ساکن المفصول، ساکن الموصول، مدمنفصل، مدمتصل میں سکتہ)

تحریرات

تائے تانیث

1. سکتہ اَلْ، شَیْء
2. سکتہ مدمنفصل
3. سکتہ ازمیری

← فتح

4. سکتہ خاص
5. سکتہ مطلق

← فتح، امالہ

6. سکتہ عام
   - خلف
     - نوع خاص (امالہ)
     - نوع عام (فتح+امالہ)
   - خلاد ← فتح، امالہ
7. عدم سکتہ
   - خلف ← فتح
   - خلاد ← فتح، امالہ

نوٹ

1. لامِ تعریف، جیسے: ﴿اَلْاَرْض ، اَلْاِنْسَان﴾ پر وقف کی صورت میں تین وجہیں ہیں:
   ① نقل ② سکتہ ③ عدم سکتہ
2. جب وقف کی حالت میں 'ہمزہ مدّیہ' میں 'تغیر' ہو جائے تو اس وقت 'سکتہ' جائز نہیں ہے۔ جیسے: ﴿نِسَآءَکُمْ ، لِلْمَلٰٓئِکَةِ اٰبَآءَنَا ، مَآءً ، دُعَآءً ، اَوْلِيَآءَ ، شَآءَ ، شُهَدَآءَ ، يَشَآءُ﴾

تحریرات

1. ذوات الراء، جیسے: ﴿اِفْتَرٰى ، النَّارِ ، الْاَشْرَارِ﴾ کے امالہ کے ساتھ 'سکتہ' صرف 'رملی عن صوری' کے لیے ہے۔
2. اور ﴿کٰفِرِيْنَ ، اَلْکٰفِرِيْنَ﴾ کے امالہ کے ساتھ کسی کے لیے بھی سکتہ نہیں ہے۔

صوری:
- رملی: ← امالہ
  - عدم سکتہ
  - سکتہ مطلق
- مطوعی:
  - عدم امالہ
    - عدم سکتہ
    - سکتہ مطلق
  - امالہ ← عدم سکتہ

3. اور 'لام، راء' میں غنہ کے ساتھ 'سکتہ' صرف 'ابن الاخرم' کے لیے ہے، وہ بھی 'سکتہ خاص' کے ساتھ۔

ابن الاخرم:
- سکتہ خاص ← صرف غنہ
- سکتہ مطلق ← صرف عدغنہ
- عدم سکتہ
  - غنہ
  - عدم غنہ

⑭ باب السکت

مخصوص کلمات

حروف مقطعات کے ہر حرف پر

جیسے: ﴿نٓ ، حٰمٓ ، الٓمٓ ، طٰسٓمٓ ، کٓھٰیٰعٓصٓ﴾

سکتہ

ابو جعفر

چار کلمات

1. ﴿عِوَجَا ۜ قَيِّمًا﴾ (الکہف:1)
2. ﴿مِنۢ مَّرۡقَدِنَا ۜ هٰذَا﴾ (یٰسٓ:52)
3. ﴿وَقِيۡلَ مَنۡ ۜ رَاقٍ﴾ (القیٰمۃ: 27)
4. ﴿كَلَّا بَلۡ ۜ رَانَ﴾ (المطففین:14)

ان کلمات میں 'حفص' کے لیے پانچ مذاہب:

1. چاروں میں 'سکتہ'
2. چاروں میں 'عدم سکتہ'
3. صرف ﴿عِوَجَا﴾ اور ﴿مَرۡقَدِنَا﴾ میں 'سکتہ'
4. صرف ﴿مَنۡ رَاقٍ﴾ اور ﴿بَلۡ رَانَ﴾ میں 'سکتہ'
5. صرف ﴿مَرۡقَدِنَا﴾ میں 'عدم سکتہ'

(تیسیر الفتاح العلیم شرح تنقیح فتح الکریم فی تحریر أوجه القرآن الکریم:223)

⑮ باب وقف حمزة وهشام ❶

ضروری بات

- ❀ **امام حمزہ:** ہمزہ متوسطہ اور متطرفہ میں تخفیف کرتے ہیں۔
- ✿ **حلوانی عن ہشام:** صرف ہمزہ متطرفہ میں تخفیف باالخلف کرتے ہیں۔
  - مد منفصل: توسط ← تخفیف وتحقیق
  - قصر ← تحقیق

اس کی تین صورتیں ہیں:

❶ ہمزہ ساکن ماقبل متحرک　❷ ہمزہ متحرک ماقبل ساکن　❸ ہمزہ متحرک ماقبل متحرک

❶ ہمزہ ساکن ماقبل متحرک

ابدال

ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق 'حرف مدہ' سے بدل دیں گے۔ جیسے:
﴿شِئْتُمَا، الْمُؤْمِنِيْنَ، تَأْكُلُوْنَ، تَفْتَؤُا
بَدَأَ، مَا يَعْبَؤُا، لِكُلِّ امْرِئٍ، قُرِئَ﴾

❸ ہمزہ متحرک ماقبل متحرک

اس کی 9 صورتیں بنتی ہیں:

- ہمزہ مفتوح
  - ماقبل مکسور ﴿خَاطِئَةٍ، سَيِّئَاتُ، لَيُبَطِّئَنَّ﴾
  - ماقبل مضموم ﴿مُؤَجَّلًا، فُؤَادَكَ، يُؤَلِّفُ﴾
  - ← ابدال ← بطریق سیبویہ وأخفش
- ہمزہ مکسور ماقبل مضموم ﴿سُئِلُوْا، سُئِلَتْ﴾
- ہمزہ مضموم ماقبل مکسور ﴿يَسْتَهْزِءُوْنَ، مُتَّكِـُٔوْنَ﴾
  - ← تسہیل ← بطریق سیبویہ
  - ← ابدال ← بطریق أخفش
- باقی 5 صورتوں میں ﴿مَآبِ، الْمُطْمَئِنَّةُ، لَخٰطِـِٔيْنَ، يَئُوْسًا، بِرُءُوْسِكُمْ﴾ ← تسہیل ← بطریق سیبویہ وأخفش

❷ ہمزہ متحرک ماقبل ساکن

اس کی 3 صورتیں بنتی ہیں:

① ماقبل صحیح ساکن ہو

نقل حرکت

ہمزہ کی حرکت ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کردیں گے۔ جیسے: ﴿الْقُرْاٰنُ، بَيْنَ الْمَرْءِ، مِلْءُ، مَذْءُوْمًا، اَفْـِٕدَةً، الْاَفْـِٕدَةِ، يَجْـَٔرُوْنَ، مَسْـُٔوْلًا، النَّشْاَةَ، اَسْـَٔلُكُمْ﴾

② ماقبل الف ساکن ہو

- **ہمزہ متوسطہ** ← تسہیل مع المد والقصر
  جیسے: ﴿نِسَآئِكُمْ، لِلْمَلٰٓئِكَةِ، اٰبَآءَنَا، سَبْعَ طَرَآئِقَ، مَآءً، دُعَآءً، نِدَآءً﴾
- **ہمزہ متطرفہ** ← اِسْقَاطُ الْهَمْزَة: قصر، توسط، طول
  جیسے: ﴿اَوْلِيَآءُ، شَآءَ، شُهَدَآءَ، يَشَآءُ، شُرَكَآءُ، فِي السَّمَآءِ، بِالْفَحْشَآءِ، النِّسَآءِ﴾

اگر ہمزہ مکسور یا مضموم ہو تو وہاں تسہیل مع الروم بھی ہوگی۔
- **امام حمزہ** کے لیے: طول + قصر
- **حلوانی** کے لیے: توسط + قصر

③ ماقبل 'واو' یا 'یاء' ساکن ہوں

- 'واو' یا 'یاء' زائدہ ← صرف ادغام
  جیسے: ﴿ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ، خَطِيْٓـَٔتُهٗ، بَرِيْٓءٌ، النَّسِيْٓءُ، هَنِيْٓـًٔا، مَرِيْٓـًٔا، دُرِّيٌّ﴾
- 'واو' یا 'یاء' اصلیہ ← نقل حرکت، ادغام
  جیسے: ﴿سَوْاٰتِهِمَا، ظَنَّ السَّوْءِ، السُّوْٓاٰى، شَيْءٍ، شَيْـًٔا، وَلَا الْمُسِيْٓءُ﴾

متوسط بزوائد

وہ ہمزہ مبتدیہ متحرکہ جو کسی زائد حرف کی وجہ سے متوسط ہوجائے۔

✲ **الفاظ:** كَمَا هَا وَيَا وَاللَّامِ وَالْبَا وَنَحْوِهَا مِنَ الْهَمْزِ سِيْنٌ كَافٌ فَا وَاوٌ انْقُلَا

جیسے: ﴿كَاَنَّهُمْ، بِاِحْسَانٍ، بِاَسْمَآئِهِمْ، لِاٰدَمَ﴾

☆ **وجوہ:** ❶ تغییر۔ اس صورت میں اس کے وہی احکام ہوں گے، جو حقیقی ہمزہ متوسطہ کے ہیں۔ ❷ تحقیق

متوسط بکلمة

وہ ہمزہ مبتدیہ جو کسی کلمہ کے آنے کی وجہ سے متوسط ہوجائے۔

جیسے: ﴿وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ، مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ، رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾ سے ﴿وَسَيُحْبِطُ وَعْمَالَهُمْ، مِنْ ذُرِّيَّةِ يَادَمَ، رَبِّهٖ يَحَدًا / يَّحَدًا﴾

☆ **وجوہ:** ❶ تحقیق ❷ تغییر۔ اس صورت میں اس کے وہی احکام ہوں گے، جو حقیقی ہمزہ متوسطہ کے ہیں۔

تحریرات

متوسط بزوائد میں صرف تغییر ہے:

1. سکتہ مطلق (ساکن الموصول)
2. سکتہ عام (مد متصل)
3. وقفاً ہائے تانیث میں امالہ، کے ساتھ جیسے: ﴿عَنِ الْاَهِلَّةِ، بِاٰيَةٍ﴾

متوسط بکلمة میں تغییر ممنوع ہے:

1. سکتہ اَلْ، شَیْءٍ
2. سکتہ عام
3. توسیط شَیْءٍ
4. ﴿التَّوْرٰىةَ﴾ میں تقلیل کے ساتھ

تخفیف رسمی

① ابدال بالالف: جب ہمزہ 'الف' پر ہو۔ جیسے: بَدَاَ
② ابدال بالواو: جب ہمزہ 'واؤ' پر ہو۔ جیسے: تَفْتَؤُا
③ ابدال بالیاء: جب ہمزہ 'یاء' پر ہو۔ جیسے: قُرِئَ
④ ہمزہ کا حذف: جب ہمزہ کسی پر نہ ہو۔ جیسے: مُسْتَهْزِءُوْنَ

یہ قواعد ہر جگہ لاگو نہیں ہوں گے بلکہ اس کے مخصوص کلمات ہیں۔

(15) باب وقف حمزة وهشام 2

(1) تخفیف قیاسی

اس سے مراد: صرف کے وہ قواعد ہیں جن کے مطابق قرآنی کلمات میں ہمزہ کو تحقیق کی بجائے تخفیف (آسانی) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اور یہ تخفیف: تسہیل، ابدال، نقل، ادغام، حذف کی صورت میں ہوتی ہے۔

"تخفیف قیاسی" کا اختلاف گزشتہ صفحے میں ہو چکا ہے۔

(2) تخفیف رسمی

حلوانی اور امام حمزہ کے لیے رسم مصحف کے مطابق بھی تخفیف ہوتی ہے۔ لیکن اس کے مخصوص کلمات ہیں، ہر جگہ ایسا نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس کا تعلق سماع اور روایت کے ساتھ ہے۔

① ابدال بالألف

جب ہمزہ الف پر ہو تو اسے 'الف' سے بدل دیں گے۔ جیسے: ﴿بَدَاَ، اِقۡرَاۡ، الۡمَلَاُ﴾

لیکن یہ 'ابدال بالألف' کی صورت تخفیف قیاسی سے جدا نہیں ہوتی ہے، جہاں تخفیف رسمی ہوتی ہے۔ وہاں تخفیف قیاسی بھی پائی جا رہی ہوتی ہے۔

اس لیے امام ابن جزری رحمہ اللہ نے اسے ذکر نہیں کیا:

وَعَنۡهُ تَسۡهِيۡلٌ كَخَطِّ الۡمُصۡحَفِ
فَنَحۡوُ مُنۡشُوۡنَ مَعَ الضَّمِّ احۡذِفِ
وَأَلِفُ النَّشۡأَةِ مَعۡ وَاوِ كُفَا
هُزُؤًا وَيَعۡبَؤُا الۡبَلٰٓؤُا الضُّعَفَا
وَيَاءُ مِنۡ آنَا نَبَإِ الۡ ....

② ابدال بالواو

جب 'ہمزہ' واو پر لکھا ہو تو اسے واو سے بدل دیں گے۔

- ماقبل مفتوح ہو
- ہمزہ مکسور ماقبل مضموم ہو
- ماقبل مضموم ہو
- ماقبل صحیح ساکن ہو
- ماقبل الف ساکن ہو

اس کے قرآن مجید میں 11 کلمات ہیں:

① ﴿يَبۡدَؤُا﴾ (يونس:4، 34۔النمل:64 ۔الروم:27)
② ﴿تَاللّٰهِ تَفۡتَؤُا﴾ (يوسف:85)
③ ﴿نَبَؤُا﴾ (إبراهيم:9 ۔ ص:21 ۔ التغابن:5)
④ ﴿يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ﴾ (النحل:48)
⑤ ﴿اَتَوَكَّؤُا عَلَيۡهَا﴾ (طٰه:18)
⑥ ﴿لَا تَظۡمَؤُا فِيۡهَا﴾ (طٰه:119)
⑦ ﴿الۡمَلَؤُا﴾ (المؤمنون:24 ۔ النمل:29، 32، 38)
⑧ ﴿وَيَدۡرَؤُا﴾ (النور:8)
⑨ ﴿مَا يَعۡبَؤُا﴾ (الفرقان:77)
⑩ ﴿مَنۡ يُّنَشَّؤُا﴾ (الزخرف:18)
⑪ ﴿يُنَبَّؤُا الۡاِنۡسَانُ﴾ (القيامة:13)

وجوہ:

- **قیاسی**
  - ① ابدال بالألف
  - ② تسہیل مع الروم
- **رسمی**
  - ① ابدال بالواو مع الاسکان
  - ② .... مع الروم
  - ③ .... مع الاشمام

③ ابدال بالیاء

④ حذفِ ہمزہ

(3) مشکل کلمات کی وجوہ

⑮ باب وقف حمزة وهشام 2

❶ تخفیف قیاسی

❷ تخفیف رسمی

❸ مشکل کلمات کی وجوہ

تخفیف رسمی

① ابدال بالألف

② ابدال بالواو

③ ابدال بالیاء

④ حذفِ ہمزہ

ابدال بالواو

جب 'ہمزہ' واو پر لکھا ہو تو اسے واو سے بدل دیں گے۔

ماقبل مفتوح ہو

ہمزہ مکسور ماقبل مضموم ہو

اس کے قرآن مجید میں 2 کلمات ہیں:

① ﴿وَلُؤْلُؤًا﴾ (الحج:23۔الفاطر:33)

② ﴿اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ﴾ (الواقعة:23)

وجوہ:

قیاسی:
① ابدال بالواو
② تسہیل مع الروم

رسمی:
① ابدال بالواو مع الاسکان
② .... مع الروم

ماقبل مضموم ہو

اس کے قرآن مجید میں 3 کلمات ہیں:

① ﴿إِنِ امْرُؤٌا﴾ (النساء:176)

② ﴿لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ﴾ (الطور:24)

③ ﴿اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ﴾ (الرحمٰن:22)

وجوہ:

قیاسی:
① ابدال بالواو
② تسہیل مع الروم

رسمی:
① ابدال بالواو مع الاسکان
② .... مع الروم
③ .... مع الاشمام

ماقبل الف ساکن ہو

اس کے قرآن مجید میں 12 کلمات ہیں:

① ﴿جَزَٰٓؤُا﴾ (المائدة:29،33۔الشوریٰ:40۔الحشر:17)

② ﴿يَأْتِيهِمْ أَنۢبَٰٓؤُا﴾ (الأنعام:5)

③ ﴿شُرَكَٰٓؤُا﴾ (الأنعام:94۔الشوریٰ:21)

④ ﴿مَا نَشَٰٓؤُا﴾ (هود:87)

⑤ ﴿فَقَالَ الضُّعَفَٰٓؤُا﴾ (إبراهيم:21)

⑥ ﴿يَعْلَمَهُ عُلَمَٰٓؤُا﴾ (الشعراء:197)

⑦ ﴿شُفَعَٰٓؤُا﴾ (الروم:13)

⑧ ﴿عِبَادِهِ الْعُلَمَٰٓؤُا﴾ (الفاطر:28)

⑨ ﴿الْبَلَٰٓؤُا الْمُبِينُ﴾ (الصّٰفّٰت:106)

⑩ ﴿وَمَا دُعَٰٓؤُا﴾ (المؤمن:50)

⑪ ﴿بَلَٰٓؤٌا مُّبِينٌ﴾ (الدخان:33)

⑫ ﴿إِنَّا بُرَءَٰٓؤُا﴾ (الممتحنة:4)

وجوہ:

قیاسی (5):
① اسقاط الہمزہ مع مد الثلاثہ
② تسہیل مع المد والقصر

رسمی (7): ابدال بالواو
- وقف بالاسکان ← مد الثلاثہ
- وقف بالروم ← قصر
- وقف بالاِشمام ← مد الثلاثہ

ماقبل صحیح ساکن ہو

اس کے قرآن مجید میں 2 کلمات ہیں:

① ﴿هُزُؤًا﴾ (ہر جگہ)

② ﴿كُفُؤًا أَحَدٌ﴾ (الإخلاص:4)

وجوہ:

قیاسی: نقل ﴿هُزَا، كُفَا﴾

رسمی: ابدال ﴿هُزْوًا، كُفْوًا﴾

(15) باب وقف حمزة وهشام 2

1 تخفیف قیاسی | **2 تخفیف رسمی** | **3 مشکل کلمات کی وجوہ**

تخفیف رسمی:
- ① ابدال بالألف
- ② ابدال بالواو
- ③ ابدال بالیاء
- ④ حذفِ ہمزہ

ابدال بالیاء: جب 'ہمزہ' یاء پر لکھا ہو تو اسے یاء سے بدل دیں گے۔

ماقبل الف ساکن ہو

اس کے قرآن مجید میں 6 کلمات ہیں:

1. ﴿تِلْقَآئِ نَفْسِیْ﴾ (یونس:15)
2. ﴿وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی﴾ (النحل:90)
3. ﴿اٰنَآئِ الَّیْلِ﴾ (طٰہٰ:130)
4. ﴿بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ﴾ (الروم:8)
5. ﴿وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ﴾ (الروم:16)
6. ﴿مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ﴾ (الشوریٰ:51)

وجوه:
- قیاسی (5):
  - ① اسقاط الہمزہ مع مد الثلاثہ
  - ② تسہیل مع المد والقصر
- رسمی (4): ابدال بالیاء
  - وقف بالاسکان ← مد الثلاثہ
  - وقف بالروم ← قصر

ہمزہ مفتوح ہو

اس کے قرآن مجید میں 2 کلمات ہیں:

1. ﴿وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ﴾ (الأنعام:10۔الرعد:32۔الأنبیاء:41)
2. ﴿وَ اِذَا قُرِئَ﴾ (الأعراف:204 الانشقاق:21)

وجہ:
قیاسی، رسمی ← ابدال بالیاء مع الاسکان

ہمزہ مکسور ہو

اس کے قرآن مجید میں 4 کلمات ہیں:

1. ﴿مِنْ شَاطِئِ﴾ (القصص:30)
2. ﴿السَّیِّئِ﴾ (الفاطر:43) ← صرف 'حلوانی' کے لیے
3. ﴿لِكُلِّ امْرِئٍ﴾ (النور:11 - عبس:37)
4. ﴿كُلُّ امْرِئٍ﴾ (الطور:21 - المعارج:38 - المدثر:52)

وجوه:
- قیاسی:
  - ① ابدال بالیاء
  - ② تسہیل مع الروم
- رسمی:
  - ① ابدال بالیاء مع الاسکان
  - ② .... مع الروم

ہمزہ مضموم ہو

اس کے قرآن مجید میں 9 کلمات ہیں:

1. ﴿یَسْتَهْزِئُ﴾ (البقرة:15)
2. ﴿وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ﴾ (آل عمران:49)
3. ﴿تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (آل عمران:121)
4. ﴿وَ تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ﴾ (المائدة:110)
5. ﴿وَمَآ اُبَرِّئُ﴾ (یوسف:53)
6. ﴿یُنْشِئُ﴾ (الرعد:12، العنکبوت:20)
7. ﴿یُبْدِئُ﴾ (العنکبوت:19 - سبا:49 - البروج:13)
8. ﴿الْمَكْرُ السَّیِّئُ﴾ (الفاطر:43 دوسرا)
9. ﴿الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾ (الحشر:24)

وجوه:
- قیاسی:
  - ① ابدال بالیاء
  - ② تسہیل مع الروم
- رسمی:
  - ① ابدال بالیاء مع الاسکان
  - ② .... مع الروم
  - ③ .... مع الاِشمام

15 باب وقف حمزة وهشام 2

1 تخفیف قیاسی

2 تخفیف رسمی
- ① ابدال بالالف
- ② ابدال بالواو
- ③ ابدال بالیاء
- ④ حذفِ ہمزہ

جب ہمزہ محذوف الشکل ہوتو اسے حذف کردیتے ہیں۔ جیسے:
﴿لِیُطۡفِـُٔوا، مُسۡتَهۡزِءُونَ، وَلَا یَطَـُٔونَ، فَمَالِـُٔونَ، اَنۡ تَطَـُٔوهُمۡ خٰسِـِٔینَ، الۡمُسۡتَهۡزِءِینَ، الۡمُنۡشِـُٔونَ، اَنۡۢبِـُٔونِیۡ، وَالصّٰبِـِٔینَ، مِلۡءُ بِدَاۡءُوكُمۡ، فِیۡهَا دِفۡءٌ، بُرَءٰٓؤُا مِنۡكُمۡ، یُخۡرِجُ الۡخَبۡءَ، بَیۡنَ الۡمَرۡءِ﴾

3 مشکل کلمات کی وجوہ

① ﴿بِاَسۡمَآئِهِمۡ﴾
اس کلمہ میں پہلا 'ہمزہ' متوسط بزوائد ہے۔
- ابدال بالیاء ⟵ تسہیل مع المد والقصر
- تحقیق الہمز ⟵ تسہیل مع المد والقصر

② ﴿وَاَحِبَّآؤُهٗ﴾
اس کلمہ میں پہلا 'ہمزہ' متوسط بزوائد ہے۔
- تسہیل الہمز ⟵ تسہیل مع المد والقصر
- تحقیق الہمز ⟵ تسہیل مع المد والقصر

③ ﴿یٰٓاٰدَمُ، هٰٓاَنۡتُمۡ، یٰٓاِبۡرٰهِیۡمُ﴾
ان کلمات میں 'ہمزہ' متوسط بزوائد ہے۔
- ① تسہیل مع المد
- ② تسہیل مع القصر
- ③ تحقیق مع المد (عدم سکتہ)
- ④ تحقیق مع المد (سکتہ)

④ ﴿عَلَی الۡاَرَآئِكِ﴾
- ① نقل ⟵ تسہیل مع المد والقصر
- ② سکتہ ⟵ تسہیل مع المد والقصر
- ③ عدم سکتہ ⟵ تسہیل مع المد والقصر

⑤ ﴿النَّشۡاَةَ، یَسۡـَٔلُوۡنَ عَنۡ﴾
(العنکبوت:20، النجم:47، الواقعة:62) (الأحزاب:20)
- قیاسی: النَّشَهۡ، یَسَلُوۡنَ
- رسمی: النَّشَاهۡ، یَسَالُوۡنَ

⑥ ﴿مِنۡ نَّبَاِی الۡمُرۡسَلِیۡنَ﴾
(الأنعام:34)
- قیاسی:
  - ① ابدال بالالف ﴿نَّبَا﴾
  - ② تسہیل مع الروم
- رسمی:
  - ① ابدال بالیاء مع الاسکان ﴿نَبَیۡ﴾
  - ② .... مع الروم

⑦ ﴿اَنۡۢبِئۡهُمۡ، وَنَبِّئۡهُمۡ﴾
(البقرة:33) (الحجر:51، القمر:28)
- ہاء کا کسرہ: اَنۡۢبِیۡهِمۡ، وَنَبِّیۡهِمۡ
- ہاء کا ضمہ: اَنۡۢبِیۡهُمۡ، وَنَبِّیۡهُمۡ

⑮ باب وقف حمزة وهشام 2

❶ تخفیف قیاسی
❷ تخفیف رسمی
❸ مشکل کلمات کی وجوہ

⑧ ﴿هٰؤُلَآءِ﴾

(26 مقامات پر)

اس کلمہ میں پہلا 'ہمزہ' متوسط بزوائد ہے۔

18 وجوہ:

① تسہیل مع المد ← اسقاط الہمزہ ← قصر، توسط، طول / تسہیل مع المد

② تسہیل مع القصر ← اسقاط الہمزہ ← قصر، توسط، طول / تسہیل مع القصر

③ تحقیق مع المد (عدم سکتہ) ← اسقاط الہمزہ ← قصر، توسط، طول / تسہیل مع المد والقصر

④ تحقیق مع المد (سکتہ) ← اسقاط الہمزہ ← قصر، توسط، طول / تسہیل مع المد والقصر

یہ دو وجوہ ممنوع ہیں: تسہیل مع المد ← تسہیل مع القصر / تسہیل مع القصر ← تسہیل مع المد

⑨ ﴿قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ﴾

10 وجوہ:

ساکن المفصول — متوسط بزوائد — حقیقی متوسط

① نقل ← تسہیل ← تسہیل، ابدال بالیاء

② عدم سکتہ ← تسہیل ← تسہیل، ابدال بالیاء / تحقیق ← تسہیل، ابدال بالیاء

③ سکتہ ← تسہیل ← تسہیل، ابدال بالیاء / تحقیق ← تسہیل، ابدال بالیاء

یہ دو وجوہ ممنوع ہیں: نقل ← تحقیق ← تسہیل، ابدال بالیاء

⑩ ﴿رُءْيَاكَ ، رُءْيَايَ ، لِلرُّءْيَا ، الرُّءْيَا﴾

(یوسف:5) (یوسف:43، 100) (یوسف:43) (الإسراء:60، الصّٰفّٰت:105، الفتح:27)

﴿أَثَاثًا وَرِءْيًا ، وَتُؤْوِيْ ، الَّتِيْ تُؤْوِيْهِ﴾

(مریم:74) (الأحزاب:51) (المعارج:13)

ابدال — ادغام

ان کلمات میں قاعدے کی رو سے 'ہمزہ ساکن ماقبل متحرک' ہونے کی وجہ سے 'ابدال' ہے، لیکن ان کلمات میں 'ادغام' بھی جائز ہے۔

⑪ ﴿بِمَآ أُنْزِلَ، إِلَّآ أَمَانِيَّ، إِلَّآ إِيَّاهُ﴾ ط

① تحقیق (عدم سکتہ)

② سکتہ

③ تسہیل مع المد

④ تسہیل مع القصر

⑫ ﴿تَزْدَرِيْٓ أَعْيُنُكُمْ ، رَبَّهٗٓ أَحَدًا ، وَتُقَطِّعُوْٓا أَرْحَامَكُمْ ، وَلَا تُبْطِلُوْٓا أَعْمَالَكُمْ﴾

① تحقیق (عدم سکتہ)

② سکتہ

③ نقل

④ ادغام

⑬ ﴿يٰبَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ، وَمَا كَانُوْٓا أَوْلِيَآءَهٗ﴾

8 وجوہ:

① تحقیق (عدم سکتہ) ← تسہیل المد والقصر

② سکتہ ← تسہیل المد والقصر

③ نقل ← تسہیل المد والقصر

④ ادغام ← تسہیل المد والقصر

⑭ ﴿وَالْأُمِّيّٖنَ ءَأَسْلَمْتُمْ﴾

متوسط بکلمہ — متوسط بزوائد

① تحقیق ← تسہیل

② تحقیق ← تحقیق

③ تسہیل ← تسہیل

16 باب أحكام النون الساكنة والتنوين

نون ساکن وتنوین کے بعد:

'و، ی' میں
﴿مِن وَّالٍ، مَن يَّقُولُ﴾
خلف عن حمزہ
عدم غنہ

صرف 'ی' میں
﴿مَن يَّقُولُ﴾
ابوعثمان ضریر
عدم غنہ

'غ، خ' میں
﴿مِن خَلْقٍ، عَفُوٌّ غَفُورٌ﴾
ابوجعفر
غنہ

مستثنیٰ کلمات

- ﴿إِن يَّكُنْ غَنِيًّا﴾ (النساء:135)
- ﴿وَالْمُنْخَنِقَةُ﴾ (المائدۃ:3)
- ﴿فَسَيُنْغِضُونَ﴾ (الاسراء:51)

غنہ + عدم غنہ

'لام، را' میں
﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ، مِن رَّبِّهِمْ
أَلَّا تَعْبُدُوا، ثَمَرَةٍ رِّزْقًا﴾

- ازرق، صحبۃ ← عدم غنہ
- قالون، اصبہانی، مکی، بصریان شامی، حفص، ابوجعفر ← عدم غنہ + غنہ

تحریرات

'حلوانی' کے لیے
'مد منفصل' میں 'توسط' کے ساتھ صرف 'عدم غنہ' ہے۔

صرف 'لام' میں
﴿إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَّحُورَ ۝١٤﴾
صرف مد منفصل میں قصر کے ساتھ:
حلوانی، رویس (تیسری وجہ)
غنہ

صرف 'را' میں
﴿فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٧﴾
رملی عن صوری (تیسری وجہ)
غنہ

﴿لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝٥﴾
﴿فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝١٢﴾
﴿وَأَن تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝٢٥﴾
﴿ذَٰلِكَ أَن لَّمْ يَكُن رَّبُّكَ﴾

	'لام' میں	'را' میں	
①	عدم غنہ	عدم غنہ	تمام قراء
②	غنہ	غنہ	ازرق، صحبۃ کے علاوہ
③	غنہ	عدم غنہ	حلوانی، رویس (تیسری وجہ)
④	عدم غنہ	غنہ	رملی عن صوری (تیسری وجہ)

⑰ باب الفتح والإمالة

❶ ذوات الیاء

- **ازرق**: فتح، تقلیل
  - مستثنیٰ صورت: رؤوس الآی سور میں
    - جن کے آخر میں 'ھا' ہے۔ جیسے: ﴿ضُحٰـهَا، تَلٰـهَا﴾ ← فتح، تقلیل
    - جن کے آخر میں 'ھا' نہیں ہے۔ جیسے: ﴿وَالضُّحٰى، سَجٰى﴾ ← تقلیل
- **اصحاب**: امالہ
  - مستثنیٰ کلمات: ① لَدٰى ② زَكٰى ③ عَلٰى ④ حَتّٰى ⑤ اِلٰى
- **ابو عمرو بصری**
  - جو کلمہ 'فُعْلٰی' کے وزن پر ہو
  - رؤوس الآی میں (علاوہ ذوات الراء کے)
  - ان دونوں میں تین مذہب ہیں:
    - ① دونوں میں 'فتح' ② دونوں میں 'تقلیل'
    - ③ 'فُعْلٰی' میں 'فتح' اور 'رؤوس الآی' میں 'تقلیل'

❷ ذوات الراء

- **ازرق**: تقلیل
  - مخصوص کلمہ: ﴿وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ﴾ (الأنفال:43) ← فتح، تقلیل
- **بصری + رملی + اصحاب**: امالہ
- **مطوعی عن صوری**: فتح، امالہ

❸ راء متطرفہ مکسورہ

- **ازرق**: تقلیل
  - مخصوص کلمات: ﴿وَالْجَارِ﴾ (النساء:36)، ﴿جَبَّارِيْنَ﴾ (المائدة:22، الشعراء:130) ← فتح، تقلیل
- **بصری + رملی + دوری کسائی**: امالہ
- **مطوعی عن صوری**: فتح، امالہ

❹ لفظ ﴿كٰفِرِيْنَ، الْكٰفِرِيْنَ﴾

- **ازرق**: تقلیل
- **بصری + دوری کسائی + رویس**: امالہ
- **روح**: امالہ
  - صرف ﴿اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ﴾ (النمل:43) میں ← امالہ
- **صوری**: فتح، امالہ

❺ راء مکرر

- **ازرق**: تقلیل
- **بصری + رملی + کسائی + خلف العاشر**: امالہ
- **مطوعی عن صوری**: فتح، امالہ
- **خلف عن حمزہ**: امالہ، تقلیل
- **خلاد عن حمزہ**: امالہ، تقلیل، فتح

سوسی

① 'راء متطرفہ مکسورہ' اور 'راء مکرر' میں وقفاً ان کے لیے تین وجوہ ہیں: ← امالہ، فتح، تقلیل مع الروم

② 'راء متطرفہ مکسورہ' اور 'راء مکرر' کا آگے ادغام ہونے کی صورت میں دو وجوہ ہیں: ← امالہ، فتح
جیسے: ﴿وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ﴾ ، ﴿اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ﴾

تحریرات

تقلیل مع الروم
↓
'قصر، اظہار، ابدال، عدم غنہ، اور فُعْلٰی، رؤوس الآیۃ میں تقلیل کے ساتھ آتی ہے۔

رؤوس الآي سور

مع رؤوس آي النجم، طٰه، اقرأ مع الـ ❖ قيامة، الليل، الضحى، الشمس، سأل
عبس، والنزع، وسبح .... ❖ ....

ضروری ہدایت

✿ **ذوات الیاء**: کلمہ کے آخر میں 'الف' 'یاء' سے بدل کر آئے۔
جیسے: ﴿اَنّٰى، فَسَوّٰىهُنَّ، اٰتٰىكُمْ، وَالسَّلْوٰى، مُوْسٰى، الْقُصْوٰى، بِسِيْمٰهُمْ، عِيْسٰى، الدُّنْيَا﴾

✿ **ذوات الراء**: کلمہ کے آخر میں 'راء' کے بعد الف ہو۔
جیسے: ﴿لِلْعُسْرٰى، النَّصٰرٰى، بُشْرٰىكُمْ، الْبُشْرٰى، اُخْرٰى، ذِكْرٰى﴾

✿ **راء متطرفہ مکسورہ**: کلمہ کے آخر میں 'راء مکسور' سے پہلے الف ہو۔
جیسے: ﴿النَّارِ، اَقْطَارِ، الْاَخْيَارِ، الدَّارِ، الْاَبْصَارِ، كَالْفُجَّارِ، دَارِهِمْ﴾

✿ **راء مکرر**: کلمہ کے آخر میں 'راء مکسور' سے پہلے الف ماقبل 'راء' ہو۔
جیسے: ﴿الْاَبْرَارِ، قَرَارٍ، الْقَرَارِ، الْاَشْرَارِ﴾

✿ **ازرق** کے لیے درج ذیل کلمات میں صرف 'فتح' ہے:

① لَدٰى ② زَكٰى ③ عَلٰى ④ حَتّٰى ⑤ اِلٰى ⑥ الرِّبٰوا ⑦ كَمِشْكٰوةٍ ⑧ مَرْضَاتِ ⑨ اَوْ كِلٰهُمَا

17 باب الفتح والإمالة

مخصوص کلمات

1 قالون

- ﴿التَّوْرٰىةَ﴾ ← فتح، تقلیل
- ﴿هَارٍ﴾ (التوبة:109) ← فتح، اماله

2 اصبہانی

- ﴿التَّوْرٰىةَ﴾ ← اماله

3 ابوعمرو بصری

- ﴿فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى﴾ (الإسراء:72) ← اماله
- ﴿قَالَ يٰبُشْرٰى﴾ (يوسف:19) ← فتح، اماله، تقلیل

دوری بصری

- فتح، تقلیل، اماله ← ﴿الدُّنْيَا﴾
- فتح، اماله ← ﴿وَالْجَارِ، النَّاسِ﴾ (مکسور)
  - لفظ ﴿الدُّنْيَا﴾ اور ﴿النَّاسِ﴾ دونوں میں اکھٹا 'اماله' کرنا ممنوع ہے۔
- فتح، تقلیل ← ﴿اَنّٰى، يٰوَيْلَتٰى، يٰحَسْرَتٰى، يٰاَسَفٰى، مَتٰى، بَلٰى، عَسٰى﴾
  - ان کلمات میں دوری کے لیے 5 مذاہب ہیں:
    1. صرف ﴿اَنّٰى﴾ میں تقلیل
    2. صرف ﴿اَنّٰى، يٰوَيْلَتٰى، يٰحَسْرَتٰى﴾ میں تقلیل
    3. صرف ﴿اَنّٰى، يٰوَيْلَتٰى، يٰحَسْرَتٰى، يٰاَسَفٰى﴾ میں تقلیل
    4. صرف ﴿اَنّٰى، يٰوَيْلَتٰى، يٰحَسْرَتٰى، يٰاَسَفٰى، مَتٰى، بَلٰى﴾ میں تقلیل
    5. ساتوں کلمات میں تقلیل
    6. ساتوں کلمات میں فتح

تحریرات

1. ان ساتوں کلمات میں 'تقلیل': عدم غنہ، اور 'فُعْلٰی' اور 'رؤوس آلآیہ' میں 'تقلیل' کے ساتھ آتی ہے۔
2. ﴿عَسٰى﴾ میں 'تقلیل' کے ساتھ 'مد منفصل' میں 'توسط' ضروری ہے۔

سوسی

- ذوات الراء میں وصلاً، مثل: ﴿يَرَى الَّذِيْنَ﴾ ← فتح، اماله
- لفظ ﴿يَحْيٰى﴾ ← فتح، تقلیل
  - **تحریرات**: اس کو 'فُعْلٰی' کے ساتھ ملائیں تو تین وجہیں ہیں:
    1. دونوں میں 'فتح'
    2. دونوں میں 'تقلیل'
    3. ﴿يَحْيٰى﴾ میں 'فتح' اور 'فُعْلٰی' میں 'تقلیل'
- لفظ ﴿مَتٰى، بَلٰى﴾ میں ← فتح، تقلیل
  - **تحریرات**: ان کلمات میں 'تقلیل': 'قصر، اظہار، ابدال، عدم غنہ، اور ﴿حٰمٓ﴾، رؤوس الآیۃ، فُعْلٰی، میں تقلیل، اور لفظ ﴿يَحْيٰى﴾ کے 'فتح' کے ساتھ ہی آتی ہے۔

4 ہشام

حلوانی

- اماله:
  1. ﴿غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ﴾ (الاحزاب:53)
  2. ﴿مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ﴾ (الغاشية:5)
  3. ﴿عٰبِدُوْنَ/عَابِدٌ﴾ (الكافرون:3-5)
- ﴿وَمَشَارِبُ﴾ (یٰس:73)
  - توسط کے ساتھ ← فتح، اماله
  - قصر کے ساتھ ← فتح

داجونی

- اماله، فتح:
  1. ﴿جَآءَ﴾
  2. ﴿شَآءَ﴾
  3. ﴿زَادَ﴾
  4. ﴿خَابَ﴾
  5. ﴿وَمَشَارِبُ﴾ (یٰس:73)

⑰ باب الفتح والإمالة

مخصوص کلمات

⑤ ابن ذکوان

اماله

﴿جَاءَ﴾ ، ﴿شَاءَ﴾ ، ﴿التَّوْرٰىةَ﴾ ، ﴿الْمِحْرَابِ﴾ (مجرور) ، پہلی جگہ: ﴿فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا﴾

اخفش

فتح، اماله

1. ﴿وَالْاِكْرَامِ﴾
2. ﴿اِكْرَاهِهِنَّ﴾
3. ﴿الْحِمَارِ/حِمَارِكَ﴾
4. ﴿عِمْرَانَ﴾

- **نقاش**
  - **فتح، اماله**
    1. پہلی جگہ: ﴿فَزَادَهُمُ﴾ کے علاوہ
    2. ﴿الْمِحْرَابَ﴾ (منصوب)
    3. ﴿يُلَقّٰهُ مَنْشُوْرًا﴾
    4. ﴿هَارٍ﴾
    5. ﴿بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ﴾
- **ابن الاخرم**
  - **اماله**: ﴿هَارٍ﴾
  - **فتح، اماله**: ﴿اَدْرٰكَ/اَدْرٰكُمْ﴾ (ہر جگہ)

صوری

- **اماله**
  1. ﴿الْحِمَارِ/حِمَارِكَ﴾
  2. ﴿اَدْرٰكَ/اَدْرٰكُمْ﴾
- **فتح، اماله**
  1. ﴿لِّلشّٰرِبِيْنَ﴾
  2. ﴿وَمَشَارِبُ﴾
  3. ﴿بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ﴾

- **رملی**
  - **اماله**
    1. ﴿زَادَ﴾ (ہر جگہ)
    2. ﴿خَابَ﴾
    3. ﴿اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ﴾
    4. ﴿يُلَقّٰهُ مَنْشُوْرًا﴾
    5. ﴿هَارٍ﴾
  - **فتح، اماله**: ﴿لِلْحَوَارِيّٖنَ﴾
- **مطوعی**
  - **فتح، اماله**
    1. پہلی جگہ: ﴿فَزَادَهُمُ﴾ کے علاوہ
    2. ﴿خَابَ﴾
    3. ﴿اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ﴾
    4. ﴿هَارٍ﴾
    5. ﴿اِكْرَاهِهِنَّ﴾
    6. ﴿وَالْاِكْرَامِ﴾
    7. ﴿عِمْرَانَ﴾

تحریرات 'نقاش' کے لیے مختلف فیہ کلمات میں 'طول' کے ساتھ صرف 'فتح' ہے، سوائے ﴿الْحِمَارِ/حِمَارِكَ﴾ میں، کہ اس میں 'توسط، طول' دونوں کے ساتھ 'فتح، اماله' ہے۔

⑰ باب الفتح والإمالة

مخصوص کلمات

5

ابن ذکوان

کلمات	نقاش	ابن الاخرم	رملی	مطوعی
① جَآءَ ② شَآءَ ③ التَّوْرٰىةَ ④ الْمِحْرَابِ (مجرور)	اماله	اماله	اماله	اماله
⑤ الْمِحْرَابَ (منصوب)	فتح، اماله	فتح	فتح	فتح
⑥ پہلی جگہ ﴿فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا﴾	اماله	اماله	اماله	اماله
⑦ پہلی جگہ ﴿فَزَادَهُمْ﴾ کے علاوہ	فتح، اماله	فتح	اماله	فتح، اماله
⑧ وَالْاِكْرَامِ (الرحمٰن:27، 78)	فتح، اماله	فتح، اماله	فتح	فتح، اماله
⑨ الْحِمَارِ/حِمَارِكَ	فتح، اماله	فتح، اماله	اماله	اماله
⑩ اِكْرَاهِهِنَّ (النور:33)	فتح، اماله	فتح، اماله	فتح	فتح، اماله

کلمات	نقاش	ابن الاخرم	رملی	مطوعی
⑪ هَارٍ (التوبة:109)	فتح، اماله	اماله	اماله	فتح، اماله
⑫ عِمْرَانَ	فتح، اماله	فتح، اماله	فتح	فتح، اماله
⑬ بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ (یوسف:88)	فتح، اماله	فتح	فتح، اماله	فتح، اماله
⑭ يَلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا (الإسراء:13)	فتح، اماله	فتح	اماله	فتح
⑮ اَدْرٰىكَ/اَدْرٰىكُمْ	فتح	فتح، اماله	اماله	اماله
⑯ لِلشّٰرِبِيْنَ (النحل:66، الصفت:46، محمد:15) ⑰ وَمَشَارِبُ (يٰسٓ:73)	فتح	فتح	فتح، اماله	فتح، اماله
⑱ خَابَ ⑲ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ (النحل:1)	فتح	فتح	اماله	فتح، اماله
⑳ لِلْحَوَارِيّٖنَ (الصف:14)	فتح	فتح	فتح، اماله	فتح

تحریرات 'نقاش' کے لیے مختلف فیہ کلمات میں 'طول' کے ساتھ صرف 'فتح' ہے، سوائے ﴿الْحِمَارِ/حِمَارِكَ﴾ میں، کہ اس میں 'توسط، طول' دونوں کے ساتھ 'فتح، اماله' ہے۔

⑰ باب الفتح والإمالة

مخصوص کلمات

❻ شعبہ

اماله
① ﴿وَلَآ اَدۡرٰىكُمۡ بِهٖ﴾ (یونس:16)

② ﴿فِیۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰى /فِى الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰى﴾ (الإسراء:72)

③ ﴿هَارٍ﴾ (التوبة:109)

④ ﴿بَلۡ رَانَ﴾ (المطففين:14)

فتح، اماله
① پہلی جگہ ﴿وَلَآ اَدۡرٰىكُمۡ بِهٖ﴾ کے علاوہ، جیسے: ﴿وَمَآ اَدۡرٰىكَ﴾

② ﴿مَكَانًا سُوًى﴾ (طٰهٰ:58)

③ ﴿اَنۡ يُّتۡرَكَ سُدًى﴾ (القيمة:36)

④ ﴿وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى﴾ (الأنفال:17)

⑤ ﴿قَالَ يٰبُشۡرٰى﴾ (یوسف:19)

⑥ ﴿بَلٰى﴾ (ہر جگہ)

❼ حفص

﴿مَجۡرٖىهَا﴾ (ھود:41)

اماله

❽ حمزہ

اماله
کلمات ثلاثی

﴿خَافَ﴾، ﴿مَا طَابَ لَكُمۡ﴾

﴿ضَاقَ﴾، ﴿حَاقَ﴾

﴿زَاغَ﴾، ﴿شَآءَ﴾ — علاوہ ﴿زَاغَتۡ﴾ کے (الأحزاب:10، صٓ:63)

﴿جَآءَ﴾، ﴿زَادَ﴾

﴿خَابَ﴾، ﴿بَلۡ رَانَ﴾ (المطففين:14)

اس میں ساتھ شعبہ، کسائی، خلف العاشر 'اماله' کرتے ہیں۔

فتح، تقلیل
① ﴿الۡبَوَارِ﴾ (ابراهيم:28)

② ﴿الۡقَهَّارِ﴾ (ہر جگہ)

تقلیل، اماله
﴿التَّوۡرٰىةَ﴾

تحریرات

اس میں صرف 'اماله' ہے:

① سکتہ مطلق (ساکن الموصول)

② سکتہ مد منفصل/سکتہ ازمیری

③ سکتہ مد متصل

④ تائے تانیث میں وقفاً اماله، کے ساتھ جیسے: ﴿الۡغَاشِيَةِ﴾

لفظ ﴿ضِعٰفًا﴾ (النساء:9) ﴿اَنَا اٰتِيۡكَ﴾ (النمل:39، 40) میں
- خلف: اماله
- خلاد: فتح، اماله

(17) باب الفتح والإمالة

مخصوص کلمات

(9) کسائی

درج ذیل کلمات میں صرف کسائی **امالہ** کرتے ہیں:

1. ﴿وَمَنْ عَصَانِیْ﴾ (إبراهيم:36)
2. ﴿وَاَوْصٰنِیْ﴾ (مريم:31)
3. ﴿دَحٰهَا﴾ (النازعات:30)
4. ﴿اِذَا تَلٰهَا﴾ (الشمس:2)
5. ﴿وَمَا طَحٰهَا﴾ (الشمس:6)
6. ﴿اِذَا سَجٰی﴾ (الضحى:2)
7. ﴿وَقَدْ هَدٰىنِ﴾ (الأنعام:80)
8. ﴿حَقَّ تُقٰتِهٖ﴾ (آل عمران:102)
9. ﴿خَطٰیٰكُمْ ، خَطٰیٰهُمْ ، خَطٰیٰنَآ﴾ (البقرة:58 العنكبوت:12) (العنكبوت:12) (طٰه:73 الشعراء:51)
10. ﴿مَرْضَاتِ اللهِ ، تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ﴾ (البقرة:207، 265 النساء:114) (التحريم:1)
11. ﴿وَمَآ اَنْسٰنِیْهُ﴾ (الكهف:63)
12. ﴿اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ ، فَمَآ اٰتٰنِ اللهُ﴾ (مريم:30) (النمل:36)
13. ﴿رُءْیَایَ ، الرُّءْیَا ، لِلرُّءْیَا﴾ (يوسف:43، 100) (الإسراء:60 الصّٰفّٰت:105 الفتح:27) (يوسف:43)

ان کلمات میں سے معرف باللام میں خلف العاشر بھی 'امالہ' کرتے ہیں، اور غیر معرف باللام میں ادریس عن خلف 'امالہ بالخلف' کرتے ہیں۔

14. ﴿مَّحْیَاهُمْ﴾ (الجاثية:21)
15. ﴿اَحْیَا﴾ جو واؤ کے علاوہ ہے۔ جیسے ﴿اَحْیَا، اَحْیَاهَا، اَحْیَاهُمْ ، اَحْیَاكُمْ ، فَاَحْیَا ، فَاَحْیَاكُمْ﴾ اگر واؤ کے ساتھ ہے، تو اصحاب امالہ کریں گے، اور یہ قرآن میں ایک ہی ہے: ﴿هُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا﴾ (النجم:44)

(10) دوری کسائی

درج ذیل کلمات میں صرف دوری کسائی **امالہ** کرتے ہیں:

1. ﴿رُءْیَاكَ﴾ (يوسف:5)
2. ﴿هُدَایَ﴾ (البقرة:38، طٰه:123)
3. ﴿اَحْسَنَ مَثْوَایَ﴾ (يوسف:23)
4. ﴿وَمَحْیَایَ﴾ (الأنعام:162)
5. ﴿اٰذَانِهِمْ ، اٰذَانِنَا﴾ (7 مقامات پر) (فصلت:5)
6. ﴿الْجَوَارِ﴾ (الشورىٰ:32، الرحمٰن:24، التكوير:16)
7. ﴿اِلٰی بَارِئِكُمْ، عِنْدَ بَارِئِكُمْ﴾ (البقرة:54)
8. ﴿طُغْیَانِهِمْ﴾ (5 مقامات پر)
9. ﴿كَمِشْكٰوةٍ﴾ (النور:35)
10. ﴿جَبَّارِیْنَ﴾ (المائدة:22 الشعراء:130)
11. ﴿مَنْ اَنْصَارِیْۤ﴾ (آل عمران:52 الصف:14)
12. ﴿یُسَارِعُوْنَ، وَسَارِعُوْٓا، نُسَارِعُ لَهُمْ﴾ (7 مقامات پر) (آل عمران:133) (المؤمنون:56)
13. ﴿وَالْجَارِ﴾ (النساء:36 معًا) ← اس کلمہ میں ساتھ دوری بصری بھی امالہ کرتے ہیں، اور ان کے لیے دو وجہیں ہیں: فتح، امالہ۔

اس کلمہ میں 'ازرق، بصری' اور 'صوری' کے لیے 'راء متطرفہ مکسورہ' کا اختلاف ہے۔

1. ﴿فِی الْغَارِ﴾ (التوبة:40)
2. ﴿الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾ (الحشر:24)

❶ جعفر نصیبی — امالہ

❷ ابو عثمان ضریر — امالہ

1. ﴿یُوَارِیْ﴾ (المائدة:31 الأعراف:26)
2. ﴿فَاُوَارِیَ﴾ (المائدة:31)
3. ﴿فَلَا تُمَارِ﴾ (الكهف:22)

ان کلمات کے 'ذوات الیاء' کے 'امالہ' کے ساتھ ان کے 'الف' میں:

❶ ابو عثمان ضریر ← امالہ

❷ جعفر نصیبی ← فتح

1. ﴿الْیَتٰمٰی﴾ (14 مقامات پر)
2. ﴿كُسَالٰی﴾ (النساء:142 التوبة:54)
3. ﴿اُسٰرٰی﴾ (البقرة:85)
4. ﴿سُكٰرٰی﴾ (3 مقامات پر)
5. ﴿النَّصٰرٰی ، نَصٰرٰی﴾ (14 مقامات پر) (3 مقامات پر)

اور یہ ساتوں پہلے پارے میں ہیں۔

⑰ باب الفتح والإمالة

مخصوص کلمات

۱۱ یعقوب

﴿فِي هٰذِهٖ أَعْمٰى﴾
(الإسراء:72)

امالہ

۱۲ خلف العاشر

امالہ

① ﴿جَاءَ﴾
② ﴿شَاءَ﴾
③ ﴿بَلْ رَّانَ﴾
④ ﴿اٰنَا اٰتِيْكَ﴾
(النمل:39،40)
⑤ ﴿الرُّءْيَا﴾

معرف باللام
﴿الرُّءْيَا، لِلرُّءْيَا﴾
امالہ

غیر معرف باللام
﴿رُءْيَايَ، رُءْيَاكَ﴾

اسحاق
فتح

ادریس
فتح، امالہ

⑰ باب الفتح والإمالة

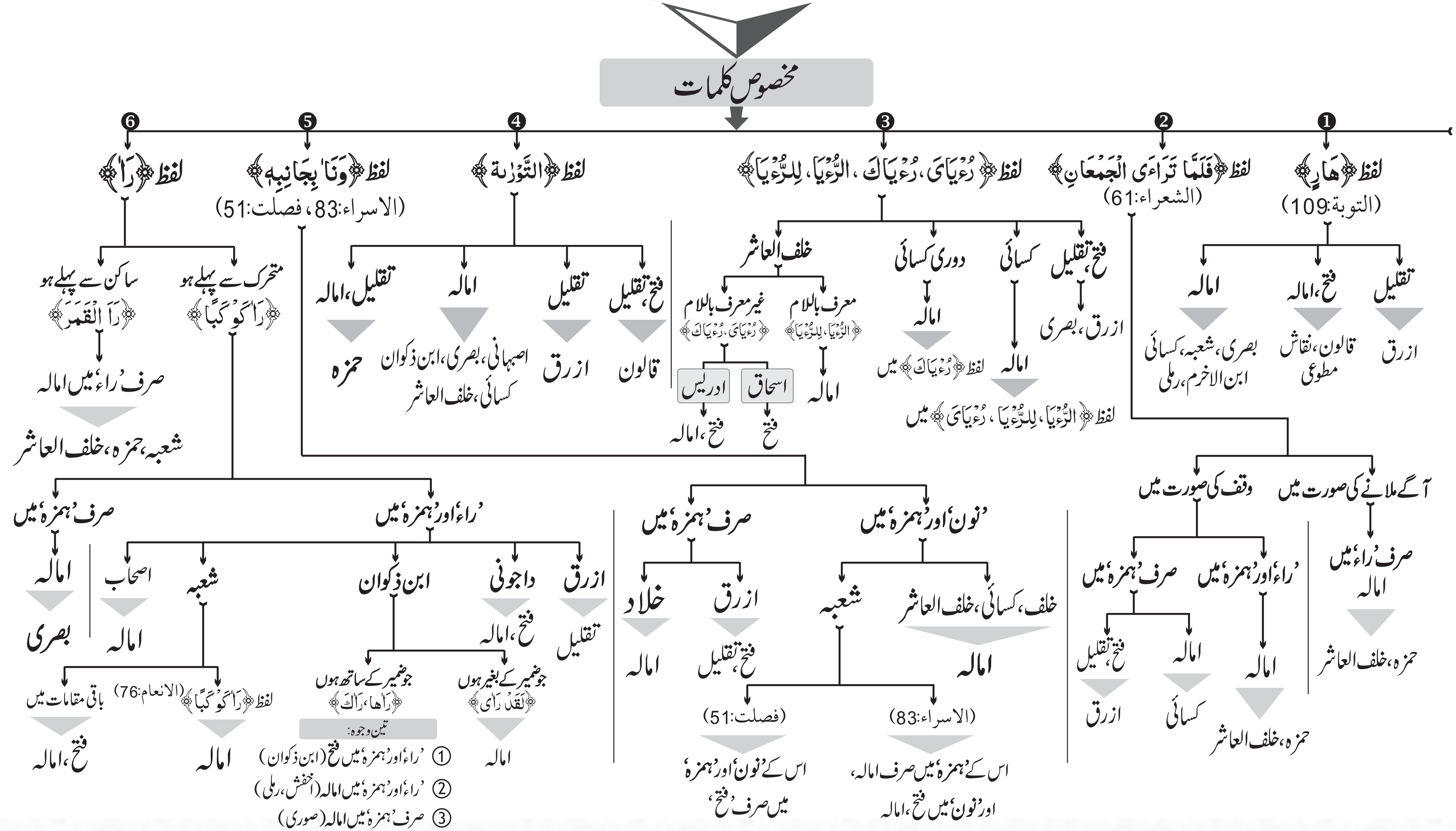

17 باب الفتح والإمالة

حروف مقطعات

1. **الٓر، الٓمٓر** — (راء) میں
   - تقلیل ← ازرق
   - امالہ ← بصری، شامی، شعبہ، اصحاب
2. **كٓهٰيٰعٓصٓ**
   - (ھا، یا) میں
     - فتح، تقلیل ← نافع
     - امالہ ← شعبہ، کسائی
   - صرف (یا) میں
     - امالہ ← ابن ذکوان، حمزہ، خلف العاشر
     - فتح، امالہ ← ہشام
   - صرف (ھا) میں
     - امالہ ← سوسی
   - دوری بصری
     - (ھا) میں ← امالہ
     - (یا) میں ← فتح، امالہ
3. **طٰهٰ**
   - (طا، ھا) میں
     - امالہ ← شعبہ، اصحاب
   - (ھا) میں
     - امالہ ← بصری
     - تقلیل، امالہ ← ازرق
4. **طٰسٓ، طٰسٓمٓ** — (طا) میں
   - امالہ ← شعبہ، اصحاب
5. **حٰمٓ** — (حا) میں
   - تقلیل ← ازرق
   - فتح، تقلیل ← بصری
   - امالہ ← ابن ذکوان، شعبہ، اصحاب
6. **يٰسٓ** — (یا) میں
   - فتح، تقلیل ← نافع
   - تقلیل، امالہ ← حمزہ
   - امالہ ← شعبہ، کسائی، خلف العاشر، روح

18 باب هاء التانیث

تائے تانیث اور اس کے ماقبل فتحہ میں وقفاً:

حمزہ

دو مذہب ہیں:

نوع خاص

تائے تانیث کے ماقبل

- (فَجَثَتْ زَيْنَبُ لِذَوْدِ شَمْسٍ) میں سے کوئی حرف ہو۔
  جیسے: ﴿خَلِيفَة ، بَهجَة ، المَيتَة ، رَحمَة﴾
- لفظ (أَكْهَرُ) میں سے کوئی حرف ہو۔
  اور اس میں دو میں سے ایک شرط ہو
  1. ماقبل یائے ساکنہ ہو۔ جیسے: ﴿الأيكة ، كبيرة ، هيئة﴾

  یا

  2. ماقبل کسرہ ہو۔ جیسے: ﴿الملئكة ، مسفرة ، فاكهة، مائة﴾

فتح، امالہ

نوع عام

تائے تانیث کے ماقبل "الف" کے علاوہ کوئی بھی حرف ہو۔
جیسے: ﴿صيحة ، نفخة ، فريضة ، عورة﴾

فتح، امالہ

علی کسائی

صرف امالہ

تائے تانیث کے ماقبل
(فَجَثَتْ زَيْنَبُ لِذَوْدِ شَمْسٍ)
میں سے کوئی حرف ہو۔
جیسے: ﴿قوة ، واحدة ، فاحشة ، المقدسة﴾

فتح، امالہ

تائے تانیث کے ماقبل
(خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَعٍ)
میں سے کوئی حرف ہو۔
جیسے: ﴿صيحة ، نفخة ، فريضة﴾

صرف فتح

تائے تانیث کے ماقبل
"الف" ہو۔
جیسے: ﴿الصلوة ، الزكوة ، على حيوة﴾

لفظ (أَكْهَرُ)

- تائے تانیث کے ماقبل
  أ ، هـ میں سے ہو۔
  → فتح، امالہ
- تائے تانیث کے ماقبل
  ک ، ر میں سے ہو۔
  - اور ان میں دو شرائط ہوں (امام حمزہ والی) → امالہ
  - اور ان میں دونوں شرائط نہ ہوں → فتح، امالہ

باقی قراء

صرف فتح

19 باب الراءات (للأزرق)

قواعد | راء سے پہلے ’کسرہ‘ کی شرائط | مستثنیٰ صورتیں | مخصوص کلمات کی تحریرات

قاعدہ نمبر ۱

صرف ’ترقیق‘

’راء مفتوح غیر مُنوَّن‘ ماقبل ’کسرہ متصلہ‘ یا ’یائے ساکنہ‘ ہو۔

جیسے: ﴿الْاٰخِرَة ، وَازِرَةٌ ، غَيْرَهٗ ، لِيَغْفِرَ﴾

مستثنیٰ کلمات:

1. ﴿حَيْرَانَ﴾ (الأنعام:71)
2. ﴿عَنْكَ وِزْرَكَ﴾ (الشرح:2)
3. ﴿لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (الشرح:4)
4. ﴿وِزْرَ اُخْرٰى﴾ (ہرجگہ)
5. ﴿افْتِرَآءً﴾ (الأنعام:138، 140)
6. ﴿اِلَّا مِرَآءً﴾ (الكهف:22)
7. ﴿فَلَا تَنْتَصِرَانِ﴾ (الرحمٰن:35)
8. ﴿لَسَاحِرَانِ﴾ (طٰهٰ:63)
9. ﴿اَنْ طَهِّرَا﴾ (البقرة:125)
10. ﴿وَعَشِيْرَتُكُمْ﴾ (التوبة:24)
11. ﴿سِرَاعًا﴾ (ق:44 والمعارج:43)
12. ﴿ذِرَاعَيْهِ﴾ (الكهف:18)
13. ﴿ذِرَاعًا﴾ (الحاقة:32)
14. ﴿اِجْرَامِيْ﴾ (هود:35)
15. ﴿حِذْرَكُمْ﴾ (النساء:71، 102)
16. ﴿تَوَلّٰى كِبْرَهٗ﴾ (النور:11)
17. ﴿لَعِبْرَةً﴾ (ہرجگہ)
18. ﴿حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ﴾ (وصلاً) (النساء:90)
19. ﴿اِرَمَ ذَاتِ﴾ (الفجر:7)

ترقیق+تفخیم

قاعدہ نمبر ۲

ترقیق+تفخیم

’راء مفتوح مُنوَّن‘ ماقبل ’کسرہ متصلہ‘ یا ’یائے ساکنہ‘ ہو۔

جیسے: ﴿شَاكِرًا ، صَابِرًا ، خَيْرًا ، قَدِيْرًا﴾

تین وجوہ:

1. وصلاً، وقفاً: تفخیم
   تحریرات
   اس کے ساتھ:
   1. ’قصر، توسط‘ مع ’فتح‘
   2. ’طول‘ مع ’فتح، تقلیل‘ ہے۔
2. وصلاً، وقفاً: ترقیق
3. وصلاً: تفخیم — وقفاً: ترقیق
   تحریرات
   اس کے ساتھ: ’طول‘ مع ’فتح‘ ہے۔
   جیسے: ﴿فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا﴾

مستثنیٰ کلمات:

1. ﴿ذِكْرًا﴾ (ہرجگہ)
2. ﴿مِنْ دُوْنِهَا سِتْرًا﴾ (الكهف:90)
3. ﴿وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا﴾ (الفرقان:22)
4. ﴿شَيْئًا اِمْرًا﴾ (الكهف:71)
5. ﴿يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا﴾ (طٰهٰ:100)
6. ﴿نَسَبًا وَّصِهْرًا﴾ (الفرقان:54)

تحریرات

ان میں مطلقاً وصلاً، وقفاً: تفخیم ، ترقیق ہے۔

قاعدہ نمبر ۳

ترقیق+تفخیم

’راء مضموم‘ ماقبل ’کسرہ متصلہ‘ یا ’یائے ساکنہ‘ ہو۔

جیسے: ﴿يُبْصِرُوْنَ ، طَآئِرُكُمْ ، قَدِيْرٌ ، سِيْرُوْا﴾

تحریرات

1. تفخیم کے ساتھ صرف دو وجہیں ہیں: (1) قصر مع فتح (2) طول مع تقلیل
2. راء مضموم کی ’تفخیم‘ ممنوع ہے:
   1. ﴿ظَلَمَ﴾ میں ’ترقیق‘
   2. ﴿مَطْلَعِ﴾ میں ’تفخیم‘
   3. ’راء مفتوح مُنوَّن‘ میں ’تفخیم‘ کے ساتھ
   (شواهد التنقيح على مختصر قواعد التحرير)

مستثنیٰ کلمات:

1. ﴿اِلَّا كِبْرٌ﴾ (المؤمن:56)
2. ﴿مِنْكُمْ عِشْرُوْنَ﴾ (الأنفال:65)
3. ﴿خَيْرٌ﴾ 4. ﴿غَيْرُ﴾ 5. ﴿الطَّيْرُ﴾

ان کلمات کو باقی ’راء مضمومہ‘ کے ساتھ ملائیں تو چار وجوہ بنتی ہیں:

1. دونوں میں ’ترقیق‘
2. دونوں میں ’تفخیم‘
3. ان پانچ کلمات میں ’تفخیم‘، اور باقی میں ’ترقیق‘ **تحریرات** اس کے ساتھ ’قصر، توسط‘ مع ’تقلیل‘ ہے۔
4. صرف ﴿كِبْرٌ﴾ ، ﴿عِشْرُوْنَ﴾ میں ’تفخیم‘، اور باقی میں ’ترقیق‘ **تحریرات** اس کے ساتھ ’ذوات الیاء‘ میں ’فتح‘ ہے۔

قاعدہ نمبر ۴

’راء‘ اور ’کسرہ‘ کے درمیان کوئی حرف ساکن آجائے، پھر بھی راء میں ’ترقیق‘، ’تفخیم‘ کی وجوہ ہوں گی۔

یعنی ’مفتوح غیر مُنوَّن‘ میں ← صرف ’ترقیق‘
اور ’مفتوح مُنوَّن‘ اور ’راء مضموم‘ میں ← ’ترقیق‘ و ’تفخیم‘۔

جیسے: ﴿اِخْرَاجُهُمْ ، الْاِكْرَامِ ، السِّحْرَ ، ذِكْرٌ ، بِكْرٌ﴾

لیکن اگر ’کسرہ‘ اور ’راء‘ کے درمیان ’صاد، طاء، قاف‘ ساکن ہوں تو پھر صرف تفخیم ہے۔

جیسے: ﴿مِصْرًا ، اِصْرًا ، قِطْرًا ، فِطْرَتَ اللّٰهِ ، فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا﴾

’راء مفتوح مُنوَّن‘ اور ’راء مضموم‘ اکٹھی جمع ہو جائیں تو دونوں میں اکٹھی ’تفخیم‘ ممنوع ہے۔

﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ﴾

﴿اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾

ترقیق ← ترقیق ، تفخیم
تفخیم ← ترقیق

19 باب الراءات (للأزرق)

قواعد

راء سے پہلے 'کسرہ' کی شرائط

- کسرہ عارضی نہ ہو۔ جیسے: ﴿ارْجِعِيْ، امْرَاَةٌ، امِ ارْتَابُوْا﴾
- کسرہ منفصلہ نہ ہو۔ جیسے: ﴿بِرُءُوْسِكُمْ، بِرَسُوْلٍ، بِحَمْدِ رَبِّكَ﴾
- راء کے بعد حرف مستعلیہ اسی کلمہ میں نہ ہو۔ جیسے: ﴿الصِّرَاطَ، الْفِرَاقُ، اِعْرَاضُهُمْ﴾

مستثنیٰ کلمہ

لفظ ﴿وَالْاِشْرَاقِ﴾ (ص:18)

اس میں 'حرف مستعلیہ' مکسور ہونے کی وجہ سے 'تفخیم و ترقیق' دونوں وجہیں ہیں۔

مستثنیٰ صورتیں

- وہ راء جو عجمی ناموں میں ہو۔
  - صرف **تفخیم**: ﴿اِبْرٰهِيْمَ، اِسْرَآءِيْلَ، عِمْرَانَ﴾
  - **ترقیق+تفخیم**: ﴿عُزَيْرُ﴾، ﴿اِرَمَ ذَاتِ﴾ (التوبة:30) (الفجر:7)
- ایک ہی کلمہ میں مکرر 'راء' ہو۔ ﴿اِسْرَارًا، مِدْرَارًا، ضِرَارًا، الْفِرَارُ، فِرَارًا﴾
  - صرف تفخیم
- لفظ ﴿بِشَرَرٍ﴾ (المرسلٰت:32)
  - **پہلی 'راء' میں** ترقیق، تفخیم

لفظ ﴿كُلُّ فِرْقٍ﴾ (الشعراء:63)

اس میں 'حرف مستعلیہ' مکسور ہونے کی وجہ سے تمام قراء کے لیے دو وجہیں ہیں: تفخیم، ترقیق

مخصوص کلمات کی تحریرات

تحریرات

ان کلمات میں 'تفخیم الراء' ممنوع ہے:

1. ﴿عَنْكَ وِزْرَكَ﴾
2. ﴿لَكَ ذِكْرَكَ﴾

'توسط مع فتح' کے ساتھ

3. ﴿وِزْرَ اُخْرٰى﴾

'قصر مع تقلیل' کے ساتھ

4. ﴿افْتِرَآءً﴾
5. ﴿اِلَّا مِرَآءً﴾
6. ﴿فَلَا تَنْتَصِرٰنِ﴾
7. ﴿لَسٰحِرٰنِ﴾
8. ﴿اَنْ طَهِّرَا﴾
9. ﴿وَعَشِيْرَتُكُمْ﴾

'توسط مع فتح' اور 'طول مع تقلیل' کے ساتھ

10. ﴿سِرَاعًا﴾
11. ﴿ذِرَاعَيْهِ﴾
12. ﴿ذِرَاعًا﴾

'توسط مع فتح' کے ساتھ

13. ﴿اِجْرَامِيْ﴾

'طول مع تقلیل' کے ساتھ

14. ﴿حِذْرَكُمْ﴾
15. ﴿تَوَلّٰى كِبْرَهٗ﴾
16. ﴿لَعِبْرَةً﴾
17. ﴿حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ﴾ (وصلا)

'ذوات الیاء' میں 'تقلیل' کے ساتھ

18. ﴿بِشَرَرٍ﴾

'قصر، توسط مع فتح' کے ساتھ

تحریرات

ان کلمات میں 'ترقیق الراء' ممنوع ہے:

19. ﴿اِرَمَ ذَاتِ﴾

'قصر، توسط مع تقلیل' کے ساتھ

20. ﴿وَالْاِشْرَاقِ﴾

'توسط مع فتح' اور 'قصر، توسط مع تقلیل' کے ساتھ

21. ﴿حَيْرَانَ﴾

مطلقاً دونوں وجہیں ہیں۔

20 باب اللامات (للأزرق)

قواعد

- **تغليظ**
  - **قاعدہ نمبر 1**
    - لام مفتوح ماقبل 'صاد' مفتوح یا ساکن آ جائے، یا 'ظاء' ساکن آ جائے۔
    - جیسے: ﴿الصَّلٰوۃ، وَسَيَصْلَوْنَ، أَظْلَمَ، وَلَا يُظْلَمُونَ﴾
- **تغليظ + ترقيق**
  - **قاعدہ نمبر 2**
    - لام مفتوح ماقبل 'طاء' مفتوح یا ساکن آ جائے، یا 'ظاء' مفتوح آ جائے۔
    - جیسے: ﴿فَانْطَلَقَا، مَطْلَعِ، ظَلَمَ، فَظَلَّتْ﴾
  - **تحریرات**
    - 'طاء کے بعد لام' میں 'ترقیق'
      - دو مذہب:
        1. 'طول' مع 'تقلیل'
        2. 'قصر، توسط' مع 'فتح'
    - 'طاء مفتوح' کے بعد 'لام' میں 'ترقیق'
      - 'مدبدل' کے 'طول' اور 'ذوات الیاء' کے 'فتح' کے ساتھ آتی ہے۔

مستثنیٰ صورتیں

- **تغليظ + ترقيق**
  - جب ان حروف اور 'لام' کے درمیان 'الف' ہو۔
    - اور یہ قرآن مجید میں پانچ کلمات ہیں:
      1. ﴿فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا﴾ (البقرة:233)
      2. ﴿أَن يَصَّلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا﴾ (النساء:128)
      3. ﴿حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ﴾ (الأنبياء:44)
      4. ﴿أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ﴾ (طٰه:86)
      5. ﴿فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ﴾ (الحديد:16)
  - جب لام پر وقف کیا جائے۔
    - جیسے: ﴿أَن يُوصَلَ﴾
  - لفظ ﴿صَلْصَالٍ﴾ (الحجر:26، 28، 33- الرحمٰن:14) کے 'لام' ساکن میں
- **'لام' کے بعد 'ذوات الیاء' ہو۔**
  - 'رؤوس الآیات' میں
    - تقلیل ← ترقیق
    - جیسے: ﴿فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى﴾
  - 'رؤوس الآیات' کے علاوہ
    - فتح ← تغلیظ
    - تقلیل ← ترقیق
    - جیسے: ﴿سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ﴾

(21) باب الوقف علی مرسوم الخط

(1) 'تائے تانیث' پر 'ہائے ساکنہ' سے وقف کرنا

16 کلمات

﴿رَحۡمَت﴾ ، ﴿نِعۡمَت﴾
﴿امۡرَاَت﴾ ، ﴿سُنَّت﴾
﴿لَعۡنَت﴾ ، ﴿مَعۡصِيَت﴾
﴿كَلِمَت﴾ ، ﴿بَقِيَّتُ﴾
﴿قُرَّت﴾ ، ﴿فِطۡرَت﴾
﴿شَجَرَت﴾ ، ﴿وَجَنَّتُ نَعِيۡمٍ﴾
﴿وَمَرۡيَمَ ابۡنَتَ﴾ ، ﴿غَيٰبَت﴾
﴿اٰيٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ﴾
﴿مِنۡ ثَمَرٰت﴾

مکی، بصریان، کسائی

1. ﴿ذَاتَ بَهۡجَةٍ﴾ (النمل:60)
2. ﴿اَفَرَءَيۡتُمُ اللّٰتَ﴾ (النجم:19)
3. ﴿مَرۡضَاتِ﴾ (ہر جگہ)
4. ﴿فَنَادَوۡا وَّلَاتَ﴾ (ص:3)

کسائی

﴿يَاَبَتِ﴾ (ہر جگہ)

مکی، شامی ابوجعفر، یعقوب

﴿هَيۡهَاتَ﴾ (المؤمنون:36)

- بزی، کسائی: 'ھاء' کے ساتھ
- قنبل: (دو وجہیں:)
  - 'تاء' کے ساتھ
  - 'ھاء' کے ساتھ

(2) 'ہائے سکتہ' کے ساتھ وقف کرنا

بزی

ہائے سکتہ + عدم ہائے سکتہ

﴿فِيۡمَ ، لِمَ ، عَمَّ ، بِمَ ، مِمَّ﴾

یعقوب

- صرف 'ہائے سکتہ': ﴿هُوَ ، هِيَ﴾
- ہائے سکتہ + عدم ہائے سکتہ:
  1. ﴿فِيۡمَ ، لِمَ ، عَمَّ ، بِمَ ، مِمَّ﴾
  2. نون مشدد پر، جس سے پہلے 'ھاء' ہو۔ جیسے: ﴿فَاٰتَمَّهُنَّ ، حَمَلَتۡهُنَّ﴾ ساتھ ﴿مِنۡ كَيۡدِكُنَّ ، اِنَّ كَيۡدَكُنَّ﴾ (یوسف:28)، ﴿طَلَّقَكُنَّ﴾ پر (التحریم:5)
  3. 'یاءِ متکلم مشدد' پر۔ جیسے: ﴿عَلَيَّ ، بِيَدَيَّ﴾
  4. 'جمع مذکر سالم' اور اس کے 'ملحقات' پر۔ جیسے: ﴿الۡعٰلَمِيۡنَ ، الۡمُفۡلِحُوۡنَ﴾

تحریرات

ان دونوں میں 'ہائے سکتہ' کے ساتھ 'قصر' اور 'اظہار' ہے۔
اور 'یائے مشدد' پر 'ہائے سکتہ' کے ساتھ 'عدم غنہ' ہے۔
اور 'جمع مذکر سالم' پر 'ہائے سکتہ' کے ساتھ 'بین السورتین' میں صرف 'سکتہ' ہے۔

جمع مذکر سالم

اس سے مراد: وہ جمع ہے جو اسم مفرد کے آخر میں حالت رفعی میں 'واو ساکن ماقبل مضموم' اور 'نون مفتوح' اور حالت نصبی و جری میں 'یاء ساکن ماقبل مکسور' اور 'نون مفتوح' لگانے سے بنتی ہے۔ جیسے: ﴿ظٰلِمُوۡنَ الضَّآلِّيۡنَ﴾ سے ﴿ظٰلِمُوۡنَهۡ ، الضَّآلِّيۡنَهۡ﴾۔

اس کے مُلۡحَقات سے مراد: وہ اسماء ہیں جن پر جمع مذکر سالم کی تعریف تو پوری نہیں ہوتی لیکن پھر بھی وہ لفظاً یا معناً جمع مذکر سالم کے ساتھ شامل کیے جاتے ہیں۔ جیسے: ﴿عِشۡرُوۡنَ﴾ سے لے کر ﴿تِسۡعُوۡنَ﴾ تک دہائیاں، ﴿اَلَّذِيۡنَ لَفِيۡ عِلِّيِّيۡنَ / مَا عِلِّيُّوۡنَ ، بَنِيۡنَ / بَنُوۡنَ ، عِضِيۡنَ ، عِزِيۡنَ ، سِنِيۡنَ﴾

اور یہ 'ہائے سکتہ' افعال میں نہیں آتی۔ جیسے: ﴿يُنۡفِقُوۡنَ﴾

رویس

ہائے سکتہ + عدم ہائے سکتہ

- الفاظ ذو النُّدبة: ﴿يٰوَيۡلَتٰی ، يٰحَسۡرَتٰی ، يٰٓاَسَفٰی﴾

تحریرات

1. اس میں 'ہائے سکتہ' کے ساتھ 'مد منفصل' میں صرف 'قصر' ہے۔
2. اور 'ادغام' کے ساتھ صرف 'ہائے سکتہ' ہے۔

- لفظ ﴿ثَمَّ﴾ جیسے: ﴿ثَمَّ اَمِيۡنٍ﴾

تحریرات

اس میں 'ہائے سکتہ' کے ساتھ 'قصر' اور 'اظہار' ہے۔

(3) وصلاً 'ہائے سکتہ' کا حذف کرنا

1. ﴿مَالِيَهۡ﴾ (الحاقة:28)
2. ﴿سُلۡطٰنِيَهۡ﴾ (الحاقة:29)
3. ﴿مَاهِيَهۡ﴾ (القارعة:10)

حمزہ + یعقوب

1. ﴿كِتٰبِيَهۡ﴾ (الحاقة:19، 25)
2. ﴿حِسَابِيَهۡ﴾ (الحاقة:20، 26)

یعقوب

1. ﴿لَمۡ يَتَسَنَّهۡ﴾ (البقرة:259)
2. ﴿فَبِهُدٰهُمُ اقۡتَدِهۡ﴾ (الأنعام:90)

اصحاب + یعقوب

(4) درج ذیل کلمات میں ﴿اَيُّهَا﴾ وقف کرتے ہیں:

1. ﴿اَيُّهَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ﴾ (النور:31)
2. ﴿يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ﴾ (الزخرف:49)
3. ﴿اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ﴾ (الرحمٰن:31)

بصریان، کسائی

(5) لفظ ﴿كَاَيِّنۡ ، فَكَاَيِّنۡ﴾ (ہر جگہ) میں

﴿فَكَاَيۡ ، كَاَيۡ﴾ وقف کرتے ہیں:

بصریان

(6) وقف میں 'یائے زائدہ' کا اضافہ کرنا

اگلے صفحے پر

㉑ باب الوقف علی مرسوم الخط

1. 'تائے تانیث' پر 'ہائے ساکنہ' سے وقف کرنا
2. 'ہائے سکتہ' کے ساتھ وقف کرنا
3. وصلاً 'ہائے سکتہ' کا حذف کرنا
4. درج ذیل کلمات میں ﴿أَيُّهَا﴾ وقف کرتے ہیں:
5. لفظ ﴿كَأَيِّن، فَكَأَيِّن﴾ (ہر جگہ) میں
6. وقف میں 'یائے زائدہ' کا اضافہ کرنا

یعقوب

① ﴿وَمَن يُؤْتِ الْحِكْمَةَ﴾ (البقرۃ:269)
② ﴿وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ﴾ (النساء:146)
③ ﴿فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ﴾ (المائدۃ:3)
④ ﴿يَقُصِ الْحَقَّ﴾ (الأنعام:57)
⑤ ﴿نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (یونس:103)
⑥ ﴿إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ﴾ (طٰہٰ:12)
⑦ ﴿إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ﴾ (النازعات:16)
⑧ ﴿الْوَادِ الْأَيْمَنِ﴾ (القصص:30)
⑨ ﴿وَإِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِينَ﴾ (الحج:54)
⑩ ﴿وَمَا أَنتَ بِهَادِ الْعُمْيِ﴾ (الروم:53)
⑪ ﴿عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ﴾ (النمل:18)
⑫ ﴿إِن يُرِدْنِ الرَّحْمٰنُ﴾ (یٰس:23)
⑬ ﴿صَالِ الْجَحِيمِ﴾ (الصّٰفّٰت:163)
⑭ ﴿يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ﴾ (ق:41)
⑮ ﴿فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ﴾ (القمر:5)
⑯ ﴿وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ﴾ (الرحمٰن:24)
⑰ ﴿الْجَوَارِ الْكُنَّسِ﴾ (التکویر:16)

حمزہ بن حبیب

دو وجہیں:

﴿وَمَا أَنتَ تَهْدِ الْعُمْيِ﴾ (الروم:53)

اثبات الیاء، حذف الیاء

کسائی

دو وجہیں:

① ﴿عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ﴾ (النمل:18)
② ﴿وَمَا أَنتَ بِهَادِ الْعُمْيِ﴾ (الروم:53)

اثبات الیاء، حذف الیاء

ابن کثیر

دو وجہیں:

﴿يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ﴾ (ق:41)

اثبات الیاء، حذف الیاء

اثبات الیاء

① ﴿فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ﴾ (ہر جگہ)
② ﴿وَمَا عِندَ اللّٰهِ بَاقٍ﴾ (النحل:96)
③ ﴿مِن دُونِهِ مِن وَالٍ﴾ (الرعد:11)
④ ﴿مِنَ اللّٰهِ مِن وَاقٍ﴾ (الرعد:34، المؤمن:21)
⑤ ﴿مِنَ اللّٰهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ﴾ (الرعد:37)

22 مخصوص کلمات

قیل و أخواتها

- ﴿قِيلَ﴾ (ہر جگہ)
- ﴿وَغِيضَ الْمَاءُ﴾ (ھود:44)
- ﴿وَجِاْيٓءَ﴾ (الزمر:69، الفجر:23)
  - اشمام ← ہشام، کسائی، رویس
- ﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ﴾ (سبا:54)
- ﴿وَسِيقَ﴾ (الزمر:71، 73)
  - اشمام ← شامی، کسائی، رویس
- ﴿سِيٓءَ بِهِمْ﴾ (ھود:77، العنکبوت:33)
- ﴿سِيٓئَتْ﴾ (الملک:27)
  - اشمام ← مدنیان، شامی، کسائی، رویس

﴿ھو، ھی، ثم﴾

- وَهُوَ ، فَهُوَ ، لَهُوَ / وَهِيَ ، فَهِيَ ، لَهِيَ
  - 'ھاء' کے سکون کے ساتھ ← قالون، بصری، کسائی، ابوجعفر
- ﴿ثُمَّ هُوَ﴾ (القصص:61)
  - قالون، ابوجعفر ← 'ھاء' کا سکون + 'ھاء' کا ضمہ
  - کسائی ← 'ھاء' کا سکون
- ﴿أَن يُمِلَّ هُوَ﴾ (البقرة:282)
  - قالون، ابوجعفر ← 'ھاء' کا سکون + 'ھاء' کا ضمہ

لفظ ﴿إِبْرٰهِمَ﴾

یہ قرآن مجید میں 69 بار آیا ہے، لیکن ان میں مختلف فیہ 33 ہیں۔ 15 کلمات جو سورۃ البقرۃ میں ہیں، اوراس کے علاوہ 18 کلمات، جو درج ذیل مقامات میں ہیں:

النساء	125معًا، 163	الانعام	161	التوبة	114معًا	ابراهيم	35
النحل	120،123	مريم	58، 46، 41	العنكبوت	31	الشورىٰ	13
الذاريات	24	النجم	37	الحديد	26	الممتحنة	4 (پہلا)

ان میں دونوں قراءات ہیں: ﴿إِبْرٰهِمَ﴾ بالیاء، ﴿إِبْرٰهَمَ﴾ بالألف۔

- ہشام، رملی ← ﴿إِبْرٰهَمَ﴾ (ہر جگہ)
- نقاش ← ﴿إِبْرٰهِمَ﴾ (ہر جگہ)
- مطوعی ← دو وجہیں:
  1. بالألف
  2. بالیاء (ہر جگہ)

  تحریرات: سکتہ کے ساتھ 'بالألف' ممنوع ہے۔
- ابن الاخرم ← تین مذاہب:
  1. ہر جگہ: ﴿إِبْرٰهِمَ﴾ ← عدم سکتہ
  2. ہر جگہ: ﴿إِبْرٰهَمَ﴾ ← سکتہ مطلق (ساکن الموصول)
  3. صرف سورۃ البقرۃ میں: ﴿إِبْرٰهَمَ﴾ ← سکتہ خاص (ساکن المفصول)

وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا

نبذة يسيرة

حول التكبير عند القرّاء

والجداول المحرّرة في وجوه التّكبير المختلفة لقارئ القراءات العشر الكبرى

تالیف استاذ القرا قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ

المقدمة

الحمد لله رب العالمين، عالم الغيب والشهادة الكبير المتعالي، القائل في آية العز: ﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا﴾، والصلاة والسلام الأتمان الأكملان على إمام المتقين وخاتم النبيين وسيد المرسلين، سيدنا ونبينا محمد، وعلى آله وصحبه، النجوم الزاهرة، رضي الله عنهم أجمعين. **أما بعد.!**

فإن علم القراءات القرآنية تعتمد على الرواية الصحيحة، والنقل الصحيح، والنص الصريح الذي تثبت به الرواية القرآنية، وقد نقل لنا القراء هذه القراءات نقلًا أمينًا دقيقًا.

وإن من السنن التي نقلها القراء بأسانيد صحيحة عندهم سُنَّة التكبير عند ختم المصحف الشريف.

فمفهوم التكبير عند القراء:

هو عبارة عن قول: "الله أكبر" في بداية كل سورة، يعني: من أول الفاتحة إلى أول الناس –ويسمى التكبير العام.

أو التكبير في سور الختم، يعني من أول أو آخر سورة ﴿والضحى﴾ إلى أول أو آخر سورة الناس – ويسمى التكبير الخاص.

على أن التكبير عند ختم المصحف الشريف ليس من القرآن باتفاق القراء، وإنما هو ذكر جليل أثبته الشرع على وجه التميز بين سور القرآن، كما أُثبتت الاستعاذة في أول القراءة.

وكما أن الإجماع منعقد على أن الاستعاذة ليست من القرآن، فكذلك الحال بالنسبة التكبير عند ختم المصحف الشريف، فإن التكبير ليس آية من القرآن، وهو ذكر مستحب جيء به عند الختم تبركا. (التكبير عند ختم المصحف الشريف: ص2-6)

وسيأتي التفصيل حول "التكبير الخاص" و"التكبير العام" في كلام شيخنا وحبيبنا المحقق: عمرو بن عبدالله الحلواني في آخر المقدمة-

وإن من نعم الله العظيمة، ومِنَنة الجسيمة: أني تلقيت القراءات العشر عن الأستاذين الجليلين:

الأول: فضيلة الشيخ، المقري الشهير، والعلامة النحرير، المحقق الشيخ عبدالفتاح بن السيد عجمى المَرْصَفي المصري الشافعي الأزهري، الغيور على أهل القرآن والقراءات، كان يرد على المخالفين للقراءات، وكان أستاذًا مساعدًا بقسم القراءات بكلية القرآن الكريم والدراسات الإسلامية بالجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة، وعُيِّنَ عضوًا في اللجنة العلمية لمجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف للإشراف على المصحف الشريف تصحيحًا وتسجيلًا بأصوات أشهر القراء، وكان أستاذ حلقة "تسجيل مصحف القراءات السبع" في مشروع الجمع الصوتي للقراءات بكلية القرآن الكريم بالجامعة الإسلامية، والذي يذاع منه يومِيًّا من إذاعة المملكة العربية السعودية للقرآن الكريم، باسم "دروس من القرآن الكريم" - طيّب الله ثراه وجعل الجنة مثواه-

الثاني: فضيلة الأستاذ الفاضل المحقق الشيخ عبدالرازق بن علي بن إبراهيم موسىٰ المصري الشافعي الأزهري، المدرس بكلية القرآن الكريم، وعضو اللجنة العلمية لتصحيح مصاحف المدينة النبوية، كان أستاذ حلقة "تسجيل مصحف القراءات السبع" بكلية القرآن الكريم، باسم "دروس من القرآن الكريم"-عليه سحّائب الرحمة والرضوان-

❁ **أما أستاذنا الشيخ عبد الفتاح المرصفي**: فمِن فضل الله -تبارك وتعالى- عليَّ أن وفقني لقراءة القرآن الكريم عليه من أوله إلى آخره بالقراءات العشر الصغرىٰ من

طريقى الشاطبية والدرة (عام ألف وأربعمائة وأربع من الهجرة النبوية، الموافق: ألف وتسعمائة وأربع وثمانين ميلادية بالمدينة المنورة) وأجازني بها .[1]

❀ **وأما أستاذنا الشيخ الفاضل عبد الرازق المصري الأزهري**: فقرأت عليه القرآن الكريم من أوله إلى آخر سورة الأنعام بالقراءات العشر الكبريٰ من طريق الطيبة [2] ، وفق تحريرات شيخ الزيات [3] رحمه الله رحمة واسعة

ثم توقفت عن القراءة بسبب انتهاء إقامتي في المدينة المنورة؛ فطلبت من أستاذي الكريم أن يكتب لى (وثيقة بما قرأت عليه) فأسعدني بذلك ودَعَا لي فيها بقوله: "ونسأل الله -عز وجل- أن يجمعنا به على خير ليتم هذه الختمة المباركة، أو يرزقه الله بمن يقرأ عليه القرآن الكريم كله من طريق الطيبة".

ومن بركة دعاء الشيخ –رحمه الله-: أن قرأ عليّ سبعة من القارئات الفاضلات -من بناتي وغيرهن- ختمة كاملة –بالتناوب- بالقراءات العشر الكبري كما في كتاب (فريدة الدهر) للشيخ محمد إبراهيم محمد سالم رحمه الله.

فأجزتهن بالقراءات العشر الصغري بالشروط المعتبرة عند علماء الأثر لما رأيت من أهليتهنّ لذلك -ولم أُجِزْهن بالقراءات العشر الكبري؛ لأنني لست أهلا لذلك-

وهذه الجداول المحررة في وجوه التكبير المختلفة من طريق الطيبة قد رتبتها على ما فهمت من كتاب (فريدة الدهر) سنة (١٤٣٣هـ الموافق ٢٠١٢م) للقارئات اللآتي قرَأْنَ عليَّ الختمة بالقراءات العشر من طريق الطيبة.

وقد عرضت هذه الرسالة على المحققين الجليلين:

الأول: شيخنا وحبيبنا الشيخ عمرو بن عبد الله الحلواني حفظه الله.

الثاني: أختنا الكريمة الشيخة أم عمار سمية أحمد محمد حسن حفظها الله

فراجعا هذه الجداول وهذباها، فأتوجه بوافر الشكر وعظيم التقدير إلى الشيخين الجليلين على ما قدّما من خدمة للقرآن-

وأسأل الله تعالى أن يجزيهما خير الجزاء، وأن يبارك في علمهما وعملهما، وأن يطيل في عمرهما، ويمن عليهما بالعافية ويختم لهما بالحسنى، إنه سميع قريب مجيب.

وفيما يلى: مقدمة لشيخنا عمرو بن عبد الله الحلواني -حفظه الله- أما التصحيحات والتعليقات على الجداول للشيخين؛ فتلاحظ في أثناء الجداول –والله الموفق والهادى إلى سواء الصراط.

وأشكر كذلك أخانا وحبيبنا الشيخ رامي جمال المصري وفقه الله الذي شارك في مراجعة هذه الرسالة – فجزاه الله خيرًا على ما قدّم لخدمة كتابه العزيز-

---

[1] وقد قرأت على هذا العالم الجليل أيضا بالتناوب مع آخرين القرآن الكريم كله بالقراءات الثلاث من طريق الدرة، وذلك في السنة الرابعة بكلية القرآن الكريم والدراسات الإسلامية، بالجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة، كما حضرت عليه في السنه الأولى من الكلية شرح أصول الشاطبية، وكنت أسجل معه "مصحف القراءات السبع" بكلية القرآن الكريم، وكان مشرفًا مع آخرين على تسجيلى رواية ورش عن نافع المدني في مجمع الملك فهد بالمدينة المنورة-

[2] وقد قرأت على هذا العالم الجليل أيضًا مع آخرين من أول القرآن إلى آخر سورة البقرة بالقراءات السبع من طريق الشاطبية، وذلك في السنة الأولى بكلية القرآن الكريم، كما حضرت عليه في نفس السنة مادة الفواصل، وكنت أسجل معه "مصحف القراءات السبع" بكلية القرآن الكريم.

[3] هو العلامة أحمد عبدالعزيز الزيات، من أعلى القرّاء سندًا في القراءات العشر الكبرى في مصر، فقدأجمع الناس عليه بلا منازع من حيث تمكنه العلمي والاتقان والضبط، وهو امام في القراءات بلا نظير، آية الدهر، وحيد العصر في العلم والحياء والفضل والنبل، زكي القلب، يقظ الضمير، تقى الخاطرة، من أجلة علماء العلوم الشرعية والعربية، وفضيلته كان مشرفًا مع آخرين على تسجيلى رواية ورش في مجمع الملك فهد-

الشيخ عمرو بن عبد الله الحلواني المصري حفظه الله

مقدمة وتنبيهات مهمة لابد من العلم بها لقاريء العشر الكبرى:

الأول: تحرير التكبير في هذه الرسالة مبني على تحريرات الإزميري والمتولى، وما جرى عليه العمل في فريدة الدهر، وغيرها اعتمادا على ظاهر كتاب النشر، وعلى ما قرره الإزميري والمتولي -رحمهما الله- ومَن تابعهما من أهل الأداء، دون سائر المحررين، وبقطع النظر عن ما ورد في أصول النشر، وبقطع النظر عن صحة رواية التكبير لجميع القراء في ذات الأمر، ولأنه قد جرى عمل أهل الأداء على الأخذ بالتكبير؛ لِمَا رواه أبو القاسم الهذلى صاحب الكامل، ولما قرره ابن الجزري في كتاب النشر، وفي الطيبة كذلك.

الثاني: جري عمل جماعة من أهل الأداء على عدم تحرير أوجه الخلاف مع التكبير اعتمادا على أنه ذِكْرٌ مُجَرَّدٌ لا تعلق له بالطرق.

الثالث: التكبير لا يكون إلا مع البسملة، ويكون قبلها لا بعدها.

الرابع: أوجه التكبير مع البسملة مع آخر السورة وأولها ثمانية أوجه محتملة عقلا، يجوز منها سبعة أوجه أداء، ويمتنع وجه واحد، وهو وصل آخر السورة بالتكبير ثم وصل التكبير بالبسملة مع الوقف عليها، ويمتنع هذا الوجه لأن البسملة لأوائل السور لا لأواخرها

الخامس: الأوجه السبعة المذكورة يأتي منها اثنان على تقدير كون التكبير لأول السورة، واثنان على تقدير كونه لآخر السورة، والثلاثة الأوجه الباقية محتملة لكلا المذهبين.

إذا تقرر ذلك؛ فاعلم أنه بناء على ما عليه العمل عند الإمامين الإزميري والمتولي ومن تابعهما فإن التكبير ينقسم إلى نوعين: عام، وخاص:

فالتكبير العام: يكون من أول الفاتحة إلى أول الناس، وهو جائز لجميع القراء. حتى حمزة وخلف في اختياره، وإن لم يكن لهما إلا الوصل بين السورتين، لأنه يكون التكبير لهما على نية القطع على آخر السورة والابتداء بما بعدها. وهذا النوع من التكبير لا يأتي عليه إلا خمسة أوجه، وهي: الوجهان على تقدير كون التكبير لأول السورة والثلاثة المحتملة. ولفظه (الله أكبر)، ولا تهليل ولا تحميد معه.

وقولنا: (جائز) خرج به الواجب، بمعني أن التكبير العام يجوز مع غيره من الأوجه المعروفة بين السورتين للقراء العشرة، فإذا قرأت لعاصم بين الفاتحة والبقرة، جاز لك البسملة فقط بأوجهها الثلاثة المعروفة، وجاز لك التكبير بأوجهه الخمسة؛ فيتحصل له ثمانية أوجه. وإذا قرأت لأبي عمرو جاز لك البسملة بأوجهها الثلاثة، وجاز لك السكت والوصل، وجاز لك التكبير بأوجهه الخمسة، فتكون المحصلة له عشرة أوجه، وهكذا لسائر القراء.

وهذا النوع من التكبير مأخوذ به من طريق أبي القاسم الهذلى صاحب كتاب الكامل له، ومن طريق أبي العلاء الهمذاني صاحب كتاب غاية الاختصار.

وعلى ذلك فتحرير التكبير العام مع أوجه الخلاف الوارد عن القراء العشرة يكون من هذين الكتابين خاصة دون غيرهما من سائر الكتب.

فإذا أردنا -على سبيل المثال- أن نحرر التكبير العام على مراتب السكت لحمزة فإننا ننظر في الكتابين فما ورد فيهما من مراتب السكت لحمزة فإنه يجوز لحمزة هذه المراتب على التكبير، ويمتنع غيرها، والذي ورد لحمزة من غاية الاختصار هو المرتبة السادسة، وهي مرتبة السكت على المد المنفصل دون المتصل، وأما كتاب الكامل ففيه لحمزة من الروايتين مرتبة السكت على (أل)، و(شيء)، والساكن المفصول، وفيه لهما أيضًا السكت على (أل)، و(شيء)، والمفصول والموصول، وفيه لهما السكت العام، وفيه ترك السكت لخلاد، وعليه فيجوز التكبير العام لحمزة على المراتب المذكورة دون غيرها.

وإذا أردنا تحرير التكبير مع الهمز المتوسط بكلمة نحو ﴿الناس أجمعين﴾، (الله أكبر) فإن الكامل فيه التحقيق لحمزة في هذا النوع قولا واحدًا، وفي غاية الاختصار التغيير قولا واحدًا. فيأتي التحقيق فيه على التكبير من الكامل والتغيير من غاية الاختصار.

وهكذا لجميع القراء.

وأما التكبير الخاص: فهو التكبير في سور الختم، (يعني من الضحى إلى الناس)، وينقسم من حيث اللزوم إلى واجب وجائز، فالواجب يكون في رواية البزي عن ابن كثير خاصة، والجائز يكون لجميع القراء.

وينقسم من حيث ورود الرواية به إلى مطلق ومخصوص، فالمطلق يكون التكبير فيه لجميع القراء، والمخصوص يختص التكبير فيه بقراءة ابن كثير.

فأما التكبير المطلق في سور الختم لجميع القراء: فمأخوذ به من ثلاثة كتب، وهي: كتاب الكامل للهذلي، وكتاب غاية الاختصار لأبي العلاء الهمذاني، وكتاب المصباح لأبي الكرم الشهرزوري، ولفظه (الله أكبر) دون تهليل ولا تحميد، لكنه أيضًا قسمان:

الأول: يكون التكبير من أول (ألم نشرح) إلى أول الناس. من غاية الاختصار خاصة.

الثاني: يكون التكبير فيه من آخر الضحى إلى آخر الناس، من كتابي الكامل والمصباح.

وتحرير هذا النوع من التكبير يكون على أوجه الخلاف المذكورة في الكتب الثلاثة.

وأما التكبير المخصوص بابن كثير: فقد ورد عن البزي من جميع طرقه، وعن قنبل من رواية العراقيين عنه قاطبة، ومن طريق بعض المغاربة عنه، وأكثر المغاربة على الأخذ بالتكبير للبزي دون قنبل. وأما العراقيون فلم يفرقوا بينهما في وجوب التكبير لهما، من أجل ذلك كان التكبير في سور الختم واجبًا للبزي، جائزًا لقنبل.

ويجوز للبزي التكبير دون تهليل، ومع التهليل، وأيضًا مع التهليل والتحميد، وأما قنبل فيجوز له التكبير دون تهليل ومع التهليل، ولا تحميد له.

وينبغي أن يتنبه هنا: أن الوجوب المذكور هو الوجوب الصناعي أو الأدائي، يعني أنه واجب عند القراء صناعة، لا الوجوب الفلي الذي يكون بمعنى أنه يأثم تاركه ويثاب فاعله.

والخلاصة: أن مأخذ التكبير من حيث وروده من الطرق على النحو التالي:

كتاب الكامل: يؤخذ منه التكبير العام لجميع القراء في أوائل السور من أول الفاتحة إلى أول الناس، والتكبير الخاص لجميع القراء من آخر الضحى إلى آخر الناس، والتكبير الخاص لابن كثير من الروايتين.

كتاب غاية الاختصار: يؤخذ منه التكبير العام لجميع القراء في أوائل السور من أول الفاتحة إلى أول الناس، والتكبير الخاص لجميع القراء من أول (ألم نشرح) إلى أول الناس، والتكبير الخاص لابن كثير من الروايتين.

كتاب المصباح: يؤخذ منه التكبير الخاص لجميع القراء من آخر الضحى إلى آخر الناس، والتكبير الخاص لابن كثير من الروايتين.

باقي الطرق: فيها التكبير للبزي قولا واحدا، ولقنبل بالخلاف.

هذا كله على ما جرى عليه العمل، وأما من جهة صحة الرواية في مسألة التكبير فإن التكبير لم يثبت على الصحيح إلا في سور الختم في قراءة ابن كثير وفي رواية السوسى عن أبي عمرو، وأما التكبير العام وكذلك الخاص لجميع القراء فإن في صحته نظر، ويراجع لذلك رسالتي فتح العلى الكبير في تحرير طرق التكبير. والله أعلم، وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم.

كتبه

عمرو بن عبد الله الحلواني

28 شعبان 1443

التكبير لأوائل سور القرآن كله من طريق طيبة النشر

جرى كثير من أهل الأداء على عدم التحرير الخاص بالتكبير في أوائل كل سور القرآن من (الكامل) للهذلي، ومن (الغاية) لأبي العلاء، ولكن البدائع والروض وغيرهما جوّزو الأخذ بالتكبير لأوائل السور، ولاحظ أنه في هذين الكتابين عدم التكبير أيضًا، وعليه فيأتي التكبير من أول سورة الفاتحة إلى أول سورة الناس على الوجوه الخمسة فقط- وهي: وجها أول السورة والثلاثة الاحتمالية (الفريدة:٢/٨١،٥)

تفصيل وجوه التكبير بين السورتين لجميع القراء

1. قطع الجميع — احتمالى
2. وصل البسملة بأول السورة — احتمالى
3. وصل التكبير بالبسملة موقوفًا عليها — لأول السورة
4. وصل التكبير بالبسملة ووصل أول السورة — لأول السورة
5. وصل الجميع — وهو احتماليّ(الفريدة:٢/١٧)

ملاحظة: لايكون التكبير إلا مع وجه البسملة لكل القراء (الفريدة:٤/٩٤٧) ومحله قبلها (الفريدة:٢/٤١)- ولاحظ أيضًا أنه كما يأتي التكبير لأوائل السورمن كتابي الكامل وغاية أبي العلاء بنية الوقف على آخر السورة السابقة لحمزة وخلف العاشر يأتي أيضًا للساكتين بين السورتين بنية الوقف على أن يكون وجه السكت بين السورتين من الكامل وغاية أبي العلاء أو من أحدهما. وكذلك يقال في وجه الوصل بين السورتين لغير حمزة وخلف العاشر، ممن جاء وجه الوصل بين السورتين لهم من الكامل وغاية أبي العلاء أو أحدهما (الفريدة:٢/٣١)

التكبير لسور الختم (الفريدة:٤/٧٥٠،٧٤٩)

اعلم أن التكبير لجميع القراء في سور الختم (سوى ابن كثير) على مذهبين:

الأول: الابتداء من أول ألم نشرح إلى أول الناس لأبي العلاء.

والثاني: الابتداء من آخر والضحى إلى آخر الناس من كامل الهذلى ومصباح أبي الكرم الشهرزوري.

أما ابن كثير فله أربعة مذاهب:

الأول: الابتداء من أول ألم نشرح إلى أول الناس من المستنير وجامع ابن فارس وغاية أبي العلاء والتجريد عن الفارسى والمالكي وكتابي أبي العز وغيرهم من العراقيين.

والثاني: الابتداء من آخر والضحى إلى آخر الناس من الكامل والكافي والتيسير والتذكرة وغيرهم.

والثالث: الابتداء من أول والضحى إلى أول الناس من روضة المالكي وغاية أبي العلاء وغيرهما، وللبزي من روضة المعدل.

والرابع: التكبير في أوائل السور كلها لأبي العلاء والهذلى.

والتهليل بدون تحميد لابن كثير على ثلاثة مذاهب:

الأول: الابتداء من أول ألم نشرح إلى أول الناس للبزي من طريق ابن الحباب- ولقنبل من طريق العراقيين-

الثاني: الابتداء من آخر والضحى إلى آخر الناس لابن كثير من طريق من تقدم-

الثالث: الابتداء من أول والضحى إلى أول الناس لمن تقدم عن ابن كثير ولقنبل فقط من روضة المعدل-

وللتهليل مع التحميد للبزي: مذهبان:

الأول: الابتداء من أول ألم نشرح إلى أول الناس من طريق أبي طاهر عن ابن الحباب عنه.

والثاني: الابتداء من آخر والضحى إلى آخر الناس من طريق أبي طاهر عن ابن الحباب عنه.

- ويمتنع التحميد من أول والضحى لأن صاحبه لم يذكره فيه.
- ولا تكبير ولا تهليل ولا تحميد في آخر والليل.
- ولفظ التكبير: الله أكبر، ولفظ التهليل: لا إله إلا الله والله أكبر. ولفظ التحميد: لا إله إلا الله والله أكبر ولله الحمد.

فوائد من الروض

- إذا وصلت آخر السورة بالتكبير كسرت ما كان آخرها من ساكن أو منونًا نحو (فَحَدِّثْ الله أَكْبَرُ)، (لَخَبِيرٌ اللهُ أَكْبَرُ)،(مَسَدٍ اللهُ أَكْبَرُ)، (تَوَّابًا اللهُ أَكْبَرُ)
- وإذا وصلت آخر إذا زلزلت لهشام -وكذا لابن وردان في رواية إسكان الهاء- عنه كسرت الهاء من (يَرَهْ) لالتقاء الساكنين كما كسرت الثاء من (فَحَدِّثِ اللهُ أَكْبَرُ) والباء من (فَارْغَبِ اللهُ أَكْبَرُ) ونحوهما -هذا واضح لا شبهة فيه- وبعض جهلة القراء ينكره ويضم الهاء كسائر القراء وهذا مخالف لما في النشر والتقريب ولطائف الإشارات حيث جزم في هذه الكتب بتحريك الساكن بالكسر إذا التقى بالتكبير. أفاده الأزميري.
- وإن كان محركا تركته على حاله وحذفت همزة الوصل نحو: (اَلْحَاكِمِيْنَ اللهُ أَكْبَرُ)، و(اَلْأَبْتَرُ اللهُ أَكْبَرُ) و(عَنِ النَّعِيمِ اللهُ أَكْبَرُ).
- وإن كان صلة هاء حذفتها نحو (لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ اللهُ أَكْبَرُ).
- وإذا وصلته بالتهليل أبقيته على حاله.

﴿1﴾

تحرير
الابتداء من أول القرآن الكريم إلى أول آية بالفاتحة وهى البسملة

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء	المندرجين

1. قالون بالاستعاذة موقوفا عليها. والبسملة موقوفا عليها، ويندرج جميع القراء العشرة.

1	قالون	استعاذة ع بسملة	

2. الاستعاذة موقوفا عليها. والتكبير موقوفا عليه. والاتيان بالبسملة، واندرج جميع القراء.

2	قالون	استعاذة ع تكبير ع بسملة	

3. الاستعاذة موقوفا عليها. ووصل التكبيربالبسملة. واندرج جميع القراء.

3	قالون	استعاذة ع تكبير ل بسملة	

4. حمزة بالاستعاذة موقوفا عليها. والتكبيرموقوفا عليه بإبدال الهمزة واوًا والبسملة.

4	حمزة	استعاذة ع اللهُ وَكْبر ع بسملة	

5. قالون بوصل الاستعاذة بالبسملة بدون تكبير، ويندرج جميع القراء.

5	قالون	استعاذة ل بسملة	

6. قالون بوصل الاستعاذة بالتكبير موقوفا عليه، ويندرج جميع القراء.

6	قالون	استعاذة ل تكبير ع بسملة	

7. قالون بوصل الاستعاذة بالتكبير بالبسملة، ويندرج جميع القراء.

7	قالون	استعاذة ل تكبير ل بسملة	

8. حمزة بوصل الاستعاذة بالتكبير موقوفا عليه بإبدال لهمزة واوًا.

8	حمزة	استعاذة ل اللهُ وَكْبر ع بسملة	

تنبيه: [التحريرات التي حررت على أن البسملة آية للجميع -وهي تحرير رقم 1 وتحرير رقم 11 وتحرير رقم 12- ليس عليها العمل عند أهل الأداء ولا المحررون، يحرّرون الى (العالمين)، وهكذا تلقينا على مشايخنا. انظر البدائع: (ص19) يقول الازميري -رحمه الله-: "إذا ابتُدِئ بأول الفاتحة يجيئ للقراء... الخ"، وحررها (العالمين) وليس (البسملة) إنّ البسملة آية للكوفيين وابن كثير فقط، وليست آية لغيرهم، والدليل على ذلك: قول الشاطبي -رحمه الله- في ناظمة الزهر -بيت رقم 69 و70-:

[وَأُمُّ القُرآنِ الكلُّ سَبعًا يَعُدُّها * وَلٰكِن عَلَيهِمْ أَوَّلَا يُسْقِطُ المُثْرِ

ويعتاض بسم الله .... * ....]

يعني: الذين يعدون البسملة آية: هم المرموز لهم بـ [المُثرِ]، وهم الكوفيون والمكى، والدليل: -بيت 64-:

[وَمَكّ مَعَ الْكُوْفِيِّ مُثْرٍ] ....

فاذا حرّر مثلًا لقالون على أنّ البسملة آية له وكذلك لغير المكى والكوفيين فقد خالف (علم الفواصل)[ا هـ]الشيخة]

2

تحرير
الابتداء من أول القرآن الكريم إلى ﴿العالمين﴾ بالفاتحة

1	**قالون**	استعاذة ع بسملة ع العالمين	يختص وجه هاء السكت في الوقف على
2	**يعقوب**	استعاذة ع بسملة ع العالمينه	نحو (العالمين) بعدم التكبير
3	**قالون**	استعاذة ع بسملة ل العالمين	
4	**يعقوب**	استعاذة ع بسملة ل العالمينه	
5	**قالون**	استعاذة ع تكبير ع بسملة ع العالمين	
6	**قالون**	استعاذة ع تكبير ع بسملة ل العالمين	
7	**قالون**	استعاذة ع تكبير ل بسملة ع العالمين	
8	**قالون**	استعاذة ع تكبير ل بسملة ل العالمين	
9	**حمزة**	استعاذة ع الله وَكْبر ع بسملة ع العالمين	
10	**حمزة**	استعاذة ع الله وَكْبر ع بسملة ل العالمين	
11	**قالون**	استعاذة ل بسملة ع العالمين	
12	**يعقوب**	استعاذة ل بسملة ع العالمينه	
13	**قالون**	استعاذة ل بسملة ل العالمين	
14	**يعقوب**	استعاذة ل بسملة ل العالمينه	
15	**قالون**	استعاذة ل تكبير ع بسملة ع العالمين	
16	**قالون**	استعاذة ل تكبير ع بسملة ل العالمين	
17	**قالون**	استعاذة ل تكبير ل بسملة ع العالمين	
18	**قالون**	استعاذة ل تكبير ل بسملة ل العالمين	
19	**حمزة**	استعاذة ل الله وَكْبر ع بسملة ع العالمين	
20	**حمزة**	استعاذة ل الله وَكْبر ع بسملة ل العالمين	

3

تحرير
الوجوه بين الفاتحة والبقرة من طريق طيّبة النشر

فإذا أردت جمع ما بين الفاتحة والبقرة، من قوله تعالى: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِيْنَ...﴾ إلى قوله تعالى: ﴿آلٓ مٓ﴾.

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء	المندرجين

فتبدأ لقالون: بإسكان الميم، وقطع الجميع في البسملة بدون التكبير، واندرج وجه البسملة للأزرق عن ورش، واندرج الأصبهاني، ووجه البسملة لأبي عمرو وابن عامر، واندرج عاصم والكسائي.

1	قالون	الضآلين ع بسملة ع آلم	

ثم تعطف قالون: بالوجه الثاني من البسملة، وهو وصل الثاني بالثالث، واندرج من سبق على الوجه الأول.

2	قالون	الضآلين ع بسملة ل آلم	

ثم تعطف قالون: بالتكبير والوقف عليه والبسملة والوقف عليها ثم الابتداء بأول السورة، واندرج من سبق على الوجه الأول، ويندرج خلف العاشر على نية الوقف على آخر السورة.

3	قالون	الضآلين ع تكبير ع بسملة ع آلم	

ثم تعطف قالون: بوصل البسملة بأول السورة، واندرج من سبق على الوجه الأول، واندرج خلف العاشر كما شرح.

4	قالون	الضآلين ع تكبير ع بسملة ل آلم	

ثم تعطف قالون: بوصل التكبير بالبسملة والوقف عليها، والابتداء بأول السورة، واندرج من سبق على الوجه الأول وكذلك خلف العاشر.

5	قالون	الضآلين ع تكبير ل بسملة ع آلم	

ثم تعطف قالون: بوصل التكبير بالبسملة بأول السورة، واندرج من سبق على الوجه الأول، وكذلك خلف العاشر.

6	قالون	الضآلين ع تكبير ل بسملة ع آلم	

ثم تعطف قالون: بوجه وصل الجميع في البسملة بدون تكبير، واندرج من سبق على الوجه الأول، ولا يندرج هنا خلف العاشر.

7	قالون	الضآلين ل بسملة ل آلم	

ثم تعطف قالون: بوصل الجميع مع التكبير من طريق أبي العلاء والهذلي، واندرج من اندرج على الوجه الأول، وكذلك خلف العاشر.

8	قالون	الضآلين ل تكبير ل بسملة ل آلم	

ثم تعطف الأزرق عن ورش: بالسكت بين السورتين، واندرج وجه السكت لأبي عمرو وابن عامر، ووجه السكت لإسحاق عن خلف العاشر.

9	الأزرق	الضآلين س آلم	

ثم تعطف الأزرق عن ورش: بالوصل بين السورتين، واندرج وجه الوصل لأبي عمرو وابن عامر، واندرج خلف العاشر من الروايتين.

10	الأزرق	الضآلين ص آلم	

ثم تعطف قالون: بصلة الميم ووجه قطع الجميع في البسملة بدون تكبير، واندرج ابن كثير.

11	قالون	الضآلين ع بسملة ع آلم	

ثم تعطف أبو جعفر: على هذا الوجه بسكت الحروف في ﴿آلم﴾

12	ابوجعفر	الضآلين ع بسملة ع آلم (سكته)	

وهكذا تأتي بقية وجوه قالون المذكورة على الاسكان مع الانتباه في كل وجه؛ لاندراج ابن كثير وعطف أبي جعفر بسكت الحروف.

13	قالون	الضآلين ع بسملة ل آلم	
14	ابوجعفر	الضآلين ع بسملة ل آلم (سكته)	
15	قالون	الضآلين ع تكبير ع بسملة ع آلم	
16	ابوجعفر	الضآلين ع تكبير ع بسملة ع آلم (سكته)	
17	قالون	الضآلين ع تكبير ع بسملة ل آلم	
18	ابوجعفر	الضآلين ع تكبير ع بسملة ل آلم (سكته)	
19	قالون	الضآلين ع تكبير ل بسملة ع آلم	
20	ابوجعفر	الضآلين ع تكبير ل بسملة ع آلم (سكته)	
21	قالون	الضآلين ع تكبير ل بسملة ل آلم	
22	ابوجعفر	الضآلين ع تكبير ل بسملة ل آلم (سكته)	
23	قالون	الضآلين ل بسملة ل آلم	
24	ابوجعفر	الضآلين ل بسملة ل آلم (سكته)	
25	قالون	الضآلين ل تكبير ل بسملة ل آلم	
26	ابوجعفر	الضآلين ل تكبير ل بسملة ل آلم (سكته)	

ثم تعطف حمزة: بضمّ ها (عليهم)، والوصل بين السورتين، وتحقيق همزة (الم)، واندرج يعقوب.

27	حمزه	الضآلين ص آلم	

ثم تعطف حمزة: بتسهيل الهمزة، ولم يندرج معه أحد.

28	حمزه	الضآلين ص الم	

ثم تعطف حمزة: على نية الوقف على آخر السورة بقطع الجميع مع التكبير بدون تغيير في همزة ﴿أكبر﴾، وبالوقوف على البسملة أيضًا والبدء بأول السورة وهذا الوجه من الكامل لحمزة، واندرج على هذا الوجه يعقوب من الكامل وغاية أبي العلاء، ولاحظ أنه ليعقوب من الروايتين البسملة بين السورتين من الكامل وله من الروايتين أيضًا الوصل بين السورتين من غاية أبي العلا.

29	حمزة	الضآلين ع الله اكبر ع بسملة ع آلم	

ثم تعطف حمزة: على الوجه السابق بوصل البسملة بأول السورة مع تحقيق الهمزة، وهذا له من الكامل أيضًا، واندرج يعقوب.

30	حمزة	الضآلين ع الله اكبر ع بسملة ل آلم	

ثم تعطف حمزة: بقطع الكل مع إبدال همزة ﴿أكبر﴾ واوًا من غاية أبي العلاء.

31	حمزة	الضآلين ع الله اكبر ع بسملة ع آلم	

ثم تعطف حمزة: بوصل البسملة بأول السورة مع إبدال همزة ﴿الم﴾ ياءً من غاية أبي العلاء أيضًا.

32	حمزة	الضآلين ع الله وكبر ع بسملة ل يلف لم	

ثم تعطف حمزة: بوصل التكبير بالبسملة والوقف عليها من الكامل وغاية أبي العلاء، واندرج يعقوب.

33	حمزة	الضآلين ع الله اكبر ل بسملة ع آلم	

ثم تعطف حمزة: بوصل التكبير بالبسملة بأول السورة مع تحقيق الهمز من الكامل، واندرج يعقوب.

34	حمزة	الضآلين ع الله اكبر ل بسملة ل آلم	

ثم تعطف حمزة: بإبدال همزة (الم) ياء من غاية أبي العلاء.

35	حمزة	الضآلين ع الله وكبر ل بسملة ل يلف لم	

ثم تعطف يعقوب: بدون هاء سكت في (الضآلين) وبوجهى البسملة (فصل الكل، ووصل الثاني) بين السورتين، بدون تكبير.

36	يعقوب =	الضآلين ع بسملة ع آلم الضآلين ع بسملة ل آلم	

ثم تعطف حمزة: بوصل آخر السورة بالتكبير بالبسملة بأول السورة مع تحقيق الهمزة في (أكبر) و(الم)، واندرج يعقوب. ولاحظ أن هذا الوجه لحمزة من الكامل.

37	حمزة	الضآلين ل الله اكبر ل بسملة ل ألم	واندرج معه يعقوب

ثم تعطف حمزة: بإبدال همزة (الم) ياء على الوجه السابق، وهذا لحمزة من غاية لأبي العلاء. وبذلك انتهت الوجوه لحمزة.

38	حمزة	الضآلين ل الله اكبر ل بسملة ل يلف لم	

ثم تعطف يعقوب: بدون هاء سكت في (الضآلين)، وبوجه البسملة (وصل الكل) بين السورتين بدون تكبير.

39	يعقوب	الضآلين ل بسملة ل آلم	

ثم تعطف يعقوب: بالسكت بين السورتين مع ملاحظة هاء السكت في (الضآلين)، ولا تأتي هاء السكت هنا إلا على هذا الوجه.

40	يعقوب =	الضآلين س آلم الضآلينه س آلم	لا تأتي هاء السكت هنا إلا على السكت بين السورتين ما عدا سورالختم فإنها ستأتي هناك مع التكبيرعدا المختص بأول السورة من المصباح، وتأتي أيضًا على السكت بين سور الختم من المستنير ليعقوب، وغاية بن مهران لرويس

وللفائدة: ذكر في الروض أنه لا تأتي البسملة ليعقوب بدون تكبير من غاية أبي العلاء؛ لأنه ليس بها ليعقوب إلا الوصل بين السورتين، ونذكر هنا وجوه يعقوب وحدها مع إدراج التكبير فيها.

1	38	قطع الجميع في البسملة بدون تكبير	الضآلين ع بسملة ع آلم
2	39	وصل البسملة بأول السورة.	الضآلين ع بسملة ل آلم
3	29	قطع الجميع مع وجود التكبير قبل البسملة	الضآلين ع تكبير ع بسملة ع آلم
4	30	كالسابق مع وصل البسملة بأول السورة.	الضآلين ع تكبير ع بسملة ل آلم
5	33	قطع آخر السورة والإتيان بالتكبير موصولا بالبسملة مع الوقف عليها والابتداء بأول السورة.	الضآلين ع تكبير ل بسملة ع آلم
6	34	كالسابق مع وصل البسملة بأول السورة.	الضآلين ع تكبير ل بسملة ل آلم
7	40	وصل الجميع بدون تكبير.	الضآلين ل بسملة ل آلم
8	36	وصل الجميع مع التكبير.	الضآلين ل تكبير ل بسملة ل آلم
9 10		السكت بين السورتين، ولاحظ هاء السكت على ما شرح سابقا في الجمع.	الضآلين س آلم الضآلينه س آلم
11	27	الوصل بين السورتين.	الضآلين ص آلم

4

تحرير الوجوه للبزى

في الابتداء بسورة الفلق والوقف على آخرها
على القول بأن التكبير لأول السورة لا لآخرها

عدد	وجوه مرتبة حسب الأداء	التوضيح
1	استعاذة ع تكبير ع بسملة ع أول السورة	الاستعاذة والتكبير والبسملة وأول السورة بقطع الكل
2	استعاذة ع تكبير ع بسملة ل أول السورة	ثم بوصل البسملة بأول السورة
3	استعاذة ع تكبير ل بسملة ع أول السورة	ثم بوصل التكبير بالبسملة والوقف عليها والابتداء بأول السورة
4	استعاذة ع تكبير ل بسملة ل أول السورة	ثم بوصل البسملة بأول السورة
5	استعاذة ل تكبير ع بسملة ع أول السورة	الاستعاذة موصولا بالتكبير مع الوقف عليه والبسملة موقوفا عليها والابتداء بأول السورة
6	استعاذة ل تكبير ع بسملة ل أول السورة	ومع وصل البسملة بأول السورة
7	استعاذة ل تكبير ل بسملة ع أول السورة	ومع وصل الاستعاذة بالتكبير بالبسملة موقوفا عليها والابتداء بأول السورة
8	استعاذة ل تكبير ل بسملة ل أول السورة	ومع وصل الكل بذكر التكبير هنا مع عدم التكبير في آخر الفلق كما سبق في الوجوه السابقة

ملحوظه! وكذلك حكم التكبير لغير البزي، وحكم التهليل بلا تحميد لابن كثير مع قصر وتوسط لا، وحكم التهليل مع التحميد للبزي.

5

تحرير الوجوه للبزى

في الابتداء بسورة الفلق والوقف على آخرها
على القول بأن التكبير لآخر السورة لا لأولها

عدد	وجوه مرتبة حسب الأداء	التوضيح
1	استعاذة ع بسملة ع أول السورة-آخر السورة ع تكبير	١- الاستعاذة والبسملة بدون تكبير وأول السورة مع قطع الكل ٢- ثم بوصل بالبسملة بأول السورة ٣- ثم بوصل الاستعاذة بالبسملة موقوفًا عليها والابتداء بأول السورة ٤- ثم بوصل الاستعاذة بالبسملة بأول السورة ويأتي على كل وجه من هذه الاربعة التكبير في آخر الفلق بوجهيه، وهما: ١- الوقف على آخر السورة ثم بالتكبير ٢- ومع وصل آخر السورة بالتكبير
2	استعاذة ع بسملة ع أول السورة-آخر السورة ل تكبير	
3	استعاذة ع بسملة ل أول السورة-آخر السورة ع تكبير	
4	استعاذة ع بسملة ل أول السورة-آخر السورة ل تكبير	
5	استعاذة ل بسملة ع أول السورة-آخر السورة ع تكبير	
6	استعاذة ل بسملة ع أول السورة-آخر السورة ل تكبير	
7	استعاذة ل بسملة ل أول السورة-آخر السورة ع تكبير	
8	استعاذة ل بسملة ل أول السورة-آخر السورة ل تكبير	

ملحوظه! وكذلك حكم التكبير لغير البزي، وحكم التهليل بلا تحميد لابن كثير مع قصر وتوسط لا، وحكم التهليل مع التحميد للبزي.

6

تحرير الوجوه للبزى

في الابتداء من أول سورة الفلق ووصلها بأول الناس
على القول بأن التكبير لأول السورة لا لآخرها

عدد	وجوه مرتبة حسب الأداء
1	استعاذة ع تكبير ع بسملة ع أول الفلق / آخر الفلق ع تكبير ع بسملة ع أول الناس
التوضيح	الاستعاذة -التكبير -البسملة -أول الفلق- والوقف على آخر الفلق- التكبير - البسملة -أول الناس مع قطع الجميع
2	استعاذة ع تكبير ع بسملة ل أول الفلق / آخر الفلق ع تكبير ع بسملة ل أول الناس
التوضيح	ومع وصل البسملة بأول السورة في السورتين معًا
3	استعاذة ع تكبير ل بسملة ع أول الفلق / آخر الفلق ع تكبير ل بسملة ع أول الناس
التوضيح	ومع وصل التكبير بالبسملة موقوفًا عليها والابتداء بأول السورة في السورتين معا
4	استعاذة ع تكبير ل بسملة ل أول الفلق / آخر الفلق ع تكبير ل بسملة ل أول الناس
التوضيح	ومع وصل التكبير بالبسملة بأول السورة في السورتين معا
5	استعاذة ل تكبير ع بسملة ع أول الفلق / آخر الفلق ع تكبير ع بسملة ع أول الناس
التوضيح	ومع وصل الاستعاذة بالتكبير مع الوقف عليه وعلى البسملة في أول الفلق وقطع الكل/ مع التكبير والبسملة وأول الناس مع قطع الكل أيضًا
6	استعاذة ل تكبير ع بسملة ل أول الفلق / آخر الفلق ع تكبير ع بسملة ل أول الناس
التوضيح	ومع وصل البسملة بأول السورة في السورتين معًا
7	استعاذة ل تكبير ل بسملة ع أول الفلق / آخر الفلق ع تكبير ل بسملة ع أول الناس
التوضيح	ومع وصل الاستعاذة بالتكبير مع وصله بالبسملة مع القطع عليها في أول الفلق والوقف على آخر الفلق / ومع وصل التكبير بالبسملة مع الوقف عليها في أول الناس
8	استعاذة ل تكبير ل بسملة ل أول الفلق / آخر الفلق ع تكبير ل بسملة ل أول الناس
التوضيح	ومع وصل الكل في أول الفلق والوقف على آخرها / ووصل التكبير بالبسملة مع وصلها بأول الناس
9	استعاذة ل تكبير ل بسملة ل أول الفلق / آخر الفلق ل تكبير ل بسملة ل أول الناس
التوضيح	ومع وصل الكل مع التكبير فيما بين الفلق والناس

ملحوظه! وكذلك حكم التكبير لغير البزي، وحكم التهليل بلا تحميد لابن كثير مع قصر وتوسط لا، وحكم التهليل مع التحميد للبزي.

7

تحرير الوجوه للبزى

في الابتداء من أول سورة الفلق ووصلها بأول الناس

على القول بأن التكبير لآخر السورة لا لأولها

عدد	وجوه مرتبة حسب الأداء
1	استعاذة ع بسملة ع أول الفلق / آخر الفلق ع تكبير ع بسملة ع أول الناس
التوضيح	عدم التكبير مع قطع الكل في أول الفلق / مع التكبير وقطع الكل فيما بين الفلق والناس
2	استعاذة ع بسملة ع أول الفلق / آخر الفلق ل تكبير ع بسملة ع أول الناس
التوضيح	ومع وصل آخر الفلق بالتكبير مع الوقف عليه وعلى البسملة
3	استعاذة ع بسملة ل أول الفلق / آخر الفلق ع تكبير ع بسملة ل أول الناس
التوضيح	ومع وصل البسملة بأول السورة في أول الفلق مع الوقف على آخر الفلق وعلى التكبير ووصل البسملة بأول الناس
4	استعاذة ع بسملة ل أول الفلق / آخر الفلق ل تكبير ع بسملة ل أول الناس
التوضيح	ومع وصل آخر الفلق بالتكبير والوقف عليه مع وصل البسملة بأول الناس
5	استعاذة ل بسملة ع أول الفلق / آخر الفلق ع تكبير ع بسملة ع أول الناس
التوضيح	ومع وصل الاستعاذة بالبسملة مع الوقف عليها بلا تكبير في أول الفلق مع الوقف على آخر الفلق والتكبير موقوفًا عليه والبسملة كذلك بين السورتين
6	استعاذة ل بسملة ع أول الفلق / آخر الفلق ل تكبير ع بسملة ع أول الناس
التوضيح	ومع وصل آخر الفلق بالتكبير مع الوقف عليه وعلى البسملة فيما بين الفلق والناس
7	استعاذة ل بسملة ل أول الفلق / آخر الفلق ع تكبير ع بسملة ل أول الناس
التوضيح	ومع وصل الكل بلا تكبير في أول الفلق والوقف على آخر سورة الفلق وعلى التكبير بعدها ووصل البسملة بأول السورة
8	استعاذة ل بسملة ل أول الفلق / آخر الفلق ل تكبير ع بسملة ل أول الناس
التوضيح	ومع وصل آخر الفلق بالتكبير مع الوقف عليه ووصل البسملة بأول الناس
9	استعاذة ل بسملة ل أول الفلق / آخر الفلق ل تكبير ل بسملة ل أول الناس
التوضيح	ومع وصل الكل مع التكبير فيما بين الفلق والناس

ملحوظه! وكذلك حكم التكبير لغير البزي، وحكم التهليل بلا تحميد لابن كثير مع قصر وتوسط لا، وحكم التهليل مع التحميد للبزي.

8

(مختصر) تحرير
الوجوه في أول سورة الناس من طريق الطيبة

(الفريدة:٤/٧٦٤،٧٦٣)

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء	التوضيح
1	قالون	استعاذة ع بسملة ع أول السورة	
2	دوري أبي عمرو	استعاذة ع بسملة ع الناس (بالإمالة)	
3	ورش	استعاذة ع بسملة ع قل أعوذ (بالنقل)	
4	ابن ذكوان	استعاذة ع بسملة ع قل أعوذ (بالسكت)	
5	قالون	استعاذة ع تكبير ع بسملة ع أول السورة	
6	دوري أبي عمرو	استعاذة ع تكبير ع بسملة ع الناس (بالإمالة)	
7	ورش	استعاذة ع تكبير ع بسملة ع قل أعوذ (بالنقل)	
8	الأخفش	استعاذة ع تكبير ع بسملة ع قل أعوذ (بالسكت)	النقاش على التكبير من غاية أبي العلاء، واندرج ابن الأخرم من الكامل وليس للصوري وحفص سكت على التكبير، واندرج على هذا الوجه حمزة
9	حمزة	استعاذة ع اللهُ وَكْبَرْ ع بسملة ع قل أعوذ (بالسكت)	بإبدال همزه أكْبَر واوًا، ويتعين عليه السكت في المفصول (الفريدة:٤/٧٦٤،٧٨٨)
10	ابن كثير	استعاذة ع تهليل ع بسملة ع أول السورة	
10	البزي	استعاذة ع تحميد ع بسملة ع أول السورة	

9

(مفصل) تحرير
الوجوه في أول سورة الناس من طريق الطيبة

(الفريدة:٤/٧٦٤)

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء	التوضيح
1	قالون	استعاذة ع بسملة ع أول السورة	بالاستعاذة بقطع الجميع بدون تكبير، ولاحظ الاندراج، والمهم أن البزي لا يندرج
2	دوري أبي عمرو	استعاذة ع بسملة ع الناس (بالإمالة)	دوري أبي عمرو على هذا الوجه بإمالة الناس
3	ورش	استعاذة ع بسملة ع قل أعوذ (بالنقل)	
4	ابن ذكوان	استعاذة ع بسملة ع قل أعوذ (بالسكت)	
5	قالون	استعاذة ع بسملة ل أول السورة	
6	دوري أبي عمرو	استعاذة ع بسملة ل الناس (بالإمالة)	
7	ورش	استعاذة ع بسملة ل قل أعوذ (بالنقل)	
8	ابن ذكوان	استعاذة ع بسملة ل قل أعوذ (بالسكت)	
9	قالون	استعاذة ع تكبير ع بسملة ع أول السورة	
10	دوري أبي عمرو	استعاذة ع تكبير ع بسملة ع الناس (بالإمالة)	
11	ورش	استعاذة ع تكبير ع بسملة ع قل أعوذ (بالنقل)	
12	الأخفش	استعاذة ع تكبير ع بسملة ع قل أعوذ (بالسكت)	

13	قالون	استعاذة ع تكبير ع بسملة ل أول السورة	
14	دوري أبي عمرو	استعاذة ع تكبير ع بسملة ل الناس (بالإمالة)	
15	ورش	استعاذة ع تكبير ع بسملة ل قل أعوذ (بالنقل)	
16	الأخفش	استعاذة ع تكبير ع بسملة ل قل أعوذ (بالسكت)	
17	قالون	استعاذة ع تكبير ل بسملة ع أول السورة	
18	دوري أبي عمرو	استعاذة ع تكبير ل بسملة ع الناس (بالإمالة)	
19	ورش	استعاذة ع تكبير ل بسملة ع قل أعوذ (بالنقل)	
20	الأخفش	استعاذة ع تكبير ل بسملة ع قل أعوذ (بالسكت)	
21	قالون	استعاذة ع تكبير ل بسملة ل أول السورة	
22	دوري أبي عمرو	استعاذة ع تكبير ل بسملة ل الناس (بالإمالة)	
23	ورش	استعاذة ع تكبير ل بسملة ل قل أعوذ (بالنقل)	
24	الأخفش	استعاذة ع تكبير ل بسملة ل قل أعوذ (بالسكت)	
25	حمزة	استعاذة ع اللهُ وَكَبِّرْ ع بسملة ع قل أعوذ (بالسكت)	من غاية أبي العلاء فقط وهذا العزو مهم لا بد منه
26	حمزة	استعاذة ع اللهُ وَكَبِّرْ ع بسملة ل قل أعوذ (بالسكت)	
27	ابن كثير	استعاذة ع تهليل ع بسملة ع أول السورة	
28	ابن كثير	استعاذة ع تهليل ع بسملة ل أول السورة	
29	ابن كثير	استعاذة ع تهليل ل بسملة ع أول السورة	
30	ابن كثير	استعاذة ع تهليل ل بسملة ل أول السورة	
31	البزي	استعاذة ع تحميد ع بسملة ع أول السورة	
32	البزي	استعاذة ع تحميد ع بسملة ل أول السورة	

33	البزي	استعاذة ع تحميد ل بسملة ع أول السورة	
34	البزي	استعاذة ع تحميد ل بسملة ل أول السورة	
35	قالون	استعاذة ل بسملة ع أول السورة	
36	دوري أبي عمرو	استعاذة ل بسملة ع الناس (بالإمالة)	
37	ورش	استعاذة ل بسملة ع قل أعوذ (بالنقل)	
38	ابن ذكوان	استعاذة ل بسملة ع قل أعوذ (بالسكت)	
39	قالون	استعاذة ل بسملة ل أول السورة	
40	دوري أبي عمرو	استعاذة ل بسملة ل الناس (بالإمالة)	
41	ورش	استعاذة ل بسملة ل قل أعوذ (بالنقل)	
42	ابن ذكوان	استعاذة ل بسملة ل قل أعوذ (بالسكت)	
43	قالون	استعاذة ل تكبير ع بسملة ع أول السورة	
44	دوري أبي عمرو	استعاذة ل تكبير ع بسملة ع الناس (بالإمالة)	
45	ورش	استعاذة ل تكبير ع بسملة ع قل أعوذ (بالنقل)	
46	الأخفش	استعاذة ل تكبير ع بسملة ع قل أعوذ (بالسكت)	
47	قالون	استعاذة ل تكبير ع بسملة ل أول السورة	
48	دوري أبي عمرو	استعاذة ل تكبير ع بسملة ل الناس (بالإمالة)	
49	ورش	استعاذة ل تكبير ع بسملة ل قل أعوذ (بالنقل)	
50	الأخفش	استعاذة ل تكبير ع بسملة ل قل أعوذ (بالسكت)	
51	قالون	استعاذة ل تكبير ل بسملة ع أول السورة	
52	دوري أبي عمرو	استعاذة ل تكبير ل بسملة ع الناس (بالإمالة)	
53	ورش	استعاذة ل تكبير ل بسملة ع قل أعوذ (بالنقل)	
54	الأخفش	استعاذة ل تكبير ل بسملة ع قل أعوذ (بالسكت)	

55	قالون	استعاذة ل تكبير ل بسملة ل أول السورة	
56	دوري أبي عمرو	استعاذة ل تكبير ل بسملة ل الناس (بالإمالة)	
57	ورش	استعاذة ل تكبير ل بسملة ل قل أعوذ (بالنقل)	
58	الأخفش	استعاذة ل تكبير ل بسملة ل قل أعوذ (بالسكت)	
59	حمزة	استعاذة ل اللهُ وَكْبَرْ ع بسملة ع قل أعوذ (بالسكت)	
60	حمزة	استعاذة ل اللهُ وَكْبَرْ ع بسملة ل قل أعوذ (بالسكت)	
61	ابن كثير	استعاذة ل تهليل ع بسملة ع أول السورة	
62	ابن كثير	استعاذة ل تهليل ع بسملة ل أول السورة	
63	ابن كثير	استعاذة ل تهليل ل بسملة ع أول السورة	
64	ابن كثير	استعاذة ل تهليل ل بسملة ل أول السورة	
65	البزي	استعاذة ل تحميد ع بسملة ع أول السورة	
66	البزي	استعاذة ل تحميد ع بسملة ل أول السورة	
67	البزي	استعاذة ل تحميد ل بسملة ع أول السورة	
68	البزي	استعاذة ل تحميد ل بسملة ل أول السورة	

(10)

تحرير
الوجوه في الوقف على آخر الناس (الفريدة:٤/١٩٧)
من طريق الطيبة

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء	التوضيح
1	قالون	الناس ع	بفتح الناس والوقف عليها بدون تكبير
2	قالون	الناس ع تكبير ع	بالوقف على الناس والتكبير موقوفًا عليه، ويندرج حمزة مع غيره في الوقف بتحقيق الهمزة لكون التكبير لآخر سور الختم لجميع القراء من المصباح والكامل
3	حمزة	الناس ع اللهُ وَكْبَرَ ع	بإبدال همزة أكبر واوًا [من المصباح فقط، لأن التكبير هنا مختص بآخر السورة ملحوظة: المصباح فيه الوجهين وقفًا على (الله أكبر) فيه التحقيق مثل الكامل، وفيه الابدال واوًا مثل غاية أبي العلاء] اهـ [الشيخ]
4	ابن كثير	الناس ع تهليل ع	بالتهليل مع قصر، توسط لا
5	البزي	الناس ع تحميد ع	بالتحميد أيضًا موصولًا بالتكبير مع قصر وتوسط لا، ولا يندرج قنبل

6	قالون	الناس ل تكبير ع	بوصل آخر السورة بالتكبير موقوفًا عليه، ويندرج مع غيره وجه لحمزة
7	حمزة	الناس ل اللهُ وَكْبَر ع	بإبدال همزة أكبر واوًا (ملحوظة: يذكر هنا مثل ما في رقم ٣
8	ابن كثير	الناس ل تهليل ع	بالتهليل مع قصر، توسط لا، ويندرج فيها قنبل
9	البزي	الناس ل تحميد ع	بالتحميد مع قصر، توسط لا، ولا يندرج قنبل
10	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ع	بإمالة الناس مع الوقف عليها بدون تكبير
11	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ع تكبير ع	بإمالة الناس مع الوقف عليها بالتكبير
12	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ل تكبير ع	بوصل آخر السورة مع الإمالة بالتكبير

﴿11﴾

(مختصر) تحرير
الوجوه بين (من الجنة والناس) (الفريدة:٤/٧٩٧)
وأول آية بالفاتحة وهي البسملة
من طريق الطيبة

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء	التوضيح
1	قالون	الناس ع بسملة ع	بقطع الجميع في البسملة مع فتح الناس، واندرج جميع القراء
2	قالون	الناس ع تكبير ع بسملة ع	بالتكبير مع قطع الجميع، واندرج جميع القراء
3	حمزة	الناس ع اللهُ وَكْبَر ع بسملة ع	قطع التكبير بإبدال همزة أَكْبَر واوًا
4	البزي	الناس ع تهليل ع بسملة ع	قطع الجميع مع التكبير المحتمل أنه لآخر السورة. بالتهليل، واندرج قنبل
5	البزي	الناس ع تحميد ع بسملة ع	على الوجه السابق بالتحميد أيضًا
6	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ع بسملة ع	إمالة الناس والبسلمة بدون تكبير
7	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ع تكبير ع بسملة ع	ثم بالتكبير، ولا امتناعات له

تنبيه: تقدم تعليق مهم تحت تحرير رقم ١ وهو يتعلق بهذا أيضًا فارجع اليه.

12

(مفصل) تحرير الوجوه بين (من الجنة والناس) وأول آية بالفاتحة وهي البسملة من طريق الطيبة

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء	التوضيح
1	قالون	الناس ع بسملة ع	
2	قالون	الناس ع تكبير ع بسملة ع	
3	قالون	الناس ع تكبير ل بسملة ع	
4	حمزة	الناس ع الله وَكْبَر ع بسملة ع	
5	ابن كثير	الناس ع تهليل ع بسملة ع	
6	البزي	الناس ع تحميد ع بسملة ع	
7	قالون	الناس ل بسملة ع	هذا الوجه الممنوع من أوجه البسملة متفق ويترتب على هذا حذف هذا الوجه
8	قالون	الناس ل تكبير ع بسملة ع	
9	حمزة	الناس ل الله وَكْبَر ع بسملة ع	
10	ابن كثير	الناس ل تهليل ع بسملة ع	
11	البزي	الناس ل تحميد ع بسملة ع	
12	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ع بسملة ع	
13	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ع تكبير ع بسملة ع	
14	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ع تكبير ل بسملة ع	
15	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ل تكبير ع بسملة ع	

تنبيه: تقدم تعليق مهم تحت تحرير رقم ١ وهو يتعلق بهذا أيضًا فارجع اليه.

(13)

تحرير الوجوه بين الناس والفاتحة من طريق الطيبة

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء
1	قالون	الناس ع بسملة ع العالمين
2	يعقوب	الناس ع بسملة ع العالمينه
3	قالون	الناس ع بسملة ل العالمين
4	يعقوب	الناس ع بسملة ل العالمينه

التوضيح: جميع القراء هنا مجمعون على البسملة مع عدم التكبير مع الأوجه الثلاثة في البسملة، ويندرج البزي هنا على القول بأن انتهاء التكبير إلى أول سورة الناس، ويندرج كذلك الدوري عن أبي عمرو على وجه فتح الناس؛ فيكون له هاهنا البسملة بلا تكبير مع الأوجه الثلاثة للجمهور. وأما يعقوب فيكون له أوجه البسملة بلا تكبير مع قطع الكل، ومع وصل البسملة بأول السورة، كلاهما مع عدم الهاء وقفا في (العالمين)، ومع الهاء وقفا لأصحابها عن يعقوب. ولاحظ أن هاء السكت في هذا النوع جاءت هنا في أول الفاتحة، أما بين السورتين بعد ذلك فلا تأتي إلا على السكت وفي سور الختم أتت على التكبير لآخر السورة والوجوه المحتملة من المصباح فانتبه لهذا.[الشيخ]

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء
5	قالون	الناس ع تكبير ع بسملة ع العالمين
6	يعقوب	الناس ع تكبير ع بسملة ع العالمينه
7	قالون	الناس ع تكبير ع بسملة ل العالمين
8	يعقوب	الناس ع تكبير ع بسملة ل العالمينه

التوضيح: هذان الوجهان (قطع الجميع ثم وصل البسملة بأول السورة) هما من الأوجه الثلاثة المحتملة، وجميع القراء هنا لهم البسملة مع التكبير مع الأوجه السبعة، وذلك من الكتب الثلاثة (الكامل وغاية الاختصار والمصباح)،

فأما كتاب الكامل: فالأوجه السبعة جميعا منه؛ لأن فيه التكبير العام فيجوز معه الخمسة أوجه على أن التكبير لأول السورة، وفيه أيضًا التكبير الخاص من آخر الضحى لآخر الناس فيأتي منه الوجهان تتمة السبعة.

وأما غاية الاختصار: فيكون منه خمسة أوجه فقط على اعتبار أول السورة على وجه التكبير العام فقط منه، ولا يأتي منه على وجه التكبير الخاص؛ لأن التكبير الخاص فيه من أول (ألم نشرح إلى آخر الناس).

وأما المصباح: فيأتي منه الأوجه الخمسة التي لآخر السورة، لأنه ليس فيه إلا التكبير الخاص من آخر (الضحى إلى آخر الناس)، ويندرج الدوري هاهنا مع سائر القراء على وجه فتح الناس، ولكن من كتاب الكامل يكون من طريق أبي الزعراء خاصة؛ لأن صاحب الكامل روى فتح ﴿النَّاسِ﴾ من طريق أبي الزعراء، وإمالتها من طريق ابن فرح. [تنبيه: هذا على ظاهر النشر وتحريرات الإزميري والمتولى، والصواب أن الكامل ليس فيه إلا الفتح في ﴿النَّاسِ﴾ من الطريقين، والله الموفق].

وأما يعقوب فله التكبير مع قطع الكل ومع وصل البسملة بأول السورة كلاهما بلا هاء في العالمين من الكامل وغاية أبي العلاء والمصباح عن يعقوب ومع الهاء وقفا من المصباح عن يعقوب. [الشيخ]

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء
9	قالون	الناس ع تكبير ل بسملة ع العالمين
10	قالون	الناس ع تكبير ل بسملة ل العالمين

التوضيح: هذان الوجهان (التاسع والعاشر)، هما على تقدير كون التكبير لأول السورة خاصة، من أجل ذلك يأتيان من كتابى الكامل وغاية الاختصار خاصة، ولا يأتيان من كتاب المصباح لأن التكبير الخاص فيه لجميع القراء من آخر الضحى إلى آخر الناس، من أجل ذلك لم تأت هاء السكت ليعقوب لأن الكامل وغاية الاختصار ليس فيهما هاء السكت. [الشيخ]

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء
11	حمزة	الناس ع اللهُ وَكْبَر ع بسملة ع العالمين
12	حمزة	الناس ع اللهُ وَكْبَر ع بسملة ل العالمين

التوضيح:

(هذان الوجهان هما لحمزة مع تغيير همزة أكبر من غاية الاختصار خاصة، ولأن الكامل والمصباح ليس فيهما تغيير الهمز المتوسط بكلمة.) [الشيخ]

(هذان الوجهان من الأوجه المحتملة يأتيان من غاية أبي العلاء على تقدير أول السورة، ويأتيان من المصباح على تقدير آخر السورة)[الشيخة]

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء
13	ابن كثير	الناس ع تهليل ع بسملة ع العالمين
14	ابن كثير	الناس ع تهليل ع بسملة ل العالمين
15	البزي	الناس ع تحميد ع بسملة ع العالمين
16	البزي	الناس ع تحميد ع بسملة ل العالمين

التوضيح: يمتنع السكت والوصل بين السورتين لمن مذهبه هذان الوجهان في سائر السورتين، ولذلك تأتي الوجوه للبزي.

* - يمتنع التهليل بلا تحميد لابن كثير والتهليل مع التحميد للبزي على الوجهين المختصين بأول السورة، ويصح خمسة أوجه مع التهليل بلا تحميد لابن كثير، ومع التحميد للبزي فقط، وهما الوجهان المختصان بآخر السورة والثلاثة المحتملة-

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء
17	قالون	الناس ل بسملة ل العالمين
18	يعقوب	الناس ل بسملة ل العالمينه

التوضيح: البسملة بلا تكبير مع وصل الكل بلا هاء وقفًا للجمهور، ومع الهاء لأصحابه -أى: لأصحاب هاء السكت عن يعقوب-

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء
19	قالون	الناس ل تكبير ع بسملة ع العالمين
20	يعقوب	الناس ل تكبير ع بسملة ع العالمينه
21	قالون	الناس ل تكبير ع بسملة ل العالمين
22	يعقوب	الناس ل تكبير ع بسملة ل العالمينه

التوضيح: هذان الوجهان (وصل آخر السورة بالتكبير مع القطع، مع قطع البسملة عن أول السورة ثم وصلها بها) هذان الوجهان على تقدير كون التكبير لآخر السورة؛ فيكون التكبير معهما لجميع القراء هو التكبير الخاص لآخر السورة من الكامل والمصباح، ويندرج جميع القراء مع قالون من الكامل والمصباح ومنهم بعقوب على وجه ترك هاء السكت، ثم تأتي له هاء السكت في الوجه الثاني من المصباح.[الشيخ]

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء
23	قالون	الناس ل تكبير ل بسملة ل العالمين
24	يعقوب	الناس ل تكبير ل بسملة ل العالمينه

التوضيح: التكبير مع وصل الكل بلا هاء وقفًا من الكامل وغاية أبي العلاء والمصباح عن يعقوب ومع الهاء وقفا من المصباح عن يعقوب-

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء
25	حمزة	الناس ل الله وَكْبَر ع بسملة ع العالمين
26	حمزة	الناس ل الله وَكْبَر ع بسملة ل العالمين

التوضيح:

(هذان الوجهان هما لحمزة مع تغيير همزة أكبر من غاية الاختصار خاصة، ولأن الكامل والمصباح ليس فيهما تغيير الهمز المتوسط بكلمة) [الشيخ].

(هذان الوجهان من الأوجه المحتملة يأتيان من غاية أبي العلاء على تقدير أول السورة، ويأتيان من المصباح على تقدير آخر السورة) [الشيخة].

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء
27	البزي	الناس ل تهليل ع بسملة ع العالمين
28	البزي	الناس ل تهليل ع بسملة ل العالمين
29	البزي	الناس ل تهليل ل بسملة ل العالمين
30	البزي	الناس ل تحميد ع بسملة ع العالمين
31	البزي	الناس ل تحميد ع بسملة ل العالمين
32	البزي	الناس ل تحميد ل بسملة ل العالمين

التوضيح: يندرج قنبل مع البزي على التهليل فقط وهي الثلاثة الأوجه الأولى، ويختص البزي بأوجه التهليل مع التحميد. [الشيخ]

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء
33	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ع بسملة ع العالمين
34	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ع بسملة ل العالمين

التوضيح: إمالة الناس مع البسملة بلا تكبير مع الأوجه الثلاثة لأصحابها عن الدوري.

عدد	ترتيب القراء	وجوه مرتبة حسب الأداء
35	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ع تكبير ع بسملة ع العالمين
36	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ع تكبير ع بسملة ل العالمين
37	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ع تكبير ل بسملة ع العالمين
38	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ع تكبير ل بسملة ل العالمين
39	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ل بسملة ل العالمين لوجهه
40	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ل تكبير ع بسملة ع العالمين
41	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ل تكبير ع بسملة ل العالمين
42	دوري أبي عمرو	الناس (إمالة) ل تكبير ل بسملة ل العالمين

التوضيح: ومع التكبير مع الأوجه السبعة للهذلى من الكامل طريق ابن فرح

أسأل الله تعالى أن يجعل هذه الرسالة نافعة لأهل القرآن، وأن يجعلها خالصة لوجهه الكريم، وأن يتقبل منّا صالح أعمالنا، وأن يكرمنا بجنّاته، إنه أكرم الأكرمين، ومجيب السائلين، والحمد لله رب العالمين

كتبها

أبو عويمر

(قارى) محمدإبراهيم ميرمحمدى

غفرالله له ولوالديه ولأساتذته ولجميع المسلمين

01–11–2022

يادداشت

یادداشت

المختارات من أصول القراءات
وهي مجموعة من أبيات الشاطبية وغيرها
مع توضيح مسائلها على شكل جداول شجرية

تسهيل المرام
في
الوقف على الهمز لحمزة وهشام

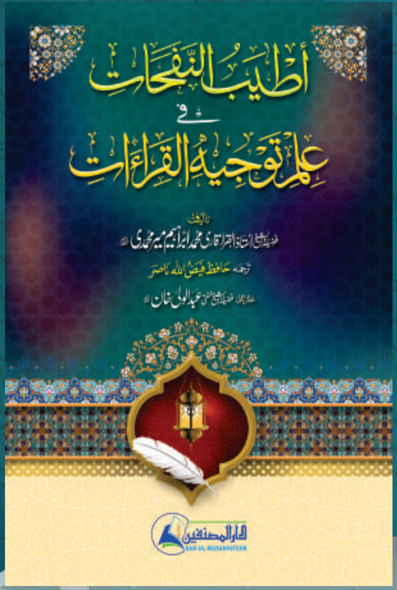
أطيب النفحات
في
علم توجيه القراءات

النفحات العاطرة
في
توجيه القراءات العشر المتواترة

جداول
الأسانيد القرائية المختصرة
بالقراءات السبع والثلاث و العشر الكبرى المتواترة
إلى: ربّ العزة جلّ وعلا
من: المشايخ الأجلاء
الشيخ محمد إبراهيم مير محمدي
الشيخ عمرو بن عبدالله الحلواني المصري
الشيخ يسري بن محمد بن عوض الكندي المصري
ترتیب قاری عویمر ابراہیم میر محمدی

الجداول الميسرة في أصول القراء العشرة
من طريقي الشاطبية والدرة
ترتیب قاری عویمر ابراہیم میر محمدی
نظر ثانی
الشيخ محمد إبراهيم مير محمدي
الشيخ عمرو بن عبد الله الحلوانى المصري